بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بصائر الدرجات (جلد اول)

تالیف

ابو جعفر محمد بن حسن بن فروخ الصفار

متوفی (۲۹۰ھ)

مترجم

سید اقرار حسین زیدی

(ایم اے عربی۔عربی فاضل)

پبلیشر

ولایت مشن پبلیکیشنز

E-Mail-info@wilayatmission.com

feedback@wilayatmission.com

Contact : 0346-3233151(karachi),03334570593(Lahore)

نام کتاب: بصائر الدرجات (جلد اول)

مولف: ابو جعفر محمد بن حسن بن فروخ الصفار

مترجم: سید اقرار حسین زیدی

پروف ریڈنگ: سید شعیب سرور زیدی

طبعِ اول: جولائی ۲۰۱۲ء

ہدیہ:

پبلیشر: ولایت مشن پبلیکیشن (رجسٹرڈ)

Website

www.wilayatmission.com

E-Mail

info@wilayatmission.com

feedback@wilayatmission.com

کتاب ملنے کا پتہ

رحمت اللہ بک ایجنسی

بالمقابل بڑا امام بارگاہ، کھارادر، کراچی

فون: 021-32431577

موبائل:۔ 0314-2056416

اس کے علاوہ دیگر بُک اسٹالز پر

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین | صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین — صفحہ نمبر

مضامین	صفحہ نمبر

مضامین **صفحہ نمبر**

مضامین	صفحہ نمبر

ھدیہ

ہم اپنی اس ناچیز کوشش کو ہدیہ کرتے ہیں حضرتِ باقر العلوم کی خدمتِ اقدس میں جن کا نامِ نامی محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اور لقب باقر ہے۔باقر اس کو کہتے ہیں جو کسی شے کو چیر کر اس میں سے کوئی قیمتی شے نکالے۔میرے مولاؑ نے بھی علم کی دبیز تہوں کو چیر کر اس میں سے حقائق کے آبدار موتی نکالے اور خلقِ خدا کو مالا مال کر دیا۔ہم نے بھی انہی کی عطا کی ہوئی توفیق سے،اُن کی امداد سے،ان کی تائید سے اور انہی کے احسان و کرم سے کوشش کی ہے کہ تاریخ کے سینے کو چیر کر علم کے اُن خزانوں کو برآمد کریں جنہیں صدیوں سے علمی جاگیرداروں نے لوگوں سے چھپا رکھا تھا تاکہ لوگ اپنے مالکوں کے بارے میں غور و تدبر کر ہی نہ سکیں کیونکہ غور و تدبر کی بنیاد علم ہوتا ہے اور علم وہ حاصل کر نہیں سکتے تھے کیونکہ اس پر بہت سے سانپ بیٹھے ہوئے تھے۔ہم نے خطرات مول لئے اور ان سانپوں کے ہوتے ہوئے وہ خزانے نکال لائے۔اب یہ آپ کا فرض بنتا ہے کہ اِس خزانے کے ایک ایک نقطہ پر تدبر کریں،اِس کی روح تک پہنچیں اور پھر اس روح کو اپنی روح میں سمولیں اور حقائقِ دین تک پہنچنے کی کوشش کریں۔

وما توفیقی الّا باللہ العلیّ العظیم

مقدمہ بصائر الدرجات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد ہے اس اللہ کے لیے کہ جس نے مخلوقات کو خلق کیا اور ان کے نفوس میں عقل کی صورت میں ایک پیامبر بھیجا جس طرح کہ ان کے نفوس میں واضح نشانیوں اور دلائل کے ساتھ ایک رسول امی اور ہدایت دینے والا نبیؐ بھیجا کہ جس نے اپنی بزرگ کتاب میں فرمایا﴿هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾''وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین ناخوش ہی کیوں نہ ہوں''(توبہ۔۳۳)۔ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے ایسی گواہی جس کا اقرار زبان سے پہلے دل کرتا ہے ظاہراً بھی اور پوشیدہ بھی اور یہ کہ محمدؐ اللہ کے انبیاء کے سردار اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں اور اس کے چنیدہ رسول ہیں اور کائنات پر اس کی مکمل حجت ہیں اور علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام اللہ کی خبر عظیم، اس کی صراط مستقیم، سید الوصیین اور اس کی مخلوق کے امام ہیں اور ان کی پاکیزہ اولاد اور ان کی اہل بیت علیہ الصلوۃ والسلام مخلوقات کے امام اور روشنیوں کے چراغ ہیں کہ جن کو اللہ نے اپنے نور عظمت سے خلق کیا اور اپنی حکمت کے اسرار ان کے سپرد کئے اور ان سب کو اپنی تمام مخلوقات پر چن لیا۔اولین و آخرین سے ان کے دشمنوں پر کہ جو اللہ کے دین کے دشمن ہیں اس وقت سے لے کر قیامت کے دن تک لعنت ہے۔

امابعد! ہمیں اللہ بزرگ و برتر کی طرف سے یہ سعادت نصیب ہوئی کہ اس عظیم کتاب پر ایک مقدمہ تحریر کیا جائے جو کہ اس کے تمام نسخوں کے انضمام اور مصنف کے حالات زندگی کے ساتھ درست کیا گیا ہے پس میں اللہ کی جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے مدد طلب کرتا ہوں اس کو درست کرنے میں اور جن

کتابوں سے اسے نقل کیا گیا ہے جیسے بحار الانوار، اثبات الہدہ، مدینۃ المعاجز اور دوسری کئی کتب اس کے ساتھ ساتھ میں پڑھنے والوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر وہ اس کتاب میں کوئی غلطی پائیں تو درگزر فرمائیں کیونکہ غلطی سے پاک ذات صرف جہانوں کا پروردگار اور اس کی محبوب ہستیاں ہیں۔

یہ کتاب بصائر الدرجات حسن بن الصفار کی ہے جن کا شمار اصحاب امام حسن عسکری علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہوتا ہے اس کتاب کا پہلا نسخہ شیخ حسن بن سلیمان کا منتخب کردہ ہے جو کہ کتاب المختصر اور کتاب الرجعۃ کے مئولف ہیں ان کی روایات سے استفادہ کرنے والوں میں صاحب تفسیر برہان، بحار الانور، مدینۃ المعاجز، اثبات الھداۃ وغیرہ ہیں۔ بصائر الدرجات کے کئی نسخے ہیں ان میں سے اکثر مخطوطے ہیں جو کہ اصل نسخے سے نقل کئے گئے ہیں کتاب وسائل الشیعہ میں ہے کہ

''کتاب بصائر الدرجات الصغریٰ محمد بن حسن الصفار کی ہے اور کتاب بصائر الدرجات الکبریٰ بھی انہی کی ہے''

ایک اور کتاب میں مذکور ہے کہ

''کتاب بصائر الدرجات الشیخ الثقہ الصدوق محمد بن الحسن الصفار کی ہے اس کے دو نسخے صغریٰ اور کبریٰ ہیں''

اس کی تائید الشیخ کا قول بھی کرتا ہے جو فہرست میں ہے۔ یہ بات جان لیجئے کہ یہ وہ کتاب ہے جس پر بڑے بڑے نامور علماء نے اعتماد کیا ہے جیسے کہ صاحب الوسائل اور علامہ مجلسی نے بحار الانوار میں اور بحار کے کے مقدمے میں اس کتاب کا ذکر کیا ہے بصائر الدرجات شیخ الثقہ العظیم الشان محمد بن الحسن الصفار اور دوسری فصل میں ان کتابوں کی مضبوطی کا بیان ہے کہ جن میں سے بحار لکھی گئی ہے۔

کتاب بصائر الدرجات جو کہ معتبر اصولوں میں سے ہے جن کی روایات کلینی اور ان کے علاوہ بھی ہیں اور عالم جلیل السید محمد باقر الجیلانی الاصفہانی نے شرح کلام الفاضل الاستر آبادی میں لکھا ہے کہ

''الصفار وہ آدمی ہیں جو بڑے بڑے محدثین اور علماء میں شمار ہوتے ہیں ان کی کتب بہت معروف ہیں جیسا کہ بصائر الدرجات اور اس جیسی کئی دیگر کتب''۔

راویان حدیث نے جو روایات بیان کی ہیں وہ اس طرح ہیں:۔

نجاشی نے کہا کہ ہم سے ابوعبداللہ بن شاذان نے کہا کہ ہم سے احمد بن محمد بن یحییٰ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے الصفار سے۔۔۔۔

الشیخ نے الفہرست میں کہا کہ ہم سے الحسین بن عبیداللہ نے انہوں نے احمد بن محمد بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے الصفار سے۔۔۔۔۔

پس ان تمام باتوں سے معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ کتاب اصول معتبرہ اور معتمدہ میں سے ہے۔

اس کتاب کے بارے میں ایک اعتراض بھی وارد ہوا ہے کہ یہ غلو کے نزدیک ہے جو کہ ہمارے نزدیک بالکل لغو ہے وہ اس لیے کہ اس میں جو بھی روایات بیان کی گئی ہے ان تمام کے الفاظ شیخ مفید کی الاختصاص، تفسیر عیاشی، شیخ صدوق کی کتب اور کلینی کی کتب سے لی گئی ہیں۔

السید محمد السید حسین معلم

حالات محمد بن الحسن الصفار

محمد بن الحسن الصفار بن فروخ الصفار ابوجعفر الاعرج جو کہ عیسیٰ بن موسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ بن السائب بن مالک بن عامر الاشعری کے غلام ہیں یہ اصحاب امام الحسن العسکری علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے تھے۔ابن داؤد پر معاملہ مشتبہ ہو گیا انہوں نے اس کو ابن الحسن بن فروخ کے عنوان سے تعریف کیا ہے اور اس پر اعتبار کیا ہے اور محمد بن الحسن الصفار پر اعتبار نہیں کیا، ان کے قول کو کم جانا ہے ان کی ایسی کتب ہیں جیسے الحسین بن سعید کی کتب ہیں جبکہ حقیقت میں یہ ایک ہی آدمی ہیں اور اس بات کی تصدیق المیرزا، التفریشی، الشیخ البہائی اور ان کے علاوہ دوسرے افراد نے کی ہے الشیخ البہائی نے اپنے کلام میں کہا ہے کہ

''ابن داؤد نے محمد بن الحسن الصفار کو دو ناموں سے بلایا ہے کہ یہ دو آدمی ہیں ان میں سے ایک ابن فروخ ہے اور دوسرا الحسن الصفار ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک ہی آدمی ہے۔ان کو وہم ہو گیا شاید اس وہم کی وجہ یہ ہے کہ ابن داؤد نے نجاشی کو دیکھا کہ اس نے الصفار کی جو کہ ابن فروخ ہے بہت زیادہ تعریف کی ہے ان کو ثقہ اور بہت بڑا عالم مانا ہے اسی طرح الشیخ نے کتاب الرجال اور الفہرست میں ان کو قمی کہہ کر پکارا ہے اور یہ کہ ان کی الحسین بن سعید جیسی کتب ہیں اور یہ نہیں کہا کہ وہ ابن فروخ ہیں پس اس لیے انہوں نے گمان کیا کہ یہ دو ہیں جبکہ قرائن سے یہ بات ثابت ہے کہ جو الشیخ اور نجاشی نے ذکر کیا ہے وہ ایک ہی نسب ہے اور ان دونوں نے کتاب البصائر الدرجات کو ان کی طرف ہی منسوب کیا ہے اور دونوں نے ذکر کیا ہے کہ وہ دونوں محمد بن الحسن بن الولید سے روایت کرتے ہیں سوائے کتاب بصائر الدرجات کے وہ اسے احمد بن محمد بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے''۔

آپ کے بارے میں اقوال اور تعریف

۱۔النجاشی نے کہا کہ محمد بن الحسن بن فروخ الصفار عیسیٰ بن موسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ بن السائب بن مالک بن الاشعری ابوجعفر الاعرج کے غلام تھے وہ ہمارے قمی اصحاب میں سے با آبرو، عظیم القدر اور روایت میں قلیل السقط تھے۔ بصائر الدرجات ان کی تمام مولفات میں سب سے عظیم کتاب ہے ابوالحسین علی بن احمد بن محمد بن طاہر الاشعری القمی نے کہا کہ ہم سے محمد بن الحسن بن الولید نے انہوں نے انہی سے روایت کی۔

اور ہمیں ابوعبداللہ بن شاذان نے کہا کہ ہم سے احمد بن محمد بن یحییٰ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کو تمام کتابیں بصائر الدرجات سمیت گنوائیں ہیں۔

۲۔الشیخ نے الفہرست میں کہا کہ محمد بن الحسن الصفار قمی کی الحسین بن سعید جیسی کتب ہیں اور سب سے بڑی کتاب بصائر الدرجات ہے اسکے علاوہ بھی ان کی کئی کتب ہیں ان کی مسائل کی کتب بھی ہیں وہ مسائل جو انہوں نے امام ابومحمد الحسن بن علی العسکری علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف لکھے۔ ہمیں ان کی تمام کتب اور روایات کے بارے میں ابن ابی جید نے انہوں نے محمد بن الحسن بن الولید سے انہوں نے محمد بن الحسن الصفار کے بارے میں کہا کہ محمد بن الحسن بن الولید اس کتاب بصائر الدرجات کو روایت نہیں کرتا اور ہمیں الحسین بن عبداللہ نے انہوں نے احمد بن محمد بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسے حسن الصفار سے ہی روایت کیا ہے۔

۳۔الشیخ نے کتاب الرجال میں العلامہ المامقانی سے جو روایت تنقیح المقال میں ہے وہی لکھی ہے کہ محمد بن الحسن الصفار نامی آدمی اصحاب امام العسکری علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے ہیں اور یہ بھی لکھا

ہے کہ وہ امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسائل کے بارے میں لکھتے تھے اور صراحت کے ساتھ جامع روایت بھی کرتے تھے۔

۴۔**العلامہ نے الخلاصہ میں** محمد بن الحسن بن فروخ الصفار جو عیسیٰ بن موسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ بن السائب بن المالک بن عامر الاشعری ابوجعفر الاعرج کے غلام تھے وہ ہمارے قمی اصحاب میں سے عظیم مقام رکھتے ہیں ثقہ ہیں اور عظیم القدر ہیں ان کی روایات بہت کم ساقط ہوتی ہیں وہ ۲۹۰ ہجری میں قم میں فوت ہوئے اللہ کی ان پر رحمت ہو۔

۵۔**ابن داود نے** اپنے رجال میں العلامہ جیسا قول ہی نقل کیا ہے۔

۶۔**رجال طہ نے** بھی العلامہ جیسا قول نقل کیا ہے۔

۷۔**الحاوی نے** باب الرجال الصحیح میں کچھ کمی کے ساتھ فہرست سے الشیخ کا کلام اور الخلاصہ سے العلامہ کا کلام نقل کیا ہے۔

۸۔**نقد الرجال** للمیر مصطفیٰ نے ان کا نام اور نسب ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ وہ ہمارے قمی اصحاب میں سے عزت دار، ثقہ، عظیم القدر اور پختہ عقل والے اور روایت میں بہت کم ساقط ہوئے تھے ان کی کتابیں محمد بن الحسن بن الولید اور محمد بن یحییٰ سے روایت ہیں۔

۹۔**المحقق الکاظمی نے** اپنی مشترکات میں کہا ہے کہ یہ بات غالب ہے کہ الصفار ثقہ جلیل ہیں کیونکہ کلینی ان میں سے ہیں جو ان سے روایت کرتے ہیں۔

۱۰۔**جامع الرواۃ**۔انہوں نے کلام النجاشی سے تھوڑا کم لکھا ہے اور الشیخ کے کلام سے بھی کم لکھا

ہے پھر کلینی اور الشیخ کی التہذیبین اور ورودہ اور ان کی اسناد کے طریقے ذکر کئے ہیں۔

۱۱۔**الوسائل**۔کتاب کے آخر میں رجال الکتب کے شمار کے وقت کہا کہ محمد بن الحسن بن فروخ الصفار ابوجعفر الاعرج ہمارے قمی اصحاب میں سے ثقہ ہیں عظیم القدر ہیں پختہ عقل والے اور روایات میں قلیل الساقط ہیں۔

۱۲۔**مستدرک الوسائل میں** شیخ الصدوق کے مشائخ کے ذکر کے وقت کہا کہ محمد بن الحسن الصفار اور محمد بن الحسن الولید ہمارے بڑے شیوخ میں سے ہیں۔

اور ابراہیم بن ہاشم کے حال کی تصحیح کے وقت کہا کہ ہمارے بڑے بڑے محدثین سے روایت کی گئیں جیسے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر اور محمد بن الحسن الصفار۔

اور البرقی کے حالات کی تصحیح کے وقت کہا کہ اسی طبقہ میں بڑے جلیل شیوخ ہیں جیسے محمد بن الحسن الصفار۔

اور اسماعیل الجعفی کے حال کی تصحیح کے وقت کہا ان سے بڑے مشائخ کے گروہ نے روایات کی ہیں مثلا! محمد بن احمد بن خاقان النہدی جیسے فقیہ اور محمد بن الحسن الصفار نے روایات کی ہیں۔

اور حال کی تصحیح میں حسن بن علی الکوفی نے کہا جلیل القدر مشائخ کے ایک گروہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے جیسے محمد بن علی بن محبوب اور احمد بن محمد بن خالد اور محمد بن یحییٰ اور محمد بن الحسن الصفار۔

۱۳۔**منتھی المقال** نے الفہرست، نجاشی اور الخلاصہ جیسی عبارت نقل کی ہے۔

۱۴۔**السید محمد باقر الجیلانی الاصفہانی** نے اپنے رسالہ ''العدۃ فی شرح الکلام الفاضل الاستر آبادی'' میں کہا ہے کہ الصفار بڑے محدثین اور علماء میں سے ہیں ان کی کتب معروف ہیں جیسے

بصائر الدرجات اوراس جیسی کتابیں۔

۱۵۔ **تنقیح المقال** ۔کہ جو شیخ اعظم الحاج شیخ عبداللہ مامقانی کی ہے انہوں نے ان کے حال کی وضاحت کی اور ثقہ رجال سے اپنی فہرست میں اس کی تفاصیل نقل کی ہیں۔

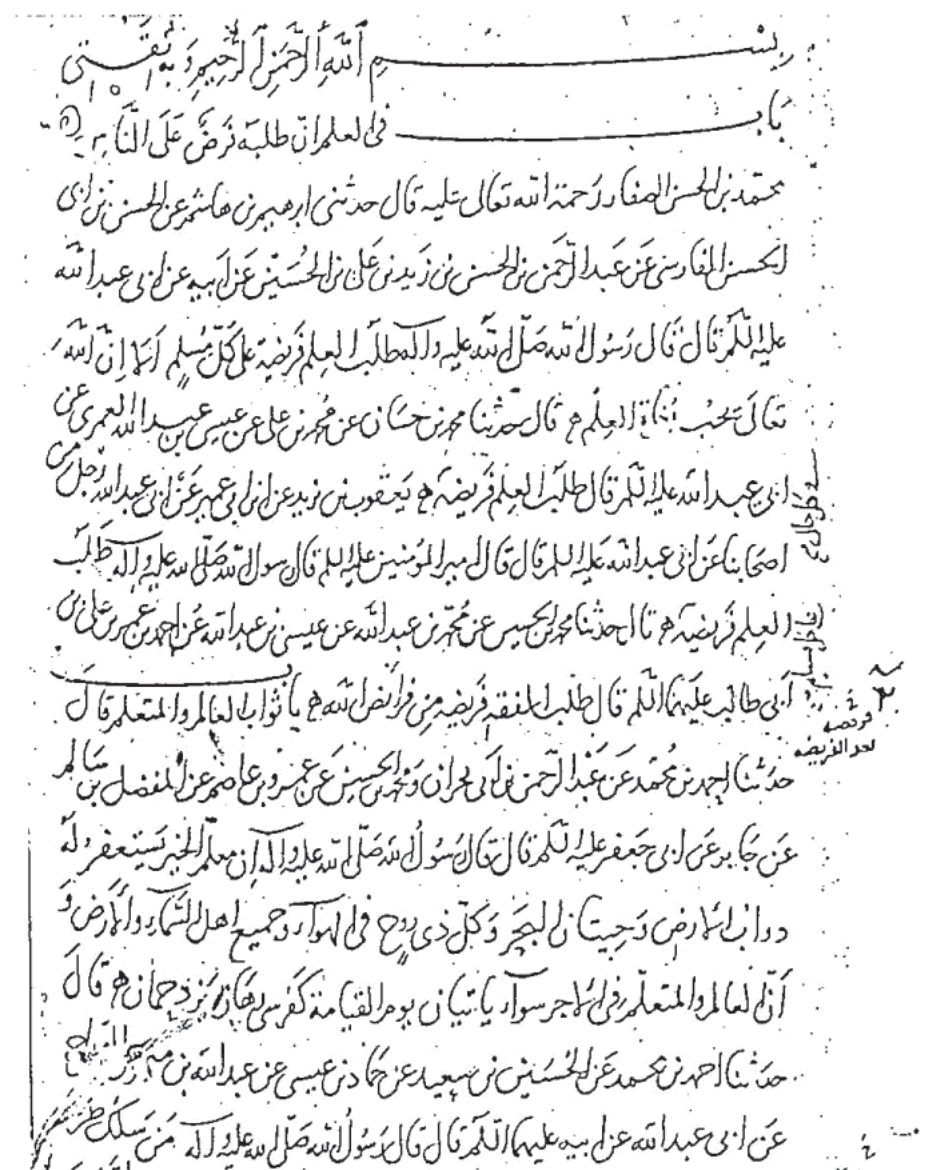
مؤلفاتِ صفار

۱	کتاب الصلوٰۃ	۲	کتاب الردعلی الغلاۃ
۳	کتاب الوضوء	۴	کتاب الاشربۃ
۵	کتاب الجنائز	۶	کتاب المروۃ
۷	کتاب الصیام	۸	کتاب الزھد
۹	کتاب الحج	۱۰	کتاب الخمس
۱۱	کتاب النکاح	۱۲	کتاب الزکاۃ
۱۳	کتاب الطلاق	۱۴	کتاب الشھادات
۱۵	کتاب العتق	۱۶	کتاب الملاحم
۱۷	کتاب التدبیر	۱۸	کتاب التقیۃ
۱۹	کتاب المکاتبۃ	۲۰	کتاب المؤمن
۲۱	کتاب التجارات	۲۲	کتاب الایمان والنذور والکفّارات
۲۳	کتاب المکاسب	۲۴	کتاب المناقب
۲۵	کتاب الصبح ولذبائح	۲۶	کتاب المثالب
۲۷	کتاب الحدود	۲۸	کتاب بصائر الدرجات
۲۹	کتاب الدیات	۳۰	کتاب ماروی فی اولاد الائمۃ
۳۱	کتاب الفرائض	۳۲	کتاب ماروی فی شعبان

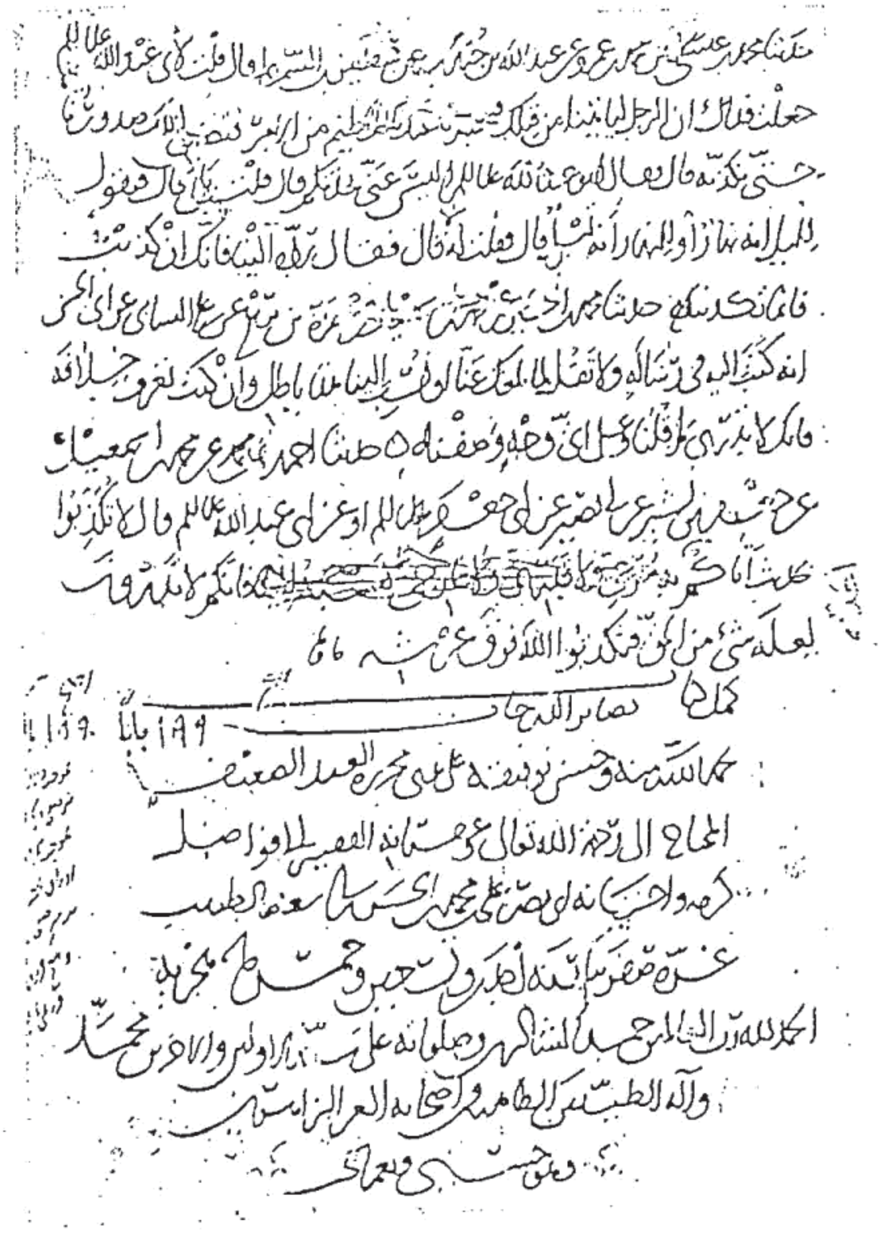
۳۳	کتاب المواریث	۳۴	کتاب الجهاد
۳۵	کتاب الدعاء	۳۶	کتاب فضل القرآن
۳۷	کتاب المزار	۳۸	وله المسائل الممولة ذکره الشیخ والاردبیلی

آپ کی ولادت اور وفات

ہم اصحاب رجال سے صراحت کے ساتھ ان کی ولادت کے بارے میں نہیں پاتے ہاں نجاشی نے اور انکی اتباع کرتے ہوئے العلامہ نے الخلاصہ میں تحریر کیا ہے کہ اللہ ان کی قبر کو پاک رکھے ان کی وفات ۲۹۰ ہجری میں ہوئی ہے۔


بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين
باب في العلم ان طلبه فرض على الناس
محمد بن الحسن الصفار رحمة الله تعالى عليه قال حدثني ابرهيم بن هاشم عن الحسن بن ابي
الحسن الفارسي عن عبد الرحمن بن الحسن بن زيد بن علي بن الحسين عن ابيه عن ابي عبد الله
عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله طلب العلم فريضة على كل مسلم الا ان الله
تعالى يحب بغاة العلم قال حدثنا محمد بن حسان عن محمد بن علي عن عيسى بن عبد الله العمري عن
ابي عبد الله عليه السلام قال طلب العلم فريضة يعقوب بن يزيد عن ابن ابي عمير عن ابي عبد الله رجل من
اصحابنا عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال امير المؤمنين عليه السلام قال رسول الله صلى الله عليه وآله طلب
العلم فريضة حدثنا محمد بن الحسين عن محمد بن عبد الله عن عيسى بن عبد الله عن احمد بن عمر بن علي بن
ابي طالب عليهم السلام قال طلب التفقه فريضة من فرائض الله باب ثواب العالم والمتعلم قال
حدثنا احمد بن محمد عن عبد الرحمن بن ابي نجران ومحمد بن الحسين عن محمد بن عمرو بن عاصم عن المفضل بن صالح
عن جابر عن ابي جعفر عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله ان معلم الخير يستغفر له
دواب الارض وحيتان البحر وكل ذي روح في الهواء وجميع اهل السماء والارض و
ان العالم والمتعلم في الاجر سواء ياتيان يوم القيامة كفرسي رهان يزدحمان قال
حدثنا احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن حماد بن عيسى عن عبد الله بن ميمون القداح
عن ابي عبد الله عن ابيه عليهما السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله من سلك طريقا
يطلب فيه علما سلك الله تعالى به طريقا الى الجنة وان الملائكة عليهم السلام لتضع

الصفحة الأُولى من نسخة «م»



حدثنا محمد بن عيسى عن محمد بن عمرو عن عبد الله بن جندب عن سفيان بن السمط قال قلت لأبي عبد الله عليه السلام
جعلت فداك إن الرجل ليأتينا من قبلك فيخبرنا عنك بالعظيم من الأمر فيضيق بذلك صدورنا
حتى نكذبه قال فقال أبو عبد الله عليه السلام أليس عني يحدثكم قال قلت بلى قال فيقول
لليل إنه نهار وللنهار إنه ليل قال فقلت له لا قال فقال ردوه إلينا فإنك إن كذبت
فإنما تكذبنا حدثنا محمد بن الحسين ... عن أبي الحسن
أنه كتب إليه في رسالة ولا تقل لما يبلغك عنا أو نسب إلينا هذا باطل وإن كنت تعرف خلافه
فإنك لا تدري لم قلنا وعلى أي وجه وصفناه حدثنا أحمد بن محمد عن محمد بن إسماعيل
عن جعفر بن بشير عن أبي بصير عن أبي جعفر عليه السلام أو عن أبي عبد الله عليه السلام قال لا تكذبوا
بحديث أتاكم ... فإنكم لا تدرون
لعله شيء من الحق فتكذبوا الله فوق عرشه تمت

كمل بصائر الدرجات

تم الكتاب بمنه وحسن توفيقه على يد محرره العبد الضعيف
المحتاج إلى رحمة الله تعالى ...
...
...
الحمد لله رب العالمين حمد الشاكرين وصلواته على سيد الأولين والآخرين محمد
وآله الطيبين الطاهرين وأصحابه الغر الميامين
وهو حسبي ونعم الوكيل

الصفحة الأخيرة من نسخة «م»

الجزءِ اول

باب نمبر (۱)

علم طلب کرنا ہر انسان پر فرض ہے

حدیث ① حدثنی ابراھیم بن ھاشم عن الحسن بن ابی حسن الفارسی عن عبدالرحمن بن الحسین بن زید بن علی بن الحسین عن ابیہ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم الا وان اللہ یحب بغاۃ العلم۔

حسن بن ابی الحسن الفارسی نے عبدالرحمٰن بن حسین بن زید بن علی بن حسین سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: علم طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور اللہ تعالیٰ علم طلب کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

حدیث ② حدثنا محمد بن حسان عن محمد بن علی عن عیسی بن عبداللہ العمری عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال طلب العلم فریضۃ علی کل حال۔

عیسیٰ بن عبداللہ العمری نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ علم طلب کرنا ہر حال میں فرض ہے۔

حدیث ③ یعقوب بن یزید عن ابن ابی عمیر عن رجل من

اصحابنا عن ابی عبداللہ ع قال قال امیر المومنین علیہ السلام قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم۔

امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان کیا امیرؑ المومنین نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: علم طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن حسان عن محمد بن علی عن عیسی بن عبداللہ العمری عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال طلب العلم فریضۃ من فرایض اللہ۔

عیسیٰ بن عبداللہ العمری نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا: علم طلب کرنا اللہ کے فرائض میں سے ایک فریضہ ہے۔

باب نمبر ﴿۲﴾

عالم اور متعلم کے ثواب کا بیان

حدیث ۱ قال حدثنا احمد بن محمد عن عبدالرحمن بن ابی نجران و محمد بن الحسین عن عمرو بن عاصم عن المفضل بن سالم عن جابر عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله ان معلم الخیر یستغفر له دواب الارض وحیتان البحر و کل ذی روح فی الهواء و جمیع اهل السماء والارض وان العالم والمتعلم فی الاجر سواء یأتیان یوم القیمة کفرسی رهان یزدحمان.

جابر نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: خیر و بھلائی کے معلم کے لیے زمین پر رہنے والے چوپائے، سمندر کی مچھلیاں، ہوا میں موجود تمام ذی روح اور زمین و آسمان کی تمام ہستیاں بخشش کی دعا کرتی ہیں اور عالم و متعلم کے لیے یکساں اجر ہے وہ دونوں قیامت کے روز ایک دوسرے سے سبقت کرتے ہوئے ہم مرتبہ حیثیت میں آئیں گے۔

حدیث ۲ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن السعید عن حماد بن عیسی عن عبدالله بن میمون القداح عن ابی عبدالله عن ابیه علیه السلام قال قال رسول الله من سلك طریقا یطلب فیه علما سلك الله تعالی

به طريقا إلى الجنة وان الملئكة لتضع اجنحتها لطالب العلم رضا به وانه ليستغفر (طالب علم) من فى السموات ومن فى الارض حتى الحوت فى البحر وفضل العالم على العابد كفضل القمر على سائر النجوم ليلة البدر وان العلماء لورثه الانبياء ان الانبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما انما ورثوا العلم (فمن أخذ منه أخذ بحظٍّ وافر)۔

عبداللہ بن میمون القداح نے ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپؑ نے اپنے والد محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: جو طالبِ علم کے راستے پر چلتا ہے اللہ اسے جنت کی راہ پر چلا دیتا ہے طالبِ علم سے راضی ہو کر فرشتے اس کے لیے اپنے پَر بچھاتے ہیں، زمین و آسمان پر بسنے والے حتٰی کہ سمندر کی مچھلیاں بھی طالبِ علم کے لیے بخشش کی دعا کرتی ہیں۔ عابد کے مقابل عالم کی فضیلت ستاروں کے مقابل چودھویں کے چاند کی طرح ہے علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء نے درہم و دینار کا وارث نہیں بنایا بلکہ علم کا وارث بنایا ہے جس نے حاصل کر لیا اس نے حظ وافر پا لیا۔

حدیث ③ حدثنا ابراهيم بن هاشم عن ابن ابى عمير عن عبدالرحمن بن الحجاج عن ابى عبدالله عليه السلام قال طالب العلم يستغفر له كل شئ والحيتان فى البحار والطير فى جوّ السماء.

عبدالرحمٰن بن الحجاج نے ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: طالب علم کے لیے ہر چیز بخشش کی دعا کرتی ہے حتٰی کہ سمندروں میں مچھلیاں اور فضاء میں پرندے بھی۔

حدیث ④ حدثنا الحسن بن على عن العباس بن عامر عن فضيل بن عثمان عن ابى عبيدة عن ابى جعفر عليه السلام قال ان جميع دواب

الارض لتصلی علی طالب العلم حتی الحیتان فی البحر۔
ابو عبیدہ نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: زمین کے تمام جانور حتٰی کہ سمندر کی مچھلیاں بھی طالب علم کے لیے رحمت کی دعا کرتی ہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا ابراهيم بن هاشم عن الحسين بن سيف عن ابيه عن عمرو بن شمر قال حدثني جابر عن ابي جعفر عليه السلام قال ان معلم الخير لتستغفر له دواب الارض وحيتان البحر وكل صغيرة و(كل) كبيرة في ارض الله وسمائه.
جابر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: خیر کے معلم کے لیے زمین کے جانور، سمندر کی مچھلیاں اور زمین وآسمان کی ہر چھوٹی بڑی چیز استغفار کرتی ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا ابراهيم بن هاشم عن الحسين بن سيف عن ابيه عن وهب بن سعيد عن الحر بن الصباح النخعي قال حدثني جرير بن عبدالله البجلي عن النبي صلى الله عليه وآله قال اوحى الله إلى انه من سلك مسلكا يطلب فيه العلم سهلت له طريقا إلى الجنة.
جریر بن عبداللہ البجلی نے بیان کیا کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ جو طالب علم کے راستے پر چلتا ہے میں اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہوں۔

حدیث ⑦ حدثنا ابراهيم بن هاشم عن الحسين بن سيف عن ابيه عن سليمان بن عمرو النخعي عن عبدالله بن الحسن بن الحسن بن علي عن ابيه عن علي عليه السلام قال طالب العلم يشيعه سبعون الف ملك من

مفرق السماء یقولون رب صل علی محمد وآل محمد.

عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے والد محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ مولا علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: وسط آسمان سے ستر ہزار فرشتے اتر کر طالب علم کے ہمراہ چلتے ہیں اور کہتے ہیں ''اے پروردگار! محمد وآل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود کی بارش برسا''۔

حدیث ⑧ حدثنا احمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن عمرو بن ابی المقدام عن جابر بن یزید الجعفی عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ العالم والمتعلم شریکان فی الاجر للعالم اجران وللمتعلم اجر ولا خیر فی (ما) سوی ذلك.

جابر بن یزید الجعفی نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا: عالم اور متعلم اجروثواب میں شریک ہیں عالم کے لیے دو اور متعلم کے لیے ایک اجر ہے ان کے سوا کسی میں خیر وبھلائی نہیں۔

حدیث ⑨ حدثنا محمد بن الحسین عن عمرو بن عثمان (عن) والحسن بن علی بن فضال جمیعا عن جمیل بن دراج عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان الذی تعلم العلم منکم له مثل اجر الذی یعلمه وله الفضل علیه تعلموا العلم من حملة العلم وعلموه اخوانکم کما علمکم العلماء۔

محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تم میں سے جو شخص علم حاصل کرتا ہے اس کا اجر علم سکھانے والے کے برابر ہے لیکن معلم کو متعلم پر فضیلت حاصل ہے علماء سے علم حاصل کرو اور جس طرح تمہیں علماء نے سکھایا اسی طرح اپنے بھائیوں کو بھی سکھاؤ۔

حدیث ⑩ حدثنا عبداللہ بن محمد عن محمد بن الحسین عن علی بن اسباط عن بعض اصحابہ عن ابی عبداللہ قال قال امیر المؤمنین علیہ السلام المؤمن العالم اعظم اجرا من الصائم القائم الغازی فی سبیل اللہ واذا مات ثلم فی الاسلام ثلمۃ لا یسدھا شیء إلی یوم القیمۃ.

علی بن اسباط نے اپنے بعض ساتھیوں سے انہوں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: روزہ دار، تہجد گزار اور فی سبیل اللہ غازی سے مومن عالم زیادہ اجر وثواب کا مستحق ہے جب وہ فوت ہوجاتا ہے تو اسلام میں ایسا خلاء پیدا ہوجاتا ہے جسے تا قیامت کوئی شئی پُر نہیں کرسکتی۔

حدیث ⑪ حدثنا احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن ابی حمزۃ عن ابی بصیر قال سمعت ابا عبداللہ علیہ السلام یقول من علم خیرا فلہ مثل اجر من عمل بہ قلت فان علمہ غیرہ یجری ذلک لہ؟ قال ان علمہ الناس کلھم جری لہ قلت فان مات؟ قال وان مات.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو فرماتے سنا: جس نے خیر کی تعلیم دی اس کے لئے اس خیر پر عمل کرنے والے کے برابر اجر ہے (ابوبصیر کہتے ہیں) میں نے عرض کیا اگر دوسرے کو تعلیم دے تو اس کے لئے بھی اجر کا یہی سلسلہ ہے؟۔فرمایا: اگر اس نے تمام لوگوں کو تعلیم دی تو اسی طرح اجر ملتا رہے گا۔(ابوبصیر کہتے ہیں) میں نے عرض کیا اگر چہ وہ فوت ہوجائے؟۔امامؑ نے فرمایا: اگر چہ وہ فوت ہوجائے۔

حدیث ⑫ حدثنا احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن فضیل بن

عثمان عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان دواب الارض لتصلی علی طالب العلم حتی الحیتان فی الماء۔

فضیل بن عثمان نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا: زمین کے تمام جانور حتیٰ کہ پانی میں موجود مچھلیاں بھی طالب علم کے لیے رحمت کی دعا کرتی ہیں۔

حدیث ⑬ حدثنا احمد عن البرقی عن ابن ابی عمیر عن علی بن یقطین عن ابی بصیر قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام یقول من علم خیرا فلہ اجرہ قلت فان علم ذلک غیرہ؟ قال یجری لہ وان علمہ الناس کلھم وزاد فیہ بعضھم قلت وان مات؟ قال وان مات۔

علی بن یقطین نے ابوبصیر سے بیان کیا وہ کہتے ہیں میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو فرماتے سنا: جس نے کسی کو خیر کی تعلیم دی اسے اس کا اجر ملے گا۔(ابوبصیر کہتے ہیں) میں نے عرض کیا اگر اس نے آگے کسی اور کو علم سکھایا؟۔فرمایا: اگر اس نے تمام لوگوں کو علم سکھایا تو اجر کا یہ سلسلہ اس کے لیے جاری رہے گا۔(بعض نے یہ کلمات زیادہ ذکر کئے ہیں) پوچھا گیا اگرچہ وہ مر بھی جائے؟۔فرمایا ہاں: اگرچہ وہ مر بھی جائے۔

حدیث ⑭ حدثنا احمد بن محمد عن محمد بن علی عن الحسن بن علی بن یوسف عن مقاتل بن مقاتل عن الربیع بن محمد المسلی عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قال ما من عبد یغدوا فی طلب العلم ویروح الا (خاض الرحمۃ) خوضا۔

جابر نے امام ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص صبح شام طلب علم میں مصروف

رہتا ہے وہ رحمت الٰہی میں غوطہ زن ہوتا ہے۔

حدیث ⑮ حدثنا احمد عن البرقی عن سلیمان الجعفری عن رجل عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال العالم والمتعلم فی الاجر سواء.

سلیمان الجعفری نے ایک آدمی سے اس نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا: عالم اور متعلم اجر میں برابر ہیں۔

حدیث ⑯ حدثنا عبداللہ بن محمد عن محمد بن الحسین عن محمد بن الحماد الحارثی عن ابیہ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ یجئ الرجل یوم القیمة وله من الحسنات کالسحاب الرکام او کالجبال الرواسی فیقول یارب انی لی هذا ولم اعملها؟ فیقول هذا علمك الذی علمته الناس یعمل به من بعدك.

محمد بن حماد الحارثی نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا: روز قیامت ایک ایسا شخص آئے گا جس کی نیکیاں تہہ در تہہ بادلوں یا بلند و بالا پہاڑوں کی طرح ہوں گی وہ کہے گا ''اے میرے رب! میں نے تو اتنے اعمال ہی نہیں کئے تھے پھر یہ نیکیاں کہاں سے آئیں؟'' ۔اللہ فرمائے گا۔''یہ تیرا وہ علم ہے جو تو نے لوگوں کو دیا تھا اور تیرے بعد انہوں نے اس پر عمل کیا''۔

باب نمبر (۳)

عالم کی معرفت کے اسباب کا بیان

حدیث ① : حدثنا احمد بن محمد عن الحسين بن السعيد عن محمد بن الحسين بن صغير عمن حدثه عن ربعي بن عبد الله عن ابی عبد الله ع انه قال ابى الله ان يجرى الاشياء الا بالاسباب فجعل لكل سبب شرحا وجعل لكل شرحا علما وجعل لكل علم بابا ناطقا عرفه من عرفه وجهله من جهله ذلك رسول الله صلى الله عليه واله ونحن.

ربعی بن عبد اللہ نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بغیر اسباب کے اشیاء پیدا نہیں کرتا اس نے ہر سبب کی شرح بنائی ہر شرح کے لئے علم بنایا ہر علم کے لئے ایک ناطق دروازہ بنایا جس نے اسے پہچان لیا اس نے اللہ کو پہچان لیا جو بے خبر رہا جاہل رہا اس سے مراد رسولؐ اللہ اور ہم اہل بیت علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔

حدیث ② : حدثنا علی بن محمد القاشانی عن محمد بن عیسی العبیدی یرفعه قال قال ابو عبدالله علیه السلام ابی الله ان یجری الاشیاء الا بالاسباب فجعل لکل شئ سببا وجعل لکل سبب شرحا وجعل لکل شرح مفتاحا وجعل لکل مفتاح علما وجعل لکل علم بابا ناطقا من عرفه

عرف الله ومن انكره انكر الله ذلك رسول الله ونحن.

محمد بن عیسٰی العبیدی نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بغیر اسباب کے اشیاء پیدا نہیں کرتا اس نے ہر چیز کا کوئی نہ کوئی سبب بنایا اور ہر سبب کے لیے شرح بنائی اور ہر شرح کے لیے کنجی بنائی اور ہر کنجی کے لیے علم بنایا اور ہر علم کے لیے ناطق دروازہ بنایا جس نے اسے پہچان لیا اس نے اللہ کو پہچان لیا اور جس نے اس کا انکار کیا اس نے اللہ کا انکار کیا اس سے مراد رسولؐ اللہ اور ہم آئمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حدیث ③ حدثنا عبدالله بن جعفر عن محمد بن عيسى (عن يونس) عن الحسين بن المنذر عن عمر بن قيس الماصر عن ابي جعفر ع قال سمعته يقول ان الله لم يدع شيئا يحتاج اليه الامة إلى يوم القيمة الا انزله في كتابه وبينه لرسوله وجعل لكل شئ حدا وجعل عليه دليلا يدل عليه.

عمر بن قیس نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: قیامت تک امت کو جس چیز کی بھی احتیاج ہے اللہ نے اُسے اپنی کتاب میں نازل کر دیا اور اپنے رسولؐ کے لئے واضح کر دیا، اللہ نے ہر چیز کی حد بندی کی ہے اور اس حد پر دلالت کرنے والی دلیل بھی بنائی ہے۔

حدیث ④ وروى ابراهيم بن هاشم عن يحيى بن ابي عمران عن يونس عن الحسين بن منذر عن عمر بن قيس عن ابي جعفر عليه السلام مثل ذلك.

ابراہیم بن ہاشم نے یحییٰ بن ابی عمران سے انہوں نے یونس سے انہوں نے حسین بن منذر سے انہوں نے عمر بن قیس سے انہوں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

باب نمبر ﴿۴﴾

عالم کی عابد پر فضیلت

حدیث ۱ حدثنا یعقوب بن یزید وابراهیم بن هاشم عن ابن ابی عمیر عن سیف بن عمیرة عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر علیه السلام قال عالم ینتفع بعلمه افضل من عبادة سبعین الف عابد.

ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ایسا عالم جس کے علم سے نفع و فائدہ حاصل کیا جائے وہ ستر ہزار عابدوں کی عبادت سے افضل ہے۔

حدیث ۲ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن حماد بن عیسی عن عبدالله بن میمون عن ابی عبدالله علیه السلام عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله فضل العالم علی العابد کفضل القمر علی سائر النجوم لیلة البدر.

عبداللہ بن میمون نے ابی عبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے آپؑ نے اپنے والد محترم علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: عالم کی عابد پر وہی فضیلت ہے جو چودھویں کے چاند کی ستاروں پر۔

حدیث ۳ وعنه بهذا الاسناد قال فضل العلم احب إلی من

فضل العبادة.

انہی سے اسی سند کے ساتھ مروی ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میرے نزدیک علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے زیادہ محبوب ہے۔

حدیث ④ حدثنا (محمد بن حسان عن ابی طاهر احمد بن عیسیٰ عن محمد بن یزید، عن الدراوردی) عن جعفر ابن محمد علیه السلام قال یأتی صاحب العلم قدام العابد بربوة مسیرة خمس مأة عام.

الدراوردی نے بیان کیا کہ جعفر بن محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: عالم عابد کے سامنے پانچ سو سال کی مسافت تک بلند ہوگا۔

حدیث ⑤ حدثنا یعقوب بن یزید عن ابن ابی عمیر عن سیف بن عمیرہ عن ابی حمزة الثمالی عن علی بن الحسین او عن ابی جعفر علیه السلام قال متفقه فی الدین اشد علی الشیطان من عبادة الف عابد.

ابوحمزہ الثمالی نے علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام یا ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا: دین کا علم وفہم رکھنے والا شیطان پر ایک ہزار عابد کی عبادت سے زیادہ بھاری ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا احمد بن محمد عن محمد بن اسماعیل عن سعدان بن مسلم عن معاویة ابن عمار قال قلت لابی عبدالله علیه السلام رجل راویة لحدیثکم یبث ذلك إلی الناس ویسدده فی قلوب شیعتکم ولعل عابدا من شیعتکم لیست له هذه الروایة ایهما افضل قال الروایة لحدیثنا یبث فی الناس ویسدده فی قلوب شیعتنا افضل من الف عابد.

معاویہ بن عمار نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کیا: ایک ایسا آدمی ہے جو آپؑ کی حدیث کثرت سے بیان کرتا ہے اسے لوگوں میں پھیلاتا ہے آپؑ کے شیعوں کے دلوں میں بٹھاتا اور مضبوط کرتا ہے اور آپؑ کے شیعوں میں سے ایک عابد ہے جو آپؑ کی حدیث روایت نہیں کرتا، ان میں سے افضل کون ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: ہماری حدیث کثرت سے بیان کرنے والا جو لوگوں میں اسے پھیلاتا اور ہمارے شیعان کے دلوں میں مضبوط کرتا ہے وہ ایک ہزار عابدوں سے افضل ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن عیسی عن یونس بن عبدالرحمن عمن رواہ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اذا کان یوم القیمة بعث اللہ عزوجل العالم والعابد فاذا وقفا بین یدی اللہ قال للعابد انطلق إلی الجنة وقیل العالم (قف) فاشفع للناس بحسن تأدیبك لهم۔

یونس بن عبدالرحمٰن نے ایک راوی کے حوالہ سے بیان کیا کہ ابی عبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ ایک عالم اور ایک عابد کو کھڑا کرے گا اور عابد سے کہے گا تم جنت میں چلے جاؤ اور عالم سے کہے گا تم ابھی ٹھہرو لوگوں کو بہترین علم دینے کی وجہ سے اعزاز کے طور پر لوگوں کی شفاعت کرو۔

حدیث ⑧ حدثنا عمران بن موسی عن هارون بن مسلم عن مسعدة بن زیاد عن جعفر علیه السلام عن ابیه ان النبی صلی اللہ علیه وآله قال ان فضل العالم علی العابد کفضل الشمس علی الکواکب وفضل العابد علی غیر العابد کفضل القمر علی الکواکب.

مسعدہ بن زیاد نے امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام سے آپؑ نے اپنے والدِ گرامی علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا کہ

نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: عالم کی عابد پر اسی طرح فضیلت ہے جس طرح سورج کی ستاروں پر اور عابد کی غیر عابد پر اسی طرح فضیلت ہے جس طرح چاند کی ستاروں پر۔

حدیث ⑨ حدّثنا أحمد بن محمّد، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر، عمّن ذكره، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ركعة يصلّيها الفقيه أفضل من سبعين ألف ركعة يصلّيها العابد

احمد بن محمد بن ابی نصر نے ایک راوی سے اور اس نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا: عالم کی ادا کردہ ایک رکعت عابد کی ستر ہزار رکعات سے افضل ہے۔

حدیث ⑩ حدثنا احمد بن محمد عن البرقی عمن ذكره عن ابی عبد الله عليه السلام قال عالم افضل من الف عابد و (من) الف زاهد وقال عليه السلام عالم ينتفع بعلمه افضل من عبادة سبعين الف عابد.

البرقی نے کسی راوی سے اس نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا: ایک عالم ایک ہزار عابد اور ایک ہزار زاہد سے افضل ہے۔ پھر فرمایا: جس عالم کے علم سے نفع و فائدہ حاصل کیا جاتا ہو وہ ستر ہزار عابدوں کی عبادت سے افضل ہے۔

حدیث ⑪ حدثنا احمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن معاوية بن وهب قال سئلت ابا عبد الله عليه السلام عن رجلين احدهما فقيه رواية للحديث والاخر (عابد) ليس له مثل روايته فقال الراوية للحديث المتفقه في الدين افضل من الف عابد لا فقه له ولا رواية.

معاویہ بن وہب نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دو آدمیوں کے متعلق سوال کیا کہ ان

میں سے ایک فقیہ کثرت سے حدیث بیان کرنے والا ہے اور دوسرا عابد جو اس فقیہ کی طرح کثرت سے حدیث بیان نہیں کرتا۔ آپؑ نے فرمایا: کثرت سے حدیث بیان کرنے اور دین کا فہم رکھنے والا دین کا فہم وروایت نہ رکھنے والے ہزار عابدوں سے افضل ہے۔

باب نمبر ﴿۵﴾

عالم، متعلم اور ہرزہ کار (جو حق و باطل کو نہیں جانتے)

حدیث ۱ حدثنا ابراهيم بن هاشم عن يحيى بن ابي عمران عن يونس عن جميل قال سمعت اباعبدالله عليه السلام يقول يغدوا الناس على ثلثة صنوف عالم ومتعلم وغثاء فنحن العلماء وشيعتنا المتعلمون وسائر الناس غثآء.

جمیل نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: لوگ تین اقسام کے ہیں عالم، متعلم اور ہرزہ کار (جو حق و باطل کو نہیں جانتے)۔ ہم علماء ہیں ہمارے شیعہ طالب علم ہیں اور باقی سب لوگ ہرزہ کار ہیں۔

حدیث ۲ حدثني الحسن بن علي عن العباس بن عامر عن سيف بن عميرة عن عمرو بن شمر عن جابر عن ابي جعفر عليه السلام قال ان الناس رجلان عالم ومتعلم وساير الناس غثاء فنحن العلماء وشيعتنا المتعلمون وسائر الناس غثاء.

جابر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: انسان دو طرح کے لوگ ہیں عالم اور متعلم باقی سب ہرزہ کار ہیں۔ ہم علماء ہیں اور ہمارے شیعہ طالب علم ہیں باقی لوگ ہرزہ کار ہیں۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن الحسین بن عبدالرحمن بن ابی ہاشم عن سالم عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال الناس یغدون علی ثلثة عالم ومتعلم وغثاء فنحن العلماء وشیعتنا المتعلمون وسائر الناس غثاء۔

سالم نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا: لوگ تین طرح کے ہیں عالم، متعلم اور ہرزہ کار۔ ہم علماء ہیں ہمارے شیعہ متعلمین اور باقی سب لوگ ہرزہ کار ہیں۔

حدیث ④ حدثنی محمد بن عبدالحمید عن سیف بن عمیرہ قال حدثنی ابوسلمة قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام یقول یغدوا الناس علی ثلثة عالم ومتعلم وغثآء فسئلوہ عن ذلك فقال نحن العلماء وشیعتنا المتعلمون وسائر الناس غثاء.

ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: لوگ تین طرح کے ہیں عالم، متعلم اور ہرزہ کار۔ پھر فرمایا: ہم علماء ہیں ہمارے شیعہ متعلم ہیں اور باقی سب لوگ ہرزہ کار ہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا احمد بن محمد عن الحسن بن علی الوشا عن احمد بن عایذ عن ابی خدیجة عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان الناس یغدون علی ثلثة عالم ومتعلم وغثاء فنحن العلماء وشیعتنا المتعلمون وسائر الناس غثاء.

ابوخدیجہ نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا: لوگ تین اقسام کے ہیں عالم، متعلم اور ہرزہ کار۔ ہم عالم ہیں ہمارے شیعہ متعلم ہیں اور باقی سب لوگ ہرزہ کار ہیں۔

باب نمبر ﴿۶﴾

علم اس کے مرکز سے حاصل کرنے کا حکم ہے اور مرکز آل محمدؑ ہیں

حدیث ① حدثنی السندی بن محمد عن ابان بن عثمان عن عبدالله بن سلیمان قال سمعت اباجعفر علیه السلام وعنده رجل من اهل البصرة یقال له عثمان الاعمی وهو یقول ان الحسن البصری یزعم ان الذین یکتمون العلم یؤذی ریح بطونهم اهل النار فقال ابوجعفر علیه السلام فهلك اذ مؤمن آل فرعون وما زال العلم مکتوما منذ بعث الله نوحا علیه السلام فلیذهب الحسن یمینا وشمالا فوالله ما یوجد العلم الا ههنا.

عبداللہ بن سلیمان نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں ایک عثمان نامی نابینا شخص (جس کا تعلق بصرہ سے تھا) نے کہا: حسن بصری کا خیال ہے جو لوگ علم چھپاتے ہیں ان کے شکموں کی ہوا دوزخیوں کو مزید تکلیف دے گی۔ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: پھر تو مومن آل فرعون بھی ہلاک ہو جائے گا۔(پھر فرمایا) علم تو بعثتِ نوحؑ سے لیکر آج تک چھپا ہی آرہا ہے۔ حسن (بصری) دائیں بائیں گھوم لے لیکن اللہ کی قسم! اسے علم صرف ہمارے پاس سے ہی ملے گا۔

حدیث ② حدثنی ابو جعفر احمد ابن محمد عن الحسین بن سعید عن النضر بن سوید عن یحیی الحلبی عن معلی بن ابی عثمان عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قال لی ان الحکم بن عتیبہ ممن قال اللہ (ومن الناس من یقول امنا باللہ وبالیوم الاخر وماھم بمؤمنین) فلیشرق الحکم ولیغرب اما واللہ لایصیب العلم الا من اھل بیت نزل علیھم جبرئیل علیہ السلام۔

ابوبصیر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: حکم بن عتبہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ جل جلالہ نے فرمایا ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّقُوۡلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَمَا هُمۡ بِمُؤۡمِنِيۡنَ﴾ "اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں"۔ (سورہ بقرہ۔۸) حکم بن عتبہ مشرق ومغرب میں گھوم لے اللہ کی قسم! وہ صرف اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہی علم حاصل کرسکتا ہے کہ جن پر جبرائیلؑ نازل ہوتا تھا۔

حدیث ③ حدثنی السندی بن محمد و محمد بن الحسین عن جعفر بن بشیر عن ابان بن عثمان عن ابی بصیر قال سالت ابا جعفر علیہ السلام عن شھادۃ ولد الزنا تجوز؟ قال لا فقلت ان الحکم بن عتیبۃ یزعم انھا تجوز فقال اللھم لاتغفر لہ ذنبہ ماقال اللہ للحکم (انہ لذکر لك ولقومك وسوف تسئلون) فلیذھب الحکم یمینا وشمالا فواللہ لایوجد العلم الا من اھل بیت نزل علیھم جبرئیل۔

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ولد الزنا کی گواہی کے بارے میں پوچھا کہ یہ جائز ہے یا نہیں؟۔آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا حکم بن عتیبہ اس کو جائز سمجھتا ہے۔امامؑ نے فرمایا: اے اللہ اس کے گناہ پر اسے معاف نہ کرنا۔پھر فرمایا: اللہ جل جلالہ نے حکم کے بارے میں کیا خوب فرمایا ہے ﴿وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ﴾ ''اور یقیناً یہ تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے نصیحت ہے اور عنقریب تم پوچھے جاؤ گے''۔ (زخرف۔۴۴) حکم دائیں بائیں گھوم لے اللہ جل جلالہ کی قسم وہ علم صرف اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہی پائے گا جن پر جبرائیلؑ نازل ہوتا ہے۔

حدیث ④ حدثنا احمد بن محمد عن الحسن بن علی عن ابی اسحق ثعلبة عن ابی مریم قال قال ابو جعفر علیه السلام لسلمة بن کهیل والحکم بن عتیبه شرقا وغربا لن تجدا علما صحیحا الا شیئا یخرج من عندنا اهل البیت.

ابومریم نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلمہ بن کھیل اور حکم بن عتبہ کے بارے میں فرمایا: وہ دونوں مشرق ومغرب گھوم لیں حقیقی علم ہم اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ کہیں نہ پائیں گے۔

حدیث ⑤ حدثنا الفضل عن موسی بن القسم عن حماد بن عیسی عن سلیمان بن خالد قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول وسأله رجل من اهل البصرة فقال ان عثمان الاعمی یروی عن الحسن ان الذین یکتمون العلم تؤذی ریح بطونهم اهل النار قال ابوجعفر علیه السلام فهلك اذا مؤمن ال فرعون کذبوا ان ذلك من فروج الزناة ومازال العلم مکتوما قبل قتل ابن آدم فلیذهب الحسن یمینا وشمالا لایوجد العلم الا

عند(اھل بیت نزل)علیھم جبرئیل.

سلیمان بن خالد نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام کو فرماتے سنا جبکہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام سے بصرہ کے ایک آدمی نے کہا: نا بینا عثمان حسن سے روایت کرتا ہے کہ علم چھپانے والے لوگوں کے شکم کی ریح دوزخیوں کو مزید تکالیف دے گی۔آپؑ نے فرمایا: پھر تو مومن آلِ فرعون بھی مارا گیا، یہ جھوٹ ہے یہ ریح تو زانی عورتوں کی شرمگاہوں سے نکلے گی۔(پھر فرمایا)علم تو آدمؑ کے بیٹے ہابیل کے قتل سے پہلے ہی چھپا چلا آرہا ہے۔حسن دائیں بائیں گھوم لے علم صرف اہل بیتؑ سے ہی پائے گا جن پر جبرائیل نازل ہوتا تھا۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن عیسی عن الحسن بن علی بن فضال عن الحسین بن عثمان عن (یحیی الحلبی) عن ابیه عن ابی جعفر علیه السلام قال قال (له)رجل وانا عنده ان الحسن البصری یروی ان رسول الله صلی الله علیه وآله قال من کتم علما جاء یوم القیمة ملجما بلجام من النار قال کذب ویحه فاین قول الله (وقال رجل مؤمن من آل فرعون یکتم ایمانه اتقتلون رجلا ان یقول ربی الله) ثم مد بها ابوجعفر علیه السلام صوته فقال لیذهبوا حیث شاؤا اما والله لا یجدون العلم الا ھیھنا ثم سکت ساعة ثم قال ابوجعفر علیه السلام عند آل محمد۔

یحییٰ الحلبی نے اپنے باپ سے بیان کیا وہ کہتے ہیں میری موجودگی میں امام ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے ایک آدمی نے کہا کہ حسن بصری کہتا ہے رسولؐ اللہ نے فرمایا: جس شخص نے علم چھپایا اسے قیامت کے روز آگ کی لگام ڈال کر لایا جائے گا۔ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: حسن نے جھوٹ کہا اگر ایسا ہے تو اللہ کا فرمان کہاں گیا﴿وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَكْتُمُ اِیْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا

اَنۡ یَّقُوۡلَ رَبِّیَ اللّٰہُ ﴾ ''اور آل فرعون سے ایک مومن مرد نے کہا جو اپنا ایمان چھپا تا تھا کیا تم اُس مرد کو اس لئے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے''۔ **(مومن۔۲۸)** پھر ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بلند آواز سے فرمایا: وہ جہاں مرضی چلا جائے اللہ کی قسم! وہ علم صرف یہاں سے ہی پائے گا۔ پھر کچھ دیر خاموش رہے پھر ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے۔

نوادر

آلِ محمدؑ ہی علماء ہیں

**حدیث ① ** حدثنی (احمد بن محمد، عن محمد بن خالد) عن ابی البختری وسندی بن محمد عن ابی البختری عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان العلماء ورثة الانبیاء وذلك ان الانبیاء لم یورثوا درهما ولا دینارا وانما ورثوا احادیث من احادیثهم فمن أخذ شیئا منها فقد اخذ حظا وافرا فانظروا علمکم هذا عمن تأخذونه فان فینا اهل البیت فی کل خلف عدولا ینفون عنه تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتأویل الجاهلین.

ابو البختری نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء کی وراثت درہم و دینار نہیں ان کی وراثت احادیث ہیں جس نے ان میں سے کچھ حاصل کرلیا اس نے حظِ وافر پالیا۔ یہ ضرور دیکھو کہ تم علم کس سے لے رہے ہو ہم میں اہل بیت علیہ الصلوۃ والسلام ہیں جو ہر دور میں عادل رہے ہیں جو غالیوں کی تحریف، مبطلین کا فساد اور جاہلوں کی تاویل دور کرتے رہے ہیں۔

**حدیث ② ** حدثنی الحسن بن موسی الخشاب عن غیاث بن کلوب عن اسحق بن عمار عن جعفر عن ابیه علیه السلام ان رسول اللہ صلی

الله عليه وآله قال ماوجدتم فى كتاب الله فالعمل به لازم لاعذر لكم فى تركه ومالم يكن فى كتاب الله وكانت فيه سنة منى فلا عذر لكم فى ترك سنتى ومالم يكن فيه سنة منى فما قال اصحابى فخذوه فانما مثل اصحابى فيكم كمثل النجوم فبايها اخذ اهتدى وباى اقاويل اصحابى اخذتم اهتديتم واختلاف اصحابى لكم رحمة قيل يارسول الله صلى الله عليه وآله ومن اصحابك؟ قال اهل بيتى.

اسحاق بن عمار نے امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انہوں نے اپنے والدِ گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: تم اللہ کی کتاب میں جو کچھ بھی پاؤ اس پر عمل کرنا لازم ہے اسے ترک کرنے کا کوئی عذر اور بہانہ نہیں اور جو قرآن میں نہ ہو لیکن میری سنت میں موجود ہو تو میری سنت ترک کرنے کا کوئی عذر قابل قبول نہیں اور اگر کسی معاملے میں میری سنت بھی نہ ملے تو جو میرے صحابہ نے کہا وہ اپناؤ میرے صحابہ تم میں ستاروں کی طرح ہیں جس کے پیچھے بھی چلو گے ہدایت پاؤ گے اور صحابہ میں (ظاہری) اختلاف تمھارے لئے رحمت ہے۔ کسی بھی مقام پر میرے صحابہ کے پیچھے چلو گے ہدایت ہی پاؤ گے۔ پوچھا گیا یا رسولؐ اللہ آپؐ کے صحابہ کون ہیں؟ فرمایا: میرے اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

حدیث ③ حدثنا احمد بن محمد عن الحسن بن على بن فضال يرفعه إلى ابى عبدالله عليه السلام قال ان العلماء ورثة الانبياء وذلك ان الانبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما وانما ورثوا احاديث من احاديثهم فمن اخذ بشيء منها فقد اخذ حظا وافرا فانظروا علمكم هذا عمن تأخذونه فان فينا فى كل خلف عدولا ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين

وتأويل الجاهلين.

علی بن فضال ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تک مرفوع بیان کرتے ہیں کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء کی وراثت درہم و دینار نہیں بلکہ ان کی وراثت ان کی احادیث ہیں یہ ضرور دیکھو کہ علم کس سے حاصل کر رہے ہو ہم میں ہر دور میں عادل موجود رہے ہیں جو غالیوں کی تحریف مبطلین کا فساد اور جاہلوں کی تاویل دور کرتے رہے ہیں۔

حدیث ۴ حدثنا احمد بن محمد عن البرقي عن (ابي اسماعيل) ابراهيم بن الاسحق الازدي عن ابي عثمان العبدي عن جعفر عليه السلام عن ابيه عن علي عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله قراءة القرآن في الصلوة افضل من قراءة القرآن في غير الصلوة وذكر الله افضل من الصدقة والصدقة افضل من الصوم والصوم جنة ثم قال رسول الله صلى الله عليه وآله لا قول الا بعمل ولا عمل الا بنية ولا نية الا باصابة السنة.

ابوعثمان العبدی نے امام جعفر الصادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انہوں نے اپنے والد محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انہوں نے علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: نماز میں قرآن پڑھنا نماز کے علاوہ قرآن پڑھنے سے افضل ہے، اللہ کا ذکر صدقے سے افضل ہے اور صدقہ روزے سے افضل ہے اور روزہ ڈھال ہے۔ پھر رسولؐ اللہ نے فرمایا: قول عمل کے بغیر کچھ نہیں عمل نیت کے بغیر بے کار ہے اور اگر نیت سنت کے مطابق نہیں تو نیت بھی بے کار ہے۔

باب نمبر (۷)

علم کا کنواں آل محمدؑ کے پاس ہے

حدیث ① حدثنا ابراهيم بن اسحق عن عبدالله بن حماد عن صباح المزنی عن الحارث بن حصيرة عن الحكم بن عتيبة قال لقى رجل الحسين بن علی بالثعلبية وهو يريد كربلا فدخل عليه فسلم عليه فقال له الحسين عليه السلام من ای البلدان أنت؟ فقال من اهل الكوفة قال يا اهل الكوفة اما والله لو لقيتك بالمدينة لاريتك اثر جبرئيل من دارنا ونزوله على جدی بالوحی يا اخا اهل الكوفة مستقى العلم من عندنا افعلموا وجهلنا هذا مالا يكون.

حکم بن عتبہ نے بیان کیا کہ حسین بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کربلا جا رہے تھے کہ راستے میں ثعلبیہ کے مقام پر انہیں ایک آدمی ملا اس نے سلام کیا امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تم کس شہر سے ہو؟۔اس نے کہا کوفہ سے۔آپؑ نے فرمایا: اے اہل کوفہ! اگر میں تجھے مدینہ میں ملتا تو اپنے گھروں میں اپنے نانا (رسولؐ اللہ) پر وحی لے کر آنے والے جبرائیلؑ کے آثار دکھاتا۔اے اہل کوفہ! علم کا کنواں ہمارے پاس ہے یہ ناممکن ہے کہ لوگ علم رکھتے ہوں اور ہم جاہل رہ جائیں۔

حدیث ② حدثنا الهيثم النهدی الكوفی عن الحسن بن علی عن

ابن هراسة الشيباني عن شيخ من اهل الكوفة قال رايت على بن الحسين عليه السلام بمنى فقال (ممن) الرجل؟ فقلت رجل من اهل العراق فقال لى يااخا اهل العراق اما لو كنت عندنا بالمدينة لاريناك مواطن جبرئيل من دورنا استقانا الناس العلم فتريهم علموا وجهلنا.

ابن ہراسۃ الشیبانی نے کوفہ کے ایک شیخ سے روایت کیا اس نے کہا میں نے علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو منٰی کے مقام پر دیکھا آپؑ نے فرمایا: کہاں سے ہو؟۔ میں نے کہا عراق سے۔آپؑ نے فرمایا: اے عراقی بھائی! اگر تم ہمارے پاس مدینہ میں ہوتے تو میں تمہیں اپنے گھروں میں جبرائیل کے آثار و نشانات دکھاتا۔ لوگوں نے ہم سے ہی علم کی پیاس بجھائی، کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ صاحب علم بن گئے اور ہم جاہل رہ گئے؟۔

حدیث ③ حدثنا احمد بن محمد عن الحسن بن محبوب قال حدثنا يحيى بن عبدالله ابى الحسن صاحب الديلم قال سمعت جعفر بن محمد عليه السلام يقول وعنده ناس من اهل الكوفة عجبا للناس (يقولون) انهم اخذوا علمهم كله عن رسول الله صلى الله عليه وآله فعلموا به واهتدوا وبروا (وانّا) اهل بيته وذريته لم نأخذ علمه ونحن اهل بيته وذريته فى منازلنا نزل الوحى ومن عندنا خرج العلم اليهم افيرون انهم علموا واهتدوا وجهلنا نحن وضللنا؟ (ان هذا لمحال).

یحییٰ بن عبداللہ ابوالحسن الدیلمی نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے جعفر بن محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا جبکہ کوفہ کے کچھ لوگ آپؑ کے پاس موجود تھے آپؑ نے فرمایا: لوگوں پر تعجب ہے کہ انہوں نے رسولؐ اللہ سے علم حاصل کیا اور وہ عالم، ہدایت یافتہ اور نیکوکار بن گئے جبکہ ہم آپؐ کی اولاد اور اہل

بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں ہم نے کچھ حاصل نہ کیا؟۔ ہم آپ ؐ کی اولاد اور اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں ہمارے گھروں میں وحی نازل ہوتی رہی اور ہمارے ذریعے ہی ان لوگوں تک علم پہنچا۔کیا یہ سمجھتے ہیں کہ وہ تو صاحب علم وہدایت بن گئے اور ہم جاہل وگمراہ رہ گئے؟۔محال ہے ناممکن ہے۔

نوادر

حدیث ① حدثنی محمد بن الحسین عن جعفر بن بشیر والحسن بن علی بن فضال عن مثنی عن زرارۃ قال کنت قاعدا عند ابی جعفر علیہ السلام فقال(لہ) رجل من اھل الکوفۃ یسئلہ عن قول امیر المؤمنین (سلونی عما شئتم ولاتسئلونی عن شیٔ الا انباتکم بہ) فقال انہ لیس احد عندہ علم الا خرج من عند امیر المؤمنین علیہ السلام فلیذھب الناس حیث شاؤا فواللہ لیأتیھم الامر ھیھنا واشار بیدہ إلی المدینۃ۔

زرارہ نے بیان کیا کہ میں ابو جعفر علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس بیٹھا تھا کہ کوفہ کے ایک آدمی نے آپؑ سے امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمان ''تم جو چاہو مجھ سے سوال کرو اور نہیں سوال کیا گیا مجھ سے کسی شئی کے متعلق مگر یہ کہ میں نے اُس کی خبر دی'' کے بارے میں سوال کیا؟۔آپؑ نے فرمایا: جس کسی کے پاس جو بھی علم ہے وہ امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام سے ہی لیا گیا ہے۔لوگ جہاں چاہیں چلے جائیں اللہ کی قسم! اُنہیں علم کی پیاس اِسی جگہ لائے گی اور اپنے دستِ مبارک سے مدینہ کی طرف اشارہ کیا۔

باب نمبر ﴿۸﴾

جس نے اپنی رائے سے ائمۂ ہدایت سے رہنمائی لیے بغیر دین اپنایا

حدیث ① حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن النضر بن سوید عن القسم بن سلیمان عن المعلی بن خنیس عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل (ومن اضل ممن اتبع هوٰہ بغیر هدی من اللہ) یعنی من یتخذ دینہ رأیہ (بغیر امام من ائمۃ هدی).

معلیٰ بن خنیس نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا آپؑ نے اللہ کے فرمان ﴿وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ﴾ ''اور اُس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہشوں کی پیروی کی''۔ (القصص۔ ۵۰) کے متعلق فرمایا: یعنی جس نے اپنی رائے سے آئمہؑ ہدایت سے رہنمائی لیے بغیر دین اپنایا۔

حدیث ② وعنہ عن الحسین عن احمد بن محمد (بن ابی نصر) عن ابی الحسن علیہ السلام فی قولہ اللہ عزوجل (ومن اضل ممن اتبع هویہ بغیر هدی من اللہ) یعنی من اتخذ دینہ رأیہ بغیر هدی (امام) من ائمۃ الهدی.

احمد بن محمد بن ابی نصر نے بیان کیا کہ ابوالحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ط﴾ ''اور اُس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہشوں کی پیروی کی''۔ (القصص۔ ۵۰) کے متعلق فرمایا: یعنی جس نے اپنی رائے سے آئمہؑ ہدایت میں سے کسی امامؑ سے رہنمائی لیے بغیر دین اپنایا۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن الحسين عن النضر بن شعيب عن محمد بن الفضيل عن ابی حمزة الثمالی قال سالت ابا جعفر عليه السلام عن قول الله عزوجل (ومن اضل ممن اتبع هويه بغير هدى من الله) قال عنى الله بها من اتخذ دينه رأيه من غير امام من ائمة الهدى.

ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ط﴾ ''اور اُس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہشوں کی پیروی کی''۔ (القصص۔ ۵۰) کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: اس سے اللہ کا مطلب یہ ہے کہ جس نے اپنی رائے سے آئمہؑ ہدایت میں سے کسی امامؑ کی رہنمائی لیے بغیر دین اپنالیا۔

حدیث ④ حدثنا (عبدالله بن محمد عن محمد بن الحسين) عن الحجال عن غالب النحوی عن ابی عبدالله عليه السلام فی قول الله تعالى (ومن اضل ممن اتبع هويه بغير هدى من الله) قال اتخذ رأيه دينا.

غالب نحوی نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ط﴾ ''اور اُس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی

خواہشوں کی پیروی کی''۔ (القصص۔ ۵۰) کے متعلق روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد ہے جس نے اپنی رائے کو دین بنالیا۔

حدیث ⑤ حدثنا عباد بن سلیمان عن سعد بن سعد عن محمد بن فضیل عن ابی الحسن فی قول اللہ عزوجل ومن اضل ممن اتبع ھویہ بغیر ھدی من اللہ یعنی اتخذ(دینہ ھواہ) بغیر ھدی من ائمۃ الھدی.

محمد بن فضیل نے ابوالحسن علیہ الصلوۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ﴾ ''اور اُس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جس نے اللہ تعالٰی کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہشوں کی پیروی کی''۔ (القصص۔۵۰) کے بارے میں روایت کیا ہے یعنی جس نے اپنی رائے سے آئمہ ہدایت علیہ الصلوۃ والسلام کی رہنمائی لیے بغیر دین اپنالیا۔

نوادر

حدیث ① حدّثنا أحمد بن محمّد، عن أحمد بن محمّد بن أبي نصر، عن أبي الحسن علیه السلام فی قوله الله: (وَمَن أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدیً مِنَ اللهِ) یعنی: من اتخذ دینه رأیه بغیر امام من أئمة الهدی۔

ہمیں احمد بن محمد نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے انہوں نے ابوالحسن علیہ الصلوۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللهِ﴾ ''اور اُس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی خواہشوں کی پیروی کی''۔ (القصص۔٥٠) کے بارے میں روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اس کے معنی یہ ہیں کہ جس نے اپنی رائے سے آئمہ علیہ الصلوۃ والسلام ہدایت میں سے کسی سے رہنمائی لیے بغیر دین اپنالیا۔

حدیث ② حدثنا یعقوب بن یزید عن اسحق بن عمار عن احمد بن النضر عن عمرو بن شمر عن جابر بن یزید عن ابی جعفر علیه السلام انه قال من دان الله بغیر سماع عن صادق الزمه الله التیه إلی یوم القیمة.

جابر بن یزید نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: جس نے اللہ کا دین کسی صادق امام علیہ الصلوۃ والسلام سے رہنمائی لیے بغیر اپنایا اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لیے اس کے ساتھ گمراہی لگا دیتا ہے۔

باب نمبر ﴿۹﴾

آئمہؑ اور اُن کے شیعوں کے ابدان وقلوب کی تخلیق

حدیث ① حدثنا احمد بن محمد عن الحسن بن محبوب قال حدثنی شیخ من اهل المداین یسمی بشر ابن ابی عقبه عن ابی جعفر و ابی عبدالله علیه السلام قال ان الله خلق محمدا من طینة جوهرة تحت العرش و انه کان لطینة نضح فجبل طینة امیر المؤمنین علیه السلام من نضح طینة رسول الله صلی الله علیه و آله و کان لطینة امیر المؤمنین علیه السلام نضح فجبل طینتنا من نضح طینة امیر المؤمنین علیه السلام و کانت لطینتنا نضح فجبل طینة شیعتنا من نضح طینتنا فقلوبهم تحن الینا و قلوبنا تعطف علیهم تعطف الوالد علی الولد و (نحن خیر لهم وهم خیر لنا) و رسول الله صلی الله علیه و آله لنا خیر و نحن له خیر.

حسن بن محبوب نے کہا مدائن کے ایک بزرگ نے بیان کیا جس کا نام بشر بن ابی عقبہ تھا اس نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام اور ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمد علیہ الصلوۃ والسلام کو عرش کے نیچے جوہر کی مٹی سے خلق کیا امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کی طینت رسولؐ اللہ کی طینت کے باقی ماندہ سے تیار کی ہماری طینت امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کی طینت کے باقی ماندہ سے تیار کی اور ہماری طینت کے باقی ماندہ سے ہمارے شیعوں کی طینت تیار کی۔ان کے دل ہماری طرف مائل ہیں اور ہمارے دل ان پر

اس طرح شفقت کرتے ہیں جس طرح باپ بیٹے پر شفقت کرتا ہے۔ پس ہم اُن کے لیے خیر ہیں اور وہ ہمارے لیے خیر ہیں، رسولؐ اللہ ہمارے لیے خیر ہیں اور ہم اُن کے لیے خیر ہیں۔

حدیث ② حدثنا محمد بن عیسی (عثمان بن عیسی) عن ابی الحاج قال قال لی ابوجعفر علیه السلام یاابا الحجاج ان الله خلق محمدا وآل محمد من طینة علیین وخلق قلوبهم من طینة فوق ذلك وخلق شیعتنا من طینة دون علیین وخلق قلوبهم من طینة علیین فقلوب شیعتنا من ابدان آل محمد وان الله خلق عدو آل محمد من طین سجین وخلق قلوبهم من طین اخبث من ذلك وخلق شیعتهم من طین دون طین سجین وخلق قلوبهم من طین سجین فقلوبهم من ابدان اولئك وكل قلب يحن إلى بدنه.

ابوالحجاج نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اے ابوالحجاج ! اللہ تعالیٰ نے محمدؐ وآل محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی طینت کو علیین سے خلق کیا اور ان کے دل اس سے بھی اعلیٰ طینت سے خلق کئے، ہمارے شیعوں کو علیین کے علاوہ طینت سے خلق کیا اور اُن کے دلوں کو علیین کی طینت سے خلق کیا پس ہمارے شیعوں کے دل آل محمد علیہ الصلوۃ والسلام کے ابدان سے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آل محمد علیہ الصلوۃ والسلام کے دشمنوں کو سجین کی مٹی سے خلق کیا اور اُن کے دلوں کو اس سے بھی زیادہ خبیث مٹی سے خلق کیا، اُن کے پیروکاروں کو سجین کے علاوہ خبیث مٹی سے خلق کیا اور ان کے پیروکاروں کے دلوں کو سجین کی مٹی سے خلق کیا پس اُن کے پیروکاروں کے دل اُن کے ابدان سے ہیں اور ہر دل اپنے بدن کی طرف ہی جھکتا ہے۔

حدیث ③ وحدثنی احمد بن محمد عن محمد بن خالد عن ابی نشهل (قال) حدثنی محمد بن اسمعیل عن ابی حمزة الثمالی قال سمعت (ابا جعفر) علیه السلام یقول ان الله خلقنا من اعلی علیین وخلق قلوب شیعتنا مما خلقنا

منه وخلق ابدانهم من دون ذلك فقلوبهم تهوى ألينا لانها خلقت مما خلقنا (منه) ثم تلا هذه الاية (كلا ان كتاب الابرار لفى عليين وما ادراك ما عليون كتاب مرقوم يشهده المقربون وخلق عدونا من سجين وخلق قلوب شيعتهم مما خلقهم منه وابدانهم من دون ذلك فقلوبهم تهوى اليهم لانها خلقت مما خلقوا منه ثم تلا هذه الاية (كلا ان كتاب الفجار لفى سجين وما ادراك ما سجين كتاب مرقوم)۔

ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کوفرماتے ہوئے سنا: اللہ نے ہمیں اعلیٰ علیین سے خلق کیا اور ہمارے شیعوں کے دل بھی اسی سے خلق کئے جبکہ اُن کے اجسام اس کے علاوہ پاکیزہ مٹی سے خلق کیے پس اُن کے دل ہماری طرف جھکتے ہیں کیونکہ وہ بھی اسی جوہر سے خلق ہوئے ہیں جس سے ہمیں خلق کیا گیا پھر آپؑ نے یہ آیت پڑھی ﴿كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝١٨ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝١٩ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝٢٠ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝٢١﴾ ''(یہ) ہرگز نہیں (مانیں گے) یقیناً نیکوں کا نوشتہ علیین میں ہوگا۔اور تُو کیا جانے علیون کیا چیز ہے۔ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔اس پر (اللہ تعالیٰ کے) مقرب (فرشتے) حاضر رہتے ہیں''۔ (المطففین۔١٨تا٢١) (پھر امامؑ نے فرمایا) ہمارے دشمنوں کو سجین سے خلق کیا اور اُن کے پیروکاروں کے دل بھی اسی سے خلق کئے جبکہ اُن کے اجسام اس کے علاوہ خبیث مٹی سے خلق کئے پس اُن کے پیروکاروں کے دل انہی کی طرف مائل ہوتے ہیں کیونکہ ان کے پیروکاروں کے دل بھی اسی سے خلق کئے گئے ہیں جس سے انہیں خلق کیا گیا ہے پھر یہ آیت پڑھی ﴿كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ۝٧ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ۝٨ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝٩﴾ ''یقیناً بدکاروں کا نوشتہ سجین میں ہے۔اور تُو کیا جانے سجین کیا چیز ہے۔ایک کتاب ہے لکھی ہوئی''۔ (المطففین۔٧تا٩)

حدیث ④ وحدثني احمد بن محمد عن محمد بن خالد عن فضاله عن علي بن ابي حمزة عن ابي بصير عن ابي جعفر عليه السلام قال انا وشيعتنا خلقنا من طينة واحدة وخلق عدونا من طينة خبال من حماء مسنون.

ابوبصیر نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہم اور ہمارے شیعہ ایک ہی طینت سے خلق کئے گئے ہیں جبکہ ہمارے دشمن فساد و ہلاکت کی طینت اور بدبودار کیچڑ سے خلق کئے گئے۔

حدیث ⑤ حدثني العباس بن معروف عن حماد بن عيسى عن ربعي عن (رجل) علي بن الحسين عليه السلام قال ان الله تعالى خلق النبيين من طينة عليين قلوبهم وابدانهم وخلق قلوب المؤمنين من تلك الطينة وخلق ابدان المؤمنين من دون ذلك وخلق الكفار من طينة سجيين قلوبهم وابدانهم فخلط بين الطينتين فمن هذا يلد المومن الكافر ويلد الكافر المؤمن و من هيهنا يصيب المومن السيئة ومن هيهنا يصيب الكافر الحسنة فقلوب المؤمنين تحن إلى ماخلقوا منه وقلوب الكافرين تحن إلى ماخلقوا منه۔

ربعی نے ایک آدمی سے اس نے علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: اللہ نے انبیاء کے قلوب اور ابدان علیین کی طینت سے خلق کئے اور مومنوں کے قلوب اسی طینت سے خلق کئے جبکہ مومنوں کے ابدان اس کے علاوہ طینت سے خلق کئے اور کفار کے قلوب و ابدان سجین کی طینت سے خلق کئے۔ پس دونوں طینتوں کا اختلاط ہوگیا اسی وجہ سے مومن کو کافر اور کافر کو مومن جنم دیتا ہے اور اسی وجہ سے مومن برائی کر بیٹھتا ہے اور کافر اچھائی کر جاتا ہے لیکن مومنوں کے دل اسی طرف مائل ہوتے ہیں جس سے وہ بنائے گئے ہیں اور کافروں کے دل اسی طرف مائل ہوتے ہیں جس سے وہ

بنائے گئے ہیں۔

حدیث ⑥ (و)حدثنی احمد بن الحسین عن احمد بن علی بن هیثم الرازی عن ادریس عن محمد بن سنان العبدی عن جابر الجعفی قال کنت مع محمد بن علی علیه السلام فقال علیه السلام یاجابر خلقنا نحن ومحبینا من طینة واحدة بیضاء نقیة من اعلی علیین فخلقنا نحن من اعلاها وخلق محبونا من دونها فاذا کان یوم القیمة التفت العلیا بالسفلی واذا کان یوم القیمة ضربنا بایدینا إلی حجزة نبینا وضرب اشیاعنا بادیهم إلی حجزتنا فاین تری یصیر الله نبیه وذریته واین تری یصیر ذریته محبیها فضرب جابر یده علی یده فقال دخلناها ورب الکعبة ثلاثا.

جابر الجعفی نے بیان کیا کہ میں محمد بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھا آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! ہم اور ہمارے محبین اعلیٰ علیین کی سفید پاک ایک ہی طینت سے خلق کئے گئے ہیں ہم اس سے اعلیٰ طینت اور ہمارے محبین اس سے نسبتاً کم درجہ طینت سے خلق کئے گئے جب قیامت کا دن ہوگا تو اعلیٰ اسفل سے مل جائے گا اور قیامت کے روز ہم اپنے نبیؐ کا دامن تھام لیں گے اور ہمارے محبین ہمارا دامن تھام لیں گے تو اللہ تعالیٰ نبیؐ اور اُن کی ذریت اور ذریتِ نبیؐ اور ان کے پیروکاروں کو کیونکر جدا کرے گا۔جابر نے آپؑ کے دستِ مبارک پر ہاتھ رکھا اور تین مرتبہ کہا: رب کعبہ کی قسم! ہم بھی ان میں شامل ہیں۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن الحسین عن النضر بن شعیب عن عبدالغفار الجاری عن ابی عبدالله ع قال ان الله خلق المؤمن من طینة الجنة وخلق الناصب من طینة النار وقال اذا اراد الله بعبد خیرا طیب روحه

وجسده (فلا) يسمع شيئا من الخير الا عرفه ولا يسمع شيئا من المنكر الا انكره قال وسمعته يقول الطينات ثلثة طينة الانبياء والمؤمن من تلك الطينة الا ان الانبياء هم (في) صفوتها وهم الاصل ولهم فضلهم والمؤمنون الفرع من (طين) لازب كذلك لا يفرق الله بينهم وبين شيعتهم وقال طينة الناصب من حماء مسنون واما المستضعفون، فمن تراب لا يتحول مؤمن عن ايمانه ولا ناصب عن نصبه ولله المشية فيهم جمعا.

عبدالغفار جازی نے ابی عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مومن کو جنت کی مٹی سے اور ناصبی کو آگ (دوزخ) کی مٹی سے خلق کیا ہے۔ نیز فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی شخص سے بھلائی کا اراداہ کرتا ہے تو اس کی روح اور جسم کو طیّب اور پاک کر دیتا ہے پس وہ خیر کی جو بات بھی سنتا ہے اس کو پہچان لیتا ہے اور منکر اس کا انکار کر دیتا ہے۔ پھر فرمایا: طینت تین قسم کی ہیں انبیاء کی طینت، مومنین بھی اسی سے بنائے گئے ہیں لیکن انبیاء اس کی خاص اور اعلیٰ طینت سے بنائے گئے ہیں اور وہ اصل اور افضل ہیں اور مومنین اس سے چمٹنے والی طینت کی فرع ہیں اسی لئے اللہ انبیاء اور ان کے پیروکاروں میں فرق نہیں کرتا۔ پھر فرمایا! ناصبی کی طینت بدبودار کیچڑ سے ہے اور جو مستضعفون ہیں اسی مٹی سے ہیں، مومن اپنے ایمان سے اور ناصبی اپنی دشمنی و نافرمانی سے نہیں رک سکتا اور ان سب کے معاملات میں اللہ کی مشیت و مرضی موجود ہے۔

حدیث ⑧ حدثنا عمران بن موسى عن ابراهيم (بن) مهزيار عن علي بن الحسين بن سعيد عن الحسن بن محبوب الهاشمي عن حنان بن (سدير) عن ابي عبدالله ع قال ان الله عجن طينتنا وطينة شيعتنا فخلطنا بهم وخلطهم بنا فمن كان في خلقه شيء من طينتنا حن الينا فانتم والله منا.

حنان بن سدیر نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہماری اور ہمارے شیعان کی مٹی گوندھی تو ہم ان سے اور وہ ہم سے مل گئے پس جن کی طینت میں ہماری طینت کا اثر موجود ہے وہ ہماری طرف مائل ہیں۔ اللہ کی قسم! تم ہم سے ہو۔

حدیث ⑨ وعنه بهذا الاسناد عن الحسين بن سعيد عن الحسين بن ميمون عمن اخبره عن ابي عبدالله عليه الصلوة والسلام قال ان الله عزوجل خلقنا من عليين وخلق محبينا من دون ما خلقنا منه وخلق عدونا من سجين وخلق محبيهم مما خلقهم منه فلذلك يهوي كل إلى كل.

حسن بن میمون نے ایک راوی کے حوالہ سے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں علیین سے اور ہمارے محبین کو اس سے کچھ درجہ کم مٹی سے خلق کیا جبکہ ہمارے دشمنوں اور مخالفین کو سجین سے خلق کیا اور ان کے محبین کو بھی اسی سے خلق کیا اسی لئے ہمارے دشمنوں کے محبین ان کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

حدیث ⑩ حدثني عمران بن موسى عن موسى بن جعفر عن علي بن معبد عن ابراهيم بن اسحق عن الحسين بن زيد عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده عليهم السلام قال قال علي بن الحسين عليه السلام ان الله بعث جبرئيل إلى الجنة فاتاه بطينة من طينتها وبعث ملك الموت إلى الارض فجائه بطينة من طينتها فجمع الطينتين ثم قسمها نصفين فجلعنا من خير القسمين وجعل شيعتنا من طينتنا فما كان من شيعتنا مما يرغب بهم عنه من الاعمال القبيحة فذاك مما خالطهم من الطينة الخبيثة ومصيرها إلى الجنة وما كان في عدونا من بر (وصوم) وصلوة وصوم ومن الاعمال الحسنة

فذاك لما خالطهم من طينتنا الطيبة ومصيرهم إلى النار.

حسین بن زید نے جعفر بن محمد علیہ الصلوۃ والسلام سے انہوں نے اپنے والدِ گرامی علیہ الصلوۃ والسلام سے انہوں نے اپنے دادا علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو جنت میں جنت کی مٹی لانے کے لیے بھیجا تو وہ مٹی لے کر آیا اور ملک الموت کو زمین کی طرف بھیجا تو وہ زمین کی مٹی لایا ان دونوں کو ملا دیا پھر اسے دو حصوں میں تقسیم کیا ہمیں دونوں میں سے اچھی اعلیٰ قسم سے خلق کیا اور ہمارے شیعوں کو ہماری مٹی سے ہی خلق کیا ہمارے شیعوں میں جو لوگ بُرے اعمال کی طرف راغب ہو جاتے ہیں وہ ایسے لوگ ہیں جن کی مٹی میں خبیث مٹی مل گئی تھی ان کا انجام جنت ہی ہوگا اور ہمارے مخالفین میں جو نیکی، نماز، روزہ اور اعمال صالحہ کی طرف رغبت رکھتے ہیں وہ ایسے لوگ ہیں جن کی مٹی میں ہماری پاک مٹی مل گئی تھی لیکن ان کا انجام آگ (دوزخ) ہی ہے۔

حدیث ⑪ حدثنا محمد بن حماد عن اخيه احمد بن حماد عن ابراهيم بن عبد الحميد عن ابيه عن ابى الحسن الاول ع قال سمعته يقول خلق الله الانبياء والاوصياء يوم الجمعة و هو اليوم الذى اخذ الله فيه ميثاقهم وقال خلقنا نحن وشيعتنا من طينة مخزونة لايشذ منها شاذا إلى يوم القيامة.

ابراہیم بن عبد الحمید نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالحسن الاول علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور اوصیاء کو جمعہ کے روز خلق کیا اسی دن اللہ نے ان سے عہد و میثاق لیا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: ہم اور ہمارے شیعہ ذخیرہ کی ہوئی طینت سے خلق کئے گئے ہیں جس سے قیامت تک کوئی علیحدہ ہونے والا علیحدہ نہیں ہوسکتا۔

حدیث ⑫ حدثنا احمد بن موسى عن الحسن بن موسى عن على بن

حسان عن عبدالرحمن بن کثیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان اللہ عزوجل خلق محمداً صلی اللہ علیہ وآلہ وعترتہ من طینۃ العرش فلا ینقص منھم واحد ولا یزید منھم واحد.

عبدالرحمٰن بن کثیر نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمدؐ اور آپؐ کی آل علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے شیعوں کو عرش کی مٹی سے خلق کیا ان میں کوئی کمی یا اضافہ نہیں کرسکتا۔

حدیث ۱۳ حدثنا یعقوب بن یزید ومحمد بن عیسی عن زیاد (القندی) عن الفضل بن عیسی الھاشمی قال دخلت علی ابی عبداللہ علیہ السلام انا وابی عیسی فقال لہ امن قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ (سلمان رجل منا اھل البیت) فقال نعم فقال (لہ) ای من ولد عبدالمطلب فقال منا اھل البیت فقال لہ ای من ولد ابی طالب فقال منا اھل البیت فقال لہ انی لا اعرفہ فقال فاعرفہ یاعیسی فانہ منا اھل البیت ثم اوحی بیدہ إلی صدرہ ثم قال لیس حیث تذھب ان اللہ خلق طینتنا من علیین و خلق طینۃ شیعتنا من دون ذلک فھم منا وخلق طینۃ عدونا من سجین وخلق طینۃ شیعتھم من دون ذلک وھم منھم وسلمان خیر من لقمان.

فضل بن عیسیٰ الہاشمی نے بیان کیا کہ میں اور ابوعیسیٰ ابی عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئے ابوعیسیٰ نے کہا: کیا یہ رسولؐ اللہ کا فرمان ہے کہ سلمانؓ ہم اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے؟۔امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہاں!۔اس نے کہا یعنی عبدالمطلب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد سے؟۔امامؑ نے فرمایا: ہم اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے۔اس نے کہا یعنی ابوطالب کی اولاد سے؟۔امامؑ نے فرمایا: ہم اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے۔اس نے کہا مجھے اس کی معرفت نہیں۔آپؑ نے فرمایا: اے ابوعیسیٰ! اس کو پہچان لو وہ ہم اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام

سے ہے پھر آپؑ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کیااورفرمایا: جس طرف تم جار ہے ہو وہ ٹھیک نہیں اللہ تعالیٰ نے ہماری طینت علیین سے خلق کی اور ہمارے شیعوں کی طینت اس سے نسبتاً کم درجہ کی ہے اور وہ ہم ہی سے ہیں جبکہ ہمارے مخالفین کی طینت سجین سے لی گئی اور ان کے پیروکاروں کی طینت ان سے بھی حقیر ہے اور وہ انہی سے ہیں اور سلمانؓ لقمان سے افضل ہے۔

حدیث ⑭ حدثنا بعض اصحابنا عن محمد بن الحسین عن عثمان بن عیسی عن عبدالرحمن بن الحجاج قال ان الله تبارك وتعالی خلق محمدا وال محمد من طینة علیین وخلق قلوبهم من طینة فوق ذلك وخلق شیعتهم من طینة علیین وخلق قلوب شیعتهم من طینة فوق علیین.

عبدالرحمٰن بن الحجاج نے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ نے محمدؐ وآل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کو علیین کی مٹی سے خلق کیااور ان کے دلوں کو اس سے بھی اعلیٰ مٹی سے خلق کیااور ہمارے شیعوں کو علیین کی مٹی سے خلق کیااور ان کے دلوں کو اس سے اعلیٰ مٹی سے خلق کیا۔

حدیث ⑮ حدثنا احمد بن محمد بن عن البرقی عن صالح بن سهل قال قلت لابی عبدالله علیه السلام المؤمن من طینة الانبیاء قال نعم.

صالح بن سہل نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کیا مومن انبیاء کی طینت سے خلق کئے گئے ہیں؟۔امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہاں۔

حدیث ⑯ حدثنا عبدالله بن محمد عن ابراهیم بن محمد عن مسعود بن یوسف بن کلیب عن الحسن بن حماد عن فضیل بن الزبیر عن ابی جعفر علیه السلام قال یافضیل اما علمت ان رسول الله صلی الله علیه وآله قال انا

اهل بیت خلقنا من علیین وخلق قلوبنا من الذی خلقنا منه وخلق شیعتنا من اسفل من ذلك وخلق قلوب شیعتنا (من الذی خلقنا) منه وان عدونا خلقوا من سجین وخلق قلوبهم من الذی خلقوا منه وخلق شیعتهم من اسفل من ذلك وخلق قلوب شیعتهم (مما) خلقوا منه فهل یستطیع احد من اهل علیین ان یکون من اهل سجین وهل یستطیع اهل سجین ان یکونوا من اهل علیین.

فضیل بن زبیر نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اے فضیل! کیا تو جانتا ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: ہم اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام علیین سے خلق کئے گئے ہیں اور ہمارے قلوب بھی اسی مٹی سے خلق کئے گئے جس سے ہمیں خلق کیا گیا اور ہمارے شیعہ اس سے نسبتاً کم درجہ طینت سے خلق کئے گئے اور اُن کے دل بھی اسی سے خلق کئے گئے۔کیا کوئی علیین والا سجین والوں میں ہوسکتا ہے اور کوئی سجین والا علیین میں سے ہوسکتا ہے؟۔

حدیث ⑰ وعنه عن محمد بن الحسین عن الحسن بن محبوب عن سیف بن عمیرة عن ابی بکر الحضرمی عن علی بن الحسین علیه السلام انه قال (قد) اخذ الله میثاق شیعتنا معنا علی ولایتنا لا یزیدون ولا ینقصون ان الله خلقنا من طینة علیین وخلق شیعتنا من طینة اسفل من ذلك وخلق عدونا من طینة سجین وخلق اولیاءهم من طینة اسفل من ذلك.

ابوبکر الحضرمی نے علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیعوں سے ہماری ولایت کا عہد و میثاق لیا وہ اس میں اضافہ کر سکتے ہیں نہ کمی۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں علیین کی مٹی سے خلق کیا اور ہمارے شیعہ کو اس سے نچلے درجہ کی مٹی سے خلق کیا ہمارے مخالفین کو سجین کی مٹی

سے خلق کیا اور اُن کے پیروکاروں کو اس سے بھی حقیر درجہ کی مٹی سے خلق کیا۔

حدیث ⑱ وعنه، عمّن رواه، عن أحمد بن عمرو البجلي، عن ابراهيم بن عمران، عن محمّد بن سوقة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: ان الله خلقنا من طينة علّيين، وخلق قلوبنا من طينة فوق علّيين، وخلق شيعتنا من طينة أسفل من ذلك، وخلق قلوبهم من طينة علّيين، فصارت قلوبهم الينا لانّها منّا، وخلق عدوّنا من طينة سجّين، وخلق قلوبهم من طينة أسفل من سجّين، وان الله رادّ كلّ طينة الى معدنها، فرادّهم الى علّيين ورادّهم الى سجّين۔

محمد بن سوقہ نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں علیین کی مٹی سے خلق کیا ہمارے دل علیین سے بھی اعلیٰ درجے کی مٹی سے خلق کئے گئے اور ہمارے شیعوں کو اس سے نچلے درجہ کی مٹی سے خلق کیا اور ان کے دل علیین کی مٹی سے خلق کئے گئے پس ان کے دل ہماری طرف مائل ہو گئے کیونکہ وہ ہم سے ہیں۔ ہمارے دشمنوں کو سجین کی مٹی سے اور ان کے دلوں کو اس سے بھی نچلے درجہ کی مٹی سے خلق کیا۔ (پھر فرمایا) اللہ تعالیٰ ہر مٹی کو اس کی اصل کی طرف ہی لوٹاتا ہے اس نے ہمارے شیعوں کو علیین کی طرف اور ہمارے شیعوں کے دشمنوں کو سجین کی طرف لوٹا دیا۔

نوادر

حدیث ① حدثنی علی بن حسان عن علی بن عطیة الزیات یرفعه إلی امیر المؤمنین علیه السلام قال قال علی بن ابی طالب علیه السلام ان لله نهرا دون عرشه ودون النهر الذی دون عرشه نور (من) نوره وان فی حافتی النهر روحین مخلوقین روح القدس وروح من امره وان لله عشر طینات خمسة من (نفح) الجنة وخمسة من الارض وفسر الجنان وفسر الارض ثم قال مامن نبی ولا (من) ملك (الا)(و) من بعد جبله (نفخ) فیه من (احدی) الروحین وجعل النبی صلی الله علیه وآله من احدی الطینتین فقلت لابی الحسن علیه السلام ما الجبل قال الخلق غیرنا اهل البیت فان الله خلقنا من العشر الطینات جمیعا ونفخ فینا من الروحین جمیعا (فاطیبهما طیبا) وروی غیره عن ابی الصامت قال طین الجنان جنة عدن وجنة المأوی والنعیم والفردوس والخلد وطین الارض مکة والمدینة (والکوفة) وبیت المقدس والحیرة۔

علی بن عطیہ الزیات نے امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے عرش کے قریب ایک دریا ہے جبکہ اس کے قریب ایک اور دریا ہے جو اس کے نور میں سے نور ہے اور دریا کے دونوں کناروں پر دو روحیں ہیں روح القدس اور وہ روح جو اس کے امر سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس دس طرح کی مٹیاں ہیں پانچ جنت سے اور پانچ زمین سے۔ پھر

آپؑ نے بہشت اور زمین کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا پھر فرمایا: ہر نبیؑ اور فرشتے میں ان کی جبلت کے بعد ان دو روحوں میں سے ایک روح پھونکی جاتی ہے اور نبیؑ انہی میں سے ایک مٹی سے خلق کئے گئے ہیں۔(راوی کہتا ہے) میں نے ابوالحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا جبلت سے کیا مراد ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: یعنی مخلوق ہم اہل بیتؑ کی غیر ہے۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں دس کی دس مٹیوں سے خلق کیا اور ہم میں دونوں روحیں پھونکی ہیں۔

ان کے علاوہ کسی اور نے ابوصامت سے روایت کیا ہے کہ بہشت کی مٹی سے مراد: جنتِ عدن، جنت الماوٰی، النعیم، فردوس اور الخلد ہے اور زمین کی مٹی سے مراد مکہ، مدینہ، کوفہ، بیت المقدس اور حیرہ کی سرزمین ہے۔

باب نمبر (۱۰)

آئمہؑ اور اُن کے شیعوں کے اجسام وارواح کی تخلیق

حدیث ① حدثنی احمد بن محمد عن ابی یحیی الواسطی عن بعض اصحابنا قال قال ابوعبدالله علیه السلام خلقنا من علیین وخلق ارواحنا من فوق ذلك وخلق ارواح شیعتنا من علیین وخلق اجسادهم من دون ذلك فمن اجل (تلك) القرابة بیننا وبینهم قلوبهم تحن الینا.

ابویحییٰ الواسطی نے ہمارے اصحاب میں سے کسی کے حوالے سے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہم علیین سے خلق کئے گئے ہیں اور ہماری ارواح اس سے اعلیٰ درجہ سے خلق کی گئی ہیں، ہمارے شیعوں کی ارواح علیین سے خلق کی گئی ہیں اور ان کے اجسام اس سے کم درجہ طینت سے خلق کئے گئے ہیں اسی وجہ سے ہمارے اور ان کے درمیان قرابت ہے ان کے دل ہماری طرف مائل رہتے ہیں۔

حدیث ② حدثنا عمران بن موسی عن ابراهیم بن مهزیار عن (اخیه علی) عن محمد بن سنان عن اسمعیل بن جابر و کرام عن محمد بن مضارب عن ابی عبدالله علیه السلام قال ان الله جعلنا من علیین وجعل ارواح شیعتنا مما جعلنا منه ومن ثم تحن ارواحهم الینا وخلق ابدانهم من دون ذلك وخلق عدونا من سجین وخلق ارواح شیعتهم مما خلقهم منه وخلق ابدانهم من دون ذلك (ومن) ثم تهوی ارواحهم الیهم.

محمد بن مضارب نے ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں علیین سے خلق کیا اور ہمارے شیعوں کی ارواح بھی اسی سے خلق کیں جس سے ہمیں خلق کیا اسی لئے ان کی ارواح ہماری طرف مائل رہتی ہیں اور ان کے اجسام اس کے علاوہ مٹی سے خلق کئے۔ جبکہ ہمارے مخالفین کو سجین سے خلق کیا اور ان کے پیروکاروں کی ارواح بھی اسی سے خلق کیں، ان کے پیروکاروں کے اجسام اس کے علاوہ حقیر مٹی سے خلق کئے اسی لئے ان کے پیروکاروں کی ارواح انہی کی طرف مائل رہتی ہیں۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن عیسی عن محمد بن شعیب عن عمران بن اسحق الزعفرانی عن محمد بن مروان عن ابی عبداللہ ع قال سمعته یقول خلقنا الله من نور عظمته ثم صور خلقنا من طینة مخزونة مکنونة من تحت العرش فاسکن ذلك النور فیه فکنا نحن (خلقاً وبشراً) نورانیین لم یجعل لاحد فی مثل الذی خلقنا منه نصیبا وخلق ارواح شیعتنا من (طینتنا) وابدانهم من طینة مخزونة مکنونة اسفل من ذلك الطینة ولم یجعل الله لاحد فی مثل ذلك الذی خلقهم منه نصیبا الا الانبیاء والمرسلین فلذلك صرنا نحن وهم الناس وصار سائر الناس همجا (فی النار والی النار).

محمد بن مروان نے ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ میں نے آپؑ کو فرماتے سنا: اللہ نے ہمیں اپنے نورِ عظمت سے خلق کیا ہے ہماری تخلیق کی صورت گری تحتِ عرش مخزون و مکنون مٹی سے کی پھر اس میں نور بھر دیا ہم نورانی ہیں اس میں سے کسی اور کے حصے کچھ نہ آیا جس سے ہمیں خلق کیا گیا۔ ہمارے شیعوں کی ارواح ہماری مٹی سے ہی خلق کی گئیں اور ان کے اجسام اس کے علاوہ مخزون و مکنون مٹی سے خلق کئے گئے انبیاء و رسل کے علاوہ اس طینت سے کسی اور کو خلق نہیں کیا گیا جس سے ہمارے شیعوں کو خلق کیا گیا۔لہٰذا ہم بنے اور وہ لوگ بنے باقی تمام لوگ آگ میں ہی پہنچیں گے۔

باب نمبر ﴿۱۱﴾

آلِ محمدؑ کی حدیث صعب اور مستصعب ہے

حدیث ① حدثنی محمد بن الحسین بن ابی الخطاب عن محمد بن سنان عن عمار بن مروان عن المنخل عن جابر قال قال ابو جعفر علیه السلام قال رسول الله صلی الله علیه وآله ان حدیث آل محمد(عظیم) صعب مستصعب لا یؤمن به الا ملك مقرب او نبی مرسل او عبد امتحن الله قلبه للایمان فماورد علیکم من حدیث آل محمد فلانت له قلوبکم وعرفتوه فاقبلوه وما اشمازت (منه) قلوبکم وانکرتموه فردوه إلی الله والی الرسول والی العالم من آل محمد و انما الهالك ان یحدث احدکم بشیء منه لایحتمله فیقول والله ما کان هذا (شیئاً)(والانکار هوا الکفر).

جابر نے ابو جعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: آل محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی حدیث عظیم، صعب اور مستصعب ہے اس پر ایمان نہیں لاتا مگر ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ عبد جس کے دل کا ایمان کے لئے اللہ تعالیٰ نے امتحان لے لیا ہو۔(پھر فرمایا) تمہارے سامنے آل محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی کوئی حدیث ذکر کی جائے اور تمہارا دل اس کی طرف مائل ہو اور تم اسے پہچان لو تو اسے ضرور قبول کرلو اور جس سے تمہارے دل پریشان ہو جائیں، تم اسے نہ پہچانو تو اسے اللہ کی طرف، رسولؐ اللہ کی طرف اور آلِ محمد علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف لوٹا دو یقیناً وہ ہلاک ہونے والا ہے جس کے سامنے کوئی حدیث بیان کی گئی

اور وہ اسے برداشت نہ کر پائے اور کہہ دے کہ اللہ کی قسم یہ بات درست نہیں اس کا یہ انکار ہی کفر ہے۔

حدیث ④ حدثنا ابو جعفر عن علی بن الحکم عن ذریح المحاربی عن ابی حمزة الثمالی عن علی بن الحسین علیه السلام قال (سمعته یقول) ان حدیثنا صعب مستصعب لایحتمله الا نبی مرسل او ملك مقرب ومن الملائکه غیر مقرب.

ابو حمزہ الثمالی نے علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہماری حدیث صعب، مستصعب ہے اسکے متحمل نہیں ہو سکتے مگر نبی مرسل یا ملک مقرب اور غیر مقرب ملائکہ میں سے کچھ۔

حدیث ③ حدثنا ابو جعفر عن محمد بن سنان عن ابی الجارود عن ابی جعفر علیه السلام قال (سمعته یقول) ان حدیث آل محمد صعب مستصعب ثقیل مقنع اجرد ذکوان لایحتمله الا ملك مقرب او نبی مرسل او عبد امتحن الله قلبه للایمان او مدینة حصینة فاذا قام قائمنا نطق وصدقه القرآن.

ابو الجارود نے بیان کیا کہ میں نے ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث صعب، مستصعب، ثقیل مقنع (مستور)، اجرد، ذکوان (زود فہم) ہے اسکا متحمل نہیں ہو سکتا مگر ملک مقرت یا نبی مرسل یا وہ شخص جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو یا مضبوط و مستحکم شہر۔ ہم میں سے کوئی جب بھی بات کرتا ہے تو قرآن اس کی تصدیق کرتا ہے۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن الحسین عن وهیب بن حفص عن ابی

بصير قال قال ابو جعفر عليه السلام حديثنا صعب مستصعب لا يؤمن به الا ملك مقرب او نبی مرسل او (مومن) امتحن الله قلبه للايمان فما عرفت قلوبكم فخذوه وما انكرت فردوه الينا.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہماری حدیث صعب، مستصعب ہے اس پر ایمان نہیں لاتا مگر ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ مومن جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔(پھر فرمایا) جسے تمہارے دل پہچان لیں اس حدیث کو قبول کرلو جس کو تمہارے دل نہ پہچانیں اسے ہماری طرف لوٹا دو۔

حدیث ۵ حدثنا ابراهيم بن اسحق عن عبدالله حماد عن صباح المزنی عن الحارث بن (حصيرة) عن الاصبغ بن نباته عن امير المؤمنين عليه السلام قال سمعته يقول ان حديثنا صعب مستصعب خشن مخشوش فانبذوا إلى الناس نبذا فمن عرف فزيدوه ومن انكر فامسكوا لا يحتمله الا ثلاث ملك مقرب او نبی مرسل او عبد مؤمن امتحن الله قلبه للايمان.

اصبغ بن نباتہ نے بیان کیا کہ میں نے امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: ہماری حدیث صعب، مستصعب ہے اسے لوگوں میں پھیلاؤ جو اسے پہچان لے اسے مزید پہنچاؤ اور جو انکار کردے اس سے رک جاؤ اسکے متحمل نہیں ہوسکتے مگر تین لوگ ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ شخص جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔

حدیث ۶ حدثنا عبدالله بن عامر عن البرقی عن الحسين بن عثمان عن محمد بن الفضيل عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر عليه السلام قال ان حديثنا صعب مستصعب لا يؤمن به الا نبی مرسل او ملك مقرب او عبد

امتحن اللہ قلبہ للایمان فما عرفت قلوبکم فخذوہ وما انکرت قلوبکم فردوہ الینا.

ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہماری حدیث صعب، مستصعب ہے اس پر ایمان نہیں لاتا مگر نبی مرسل یا ملک مقرب یا وہ شخص جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔ جس بات کو تمہارے دل پہچان لیں اسے قبول کرلو اور تمہارے دل جس کا انکار کردیں اسے ہماری طرف لوٹا دو۔

حدیث ۷ حدثنا سلمة بن الخطاب عن محمد بن المثنی عن ابی عمران النھدی عن المفضل قال سمعت ابا عبداللہ علیہ السلام یقول حدیثنا صعب مستصعب لایحتملہ الا ملك مقرب او نبی مرسل او مؤمن امتحن اللہ قلبہ للایمان.

مفضل نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: ہماری حدیث صعب، مستصعب ہے اسکا متحمل نہیں ہوسکتا مگر ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ مومن جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔

حدیث ۸ حدثنا سلمة عن محمد بن المثنی عن ابراھیم بن ھشام عن اسمعیل بن عبدالعزیز قال سمعت ابا عبداللہ علیہ السلام یقول حدیثنا صعب مستصعب (ذکوان مُقَنَّع، لا یحتملہ الاّ ملك مقرّب أو نبی مرسل۔ قال: ثمّ قال: ما أجد أفضل من المومن الممتحن۔

اسماعیل بن عبدالعزیز نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: ہماری حدیث صعب مستصعب ذکوان (زودفہم)، مقنّع (مستور) ہے اسکا متحمل نہیں ہوسکتا مگر ملک مقرب یا نبی

مرسل۔(راوی کہتا ہے) پھر امامؑ نے فرمایا وہ شخص اپنا سکتا ہے جسے میں امتحان شدہ مومنین میں افضل پاتا ہوں۔

حدیث ⑨ حدّثنا أحمد بن الحسين بن سعيد، عن أبيه، عن منصور بن يونس، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: حديثنا صعب مستصعب ذكوان أمرد مُقَنَّع). قال: قلت: فسّر لي جعلت فداك قال: ذكوان ذكيّ أبداً قلت:(أمرد)؟ قال: طريّ أبداً. قلت: مقنّع؟ قال: مستور.

ابوبصیر نے روایت کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہماری حدیث صعب، مستصعب ذکوان، امرد، مقنع ہے۔(راوی کہتا ہے) میں نے کہا آپؑ پر قربان جاؤں! وضاحت سے مجھے بتائیے؟۔آپؑ نے فرمایا: ذکوان سے مراد زود فہم ہے۔ میں نے کہا امرد سے مراد؟۔فرمایا ہمیشہ تازہ و خوشگوار۔ میں نے کہا مقنّع؟۔فرمایا مستور ڈھانپی ہوئی۔

حدیث ⑩ حدثنا عبدالله بن محمد عن محمد بن الحسين عن عبدالرحمن بن ابي هاشم عن عمرو بن شمر (عن جابر) عن ابي جعفر عليه السلام قال ان حديثنا صعب مستصعب (اجرد) ذكوان وعر شريف كريم فاذا سمعتم منه شيئا ولانت له قلوبكم (فاحتملتموه فاحمدوا) الله عليه و ان لم (تحتملوه) ولم تطيقوه فردوه إلى الامام العالم من آل محمد صلى الله عليه وآله فانما الشقي الهالك الذي يقول والله ما كان هذا ثم قال يا جابر ان الانكار هو الكفر بالله العظيم.

جابر نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہماری حدیث صعب، مستصعب، اجرد، ذکوان اور شریف کریم ہے جب تم اس میں سے کچھ سنو اور تمہارے دل اس کی طرف مائل

ہوتے ہوں تو اس کو اپنا لو اور اللہ کی حمد بجالاؤ اور اگر تمھارے دل اس کے متحمل نہ ہوں تو آل محمدؑ کے کسی عالم امامؑ کی طرف لوٹا دو۔(پھر فرمایا) برباد ہونے والا اور بدبخت ہے وہ شخص جو کہتا ہے: اللہ کی قسم! یہ حدیث تو ہے ہی نہیں۔ پھر فرمایا: اے جابر! ہماری حدیث کا انکار کرنا اللہ کا انکا کرنا ہے۔

حدیث ⑪ حدثنا احمد بن ابراهیم عن اسمعیل بن (مهران) عن عثمان بن جبلة عن ابی الصامت قال(قال) ابو عبدالله علیه السلام (ان) حدیثنا صعب مستصعب شریف کریم ذکوان ذکی وعر لایحتمله ملك مقرب ولا نبی مرسل ولا مؤمن ممتحن قلت فمن یحتمله (جعلت فداك) قال من شئنا یااباالصامت قال ابو الصامت فظننت ان لله عبادا هم افضل من هؤلاء الثلثه.

ابی صامت نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ہماری حدیث صعب، مستصعب، شریف کریم، ذکوان اور واضح ہے اسکا متحمل نہ ہی ملک مقرب ہوسکتا ہے اور نہ ہی نبی مرسل اور نہ ہی مومن ممتحن۔ (راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں پھر کون اپنا سکتا ہے؟۔ فرمایا: اے ابوصامت! جسے ہم چاہیں۔ ابوصامت نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ اللہ کے کچھ بندے ان تینوں (یعنی ملک مقرب، نبی مرسل اور مومن ممتحن) سے افضل ہیں۔

حدیث ⑫ حدثنا احمد بن (الحسین) عن احمد بن ابراهیم عن محمد بن جمهور عن احمد بن محمد بن ابی نصر عن عیسی الفرآء عن ابی الصامت قال سمعت اباعبدالله ع یقول ان من حدیثنا مالا یحتمله ملك مقرب ولا نبی مرسل ولا عبد مؤمن قلت فمن یحتمله قال نحن نحتمله.

ابوصامت نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو فرماتے سنا: ہماری حدیث کا متحمل نہ ہی ملک

مقرب ہوسکتا ہے نہ ہی نبی مرسل ہوسکتا ہے اور نہ ہی عبد مومن۔میں نے کہا: کون اس کا متحمل ہے؟۔
فرمایا ہم۔

حدیث ⑬ حدثنا محمد بن احمد عن جعفر بن محمد بن مالك الكوفی (قال) حدثنا عباد بن یعقوب الاسدی (قال: حدثنا) محمد بن ابراهیم عن فرات بن (احنف) قال قال علی علیه السلام ان حدیثنا تشمأز منه القلوب فمن عرف فزیدوهم ومن انكر فذورهم.

فرات بن احنف نے بیان کیا علی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ہماری حدیث سے دل تنگی محسوس کرتے ہیں جو پہچان لے اسے مزید دو جو انکار کردے اسے چھوڑ دو۔

حدیث ⑭ وعنه عن جعفر بن محمد بن مالك عن یحیی بن سالم الفرا قال كان رجل من اهل الشام یخدم اباعبدالله علیه السلام فرجع إلى اهله فقالوا (له) كیف كنت تخدم اهل هذا البیت فهل اصبت منهم علما قال فندم الرجل فكتب إلى ابی عبدالله علیه السلام یسأله عن علم ینتفع به فكتب الیه ابوعبدالله علیه السلام اما بعد فان حدیثنا حدیث هیوب ذعور فان كنت تری انك تحتمله فاكتب الینا والسلام.

یحییٰ بن سالم الفراء نے بیان کیا کہ اہل شام میں سے ایک آدمی ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت کیا کرتا تھا وہ اپنے اہل خانہ کے پاس واپس گیا تو انہوں نے کہا تم اہل بیت علیہ الصلوۃ والسلام کی کیسے خدمت کرتے ہو کیا تم نے ان سے کچھ علم بھی حاصل کیا؟۔وہ آدمی شرمندہ ہو گیا اس نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو خط لکھا جس میں نفع بخش علم کے بارے میں پوچھا۔ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے اسے جواباً خط لکھا: ہماری حدیث ہیبت وڈر والی ہے اگر تم سمجھتے ہو کہ تم اسکے متحمل ہو سکتے ہو تو ہمیں خط لکھنا والسلام۔

حدیث ﴿۱۵﴾ حدثنا ابراهیم بن هاشم عن یحیی بن عمران عن یونس عن (سلیمان) بن صالح رفعه إلی ابی جعفر علیه السلام قال ان حدیثنا هذا تشمأز منه قلوب الرجال فمن اقر به فزیدوه ومن انکره فذروه انه لابد من ان تکون فتنة یسقط فیها کل بطانة وولیجة حتی یسقط (فیها) من کان یشق الشعر بشعرتین حتی لا یبقی الا نحن وشیعتنا.

وذکر ابوجعفر محمد بن الحسن انه وجد فی بعض الکتب ولم یروه بخط آدم بن علی بن آدم قال عمیر الکوفی معنی حدیثنا صعب مستصعب لا یحتمله ملك مقرب ولا نبی مرسل فهو ما رویتهم ان الله تبارك وتعالی لا یوصف ورسوله لا یوصف والمؤمن لا یوصف فمن احتمل حدیثهم فقد حدهم ومن حدهم فقد وصفهم ومن وصفهم بکمالهم فقد احاط بهم وهو (اعلم) منهم وقال (یقطع) الحدیث عمن دونه (فیُکتفی) به لانه قال صعب فقد صعب علی کل احد حیث قال صعب فالصعب لا یرکب ولا یحمل علیه لانه اذا رکب وحمل علیه فلیس بصعب۔

وقال المفضل قال ابوجعفر علیه السلام ان حدیثنا صعب مستصعب ذکوان اجرد لا یحتمله ملك مقرب ولا نبی مرسل ولا عبد امتحن الله قلبه للایمان اما الصعب فهو الذی لم یرکب بعد واما المستصعب فهو الذی یهرب منه اذا رای واما الذکوان فهو ذکاء المؤمنین واما الاجرد فهو الذی لا یتعلق به شئ من بین یدیه ولا من خلفه وهو قول الله (الله نزل احسن الحدیث) فاحسن الحدیث حدیثنا لا (یحتمل) احد من الخلائق امره بکماله

حتی یحدہ (لان) من حد شیئا فھو اکبر منہ والحمد اللہ علی التوفیق والانکار ھو الکفر.

یونس نے سلیمان بن صالح سے امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام تک مرفوع روایت کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہماری حدیث سے لوگوں کے دل تنگی محسوس کرتے ہیں جو اس کا اقرار کرے اسے مزید دو اور جو انکار کر دے اسے چھوڑ دو یقیناً کوئی نہ کوئی فتنہ بن سکتا ہے۔ اس میں ہر اہل خانہ وراز حتیٰ کہ بہت ذہین وفہیم بھی غلطی کر سکتا ہے باقی صرف ہم اور ہمارے شیعہ ہی بچیں گے۔

ابوجعفر محمد بن حسن نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے بعض کتب میں دیکھا لیکن روایت نہیں کیا۔ آدم بن علی بن آدم کے الفاظ ہیں کہ عمیر الکوفی نے کہا ''ہماری حدیث صعب، مستصعب ہے اس کا متحمل نہ ہی ملک مقرب ہو سکتا ہے اور نہ ہی نبی مرسل'' کا مطلب ہے کہ کوئی مَلَک، رسول اور مومن بھی نہیں اپنا سکتا جو اسے اپنا سکتا ہے اُن کی آپؑ نے حد بندی کر دی ہے جن کی حد بندی کی ہے ان کے اوصاف بھی بیان کئے ہیں جن کے کمال کے اوصاف بیان کئے ہیں آپؑ نے انہی کا احاطہ کیا ہے آپؑ بھی انہی میں سے ہیں ان کے علاوہ سے حدیث کو دور ہی رکھا گیا ہے اور انہی پر اکتفا کیا ہے کیونکہ آپؑ نے فرمایا حدیث صعب ہے تو آپکے فرمان کے مطابق وہ ہر ایک کے لئے صعب ہے آپؑ نے فرمایا ''صعب'' پس صعب اسے کہتے ہیں جس پر نہ سواری کی جا سکے نہ بوجھ لادا جا سکے اگر سواری ہو گئی اور بوجھ لاد دیا گیا تو وہ صعب کیسا؟۔

مفضل کہتے ہیں کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہماری حدیث صعب، مستصعب، ذکوان، اجرد ہے اسکا متحمل نہ ہی ملک مقرب ہو سکتا ہے نہ ہی نبی مرسل اور نہ ہی مومن ممتحن۔ صعب وہ ہے جس پر سواری نہ کی جا سکے۔ مستصعب وہ ہے جس کو دیکھنے والا ڈرتے ہوئے بھاگ جائے۔ ذکوان سے مراد مومنوں کی ذود فہمی ہے اور اجرد سے مراد جس کے آگے یا پیچھے سے اضافہ نہ کیا جا سکے اسی کے متعلق اللہ کا

فرمان ہے ﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحۡسَنَ الۡحَدِيۡثِ﴾ ''اللہ تعالیٰ نے احسن حدیث نازل کی''۔ (الزمر۔ ۲۳) ''احسن الحدیث سے مراد ہماری حدیث ہے''۔ مخلوقات میں سے کوئی اس کا متحمل نہیں ہوسکتا کہ جسے اس کے کمال کا حکم دیا ہو جب تک آپؑ اس کی حد بندی نہ کردیں کیونکہ جو کسی چیز کی حد بندی کرتا ہے وہ اس سے بڑا ہوتا ہے۔ اس حدیث کو اپنانے کی توفیق ملنے پر اللہ کی تعریف وشکر ضروری ہے اور اس حدیث کا انکار کفر ہے۔

حدیث ⑯ احمد بن (محمد) عن جعفر بن محمد (بن مالك) الكوفى قال حدثنا الحسن بن (حماد) الطائى عن سعد عن ابى جعفر عليه السلام قال حديثنا صعب مستصعب لايحتمله الا ملك مقرب او نبى مرسل او مؤمن ممتحن او مدينة حصينة فاذا وقع امرنا وجاء مهدينا كان الرجل من شيعتنا اجرى من ليث وامضى من سنان يطاء عدونا برجليه ويضربه بكفيه وذلك عند نزول رحمة الله وفرجه (على) العباد.

سعد نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: ہماری حدیث صعب، مستصعب ہے اس کا متحمل نہیں ہوسکتا مگر ملک مقرب یا نبی مرسل یا مومن ممتحن یا مضبوط ومستحکم شہر۔ جب ہمارا حکم واقع ہوجائے گا اور ہمارا مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام آجائے گا تو ہمارا ہر شیعہ شیر سے زیادہ طاقتور اور نیزے سے زیادہ تیز ہوجائے گا اپنے دشمن کو اپنے پاؤں تلے روندے گا اور اپنے ہاتھوں سے اسے مارے گا یہ سب اللہ کی طرف سے بندوں پر رحمت وفراوانی کے نزول کے وقت ہوگا۔

حدیث ⑰ حدّثنا محمّد بن الحسين، عن ابن سنان، عن عمّار بن مروان، عن جابر قال: قال: أبو جعفر عيه السلام: قال رسول الله عليه السلام: ان حديث آل محمّد صعب مستصعب، لا يؤمن به الا ملك مقرّب او

نبیٍّ مرسل او عبد امتحن اللہ قلبہ بالایمان، فما عرض علیکم من حدیث آل محمّد فلانت لہ قلوبکم و عرفتموہ فخذوہ، وما اشمازت قلوبکم وأنکر تموہ فردّوہ الی اللہ والی الرسول والی العالم من آل محمّد، انما الھالك أن یُحَدَّث أحدکم بشئ منہ فیقول: واللہ ما کان ھذا ء ولا واللہ ما ھذا بشيءٍ والانکار ھوا الکفر۔

جابر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث صعب، مستصعب ہے اس پر ایمان نہیں لاتا مگر ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ عبد جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے ساتھ امتحان لے لیا ہو۔(پھر فرمایا) تمہارے سامنے آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی حدیث پیش کی جائے اور تمہارے دل اس کی طرف مائل ہوں اور تم اسے پہچان لو تو اسے تھام لو، اپنا لو اور جس سے تمہارے دل تنگی محسوس کریں اور تم اسے نہ پہچانو تو اسے اللہ اس کے رسولؐ اور آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عالم کی طرف لوٹا دو۔ یقیناً وہ شخص ہلاک ہونے والا ہے جس کے سامنے حدیث بیان کی جائے اور وہ کہے اللہ کی قسم! یہ تو ہے ہی نہیں اُس کا یہ انکار کفر ہے۔

حدیث ۱۸ حدثنا (محمد) بن الحسین عن محمد بن الھیثم عن ابیہ عن ابی حمزۃ الثمالی عن ابی جعفر علیہ السلام قال (سمعتہ) یقول ان حدیثنا صعب مستصعب لایحتملہ الا ثلاث (الا) نبی مرسل او ملك مقرب او (عبد) مؤمن امتحن اللہ قلبہ للایمان ثم قال یا ابا حمزۃ الا تری انہ اختار لامرنا من الملائکۃ المقربین ومن النبیین المرسلین ومن المؤمنین الممتحنین۔

ابوحمزہ الثمالی نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہماری حدیث صعب، مستصعب ہے اسکا متحمل کوئی نہیں ہوسکتا سوائے تین لوگوں کے نبی مرسل یا ملک مقرب یا وہ مومن جس کے دل کا

اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا۔ پھر فرمایا: اے ابوحمزہ! تم دیکھتے نہیں کہ ہمار اَمر ملائکہ مقربین، مرسل انبیاء اور امتحان شدہ مومنین نے اپنالیا ہے۔

حدیث ⑲ حدثنا ابراهيم بن هاشم عن ابی عبدالله البرقی عن ابی سنان او غيرة (يرفعه) إلى ابی عبد الله عليه السلام قال ان حديثنا صعب مستصعب لا يحتمله الا صدور منيرة او قلوب سليمة و اخلاق حسنة ان الله اخذ من شيعتنا الميثاق كما اخذ على بنی آدم (حيث يقول عز و جل و اذ اخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم ذريتهم و اشهدهم على انفسهم الست بربكم قالوا بلى) فمن وفا لنا وفا الله له بالجنة و من ابغضنا و لم يؤد الينا حقنا ففی النار (خالداً مخلداً)۔

ابوعبداللہ البرقی نے ابن سنان یا اس کے علاوہ کسی کے حوالے سے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مرفوع بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہماری حدیث صعب، مستصعب ہے اسکے متحمل نہیں ہو سکتے مگر منور سینے یا قلوبِ سلیم اور اخلاقِ حسنہ۔(پھر فرمایا) اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیعوں سے میثاق لیا جس طرح بنی آدم سے ایک وعدہ لیا تھا جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا ﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰي ۚ﴾ ''اور (وہ وقت یاد کرو) جب کہ تیرے پروردگار نے اولادِ آدم کی پشتوں سے اُن کی اولاد کو لیا اور انہیں اُن کے اپنے اپنے نفس پر گواہ قرار دیا (اُن سے پوچھا) کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں انہوں نے کہا ہاں ہم گواہی دیتے ہیں''۔ (اعراف۔ ۱۷۲) پس جس نے ہمارا وعدہ پورا کیا اللہ اس سے جنت کا وعدہ پورا کرے گا جس نے ہم سے بغض رکھا اور ہمارا حق ادا نہ کیا تو وہ آگ (دوزخ) میں جائے گا اور وہاں ہمیشہ رہے گا۔

حدیث (۲۰) حدثنا عمران بن موسی و محمد بن علی وغیرہ عن هارون بن مسلم عن مسعدة بن صدقه عن جعفر عن ابیه قال (ذکر) التقیة یوما عند علی بن الحسین علیه السلام فقال والله لو علم ابوذر (ما)فی قلب سلمان لقتله ولقد اخا رسول الله صلی الله علیه وآله بینهما فما ظنکم بسایر الخلق ان علم (العلماء) صعب مستصعب لایحتمله الا نبی مرسل او ملك مقرب او عبد مؤمن امتحن الله قلبه للایمان قال وانما صار سلمان من العلماء لانه امرؤ منا اهل البیت علیهم السلام فلذلك (نسبته) الینا۔

مسعدہ بن صدقہ نے امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپؑ نے اپنے والد محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تقیّہ کا ذکر کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: اگر ابوذرؓ کو معلوم ہوتا کہ سلمانؓ کے دل میں کیا ہے تو ابوذرؓ اسے قتل کر ڈالتے۔رسولؐ اللہ نے ان دونوں میں مواخات قائم کر دی۔(پھر فرمایا) تمہارا باقی مخلوق کے بارے میں کیا خیال ہے؟۔علماء کا علم صعب، مستصعب ہے اسکا متحمل نہیں ہوسکتا مگر نبی مرسل یا ملک مقرب یا وہ مومن جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔سلمانؓ علماء میں شامل ہوگیا کیونکہ وہ ہم اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے اسی لئے اس کی نسبت ہماری طرف ہے۔

باب نمبر ﴿۱۲﴾

آل محمدؑ کا اَمر صعب اور مستصعب ہے

حدیث ① حدثنا یعقوب بن یزید عن محمد بن ابی عمیر عن منصور عن مخلد بن حمزة بن نصر عن ابی ربیع الشامی عن ابی جعفر علیه السلام قال کنت معه جالسا فرایت ان ابا جعفر علیه السلام قد قام فرفع راسه وهو یقول یاابا الربیع حدیث تمضغه الشیعة بالسنتها لا تدری ما کنهه قلت ماهو جعلنی الله فداك قال قول علی بن ابی طالب علیه السلام (ان امرنا صعب مستصعب لایحتمله الا ملك مقرب او نبی مرسل او عبد مؤمن امتحن الله قلبه للایمان) یا ابا الربیع الا(تدری) انه یکون ملك ولایکون مقربا ولایحتمله الا مقرب وقد یکون نبی ولیس بمرسل ولایحتمله الا مرسل وقد یکون مؤمن ولیس بممتحن ولایحتمله الا مؤمن قد امتحن الله قلبه للایمان.

ابو ربیع الشامی نے بیان کیا کہ میں ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھا تھا میں نے دیکھا کہ اچانک ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہو گئے اور سر اٹھا کر فرمایا: اے ابو ربیع! جو حدیث شیعہ اپنی زبانوں سے جاری کرتے ہیں تم نہیں جانتے کہ اس پر عمل پیرا ہونے کی قدرت و طاقت کون رکھتا ہے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ کون ہے؟۔ فرمایا: علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے: ہمارا امر

صعب، مستصعب ہے اسکا متحمل نہیں ہوسکتا مگر ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ مومن جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔اے ابو ربیع ! کیا تُو نہیں جانتا؟ کوئی مَلَک تو ہوتا ہے لیکن مقرب نہیں ہوتا اور ہمارا امر برداشت نہیں کرسکتا مگر ملک مقرب اور کوئی نبی تو ہوتا ہے لیکن مرسل نہیں ہوتا اور ہمارا امر برداشت نہیں کرسکتا مگر نبی مرسل اور کوئی مومن تو ہوتا ہے لیکن امتحان شدہ نہیں ہوتا اور ہمارا امر برداشت نہیں کرسکتا مگر وہ مومن جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔

حدیث ② حدثنا سلمة بن الخطاب عن القاسم بن يحيى عن جده عن ابي بصير و محمد بن مسلم عن ابي عبدالله عليه السلام قال خالطوا الناس (بما)يعرفون ودعوهم مما ينكرونه ولا تحملوا على انفسكم وعلينا ان امرنا صعب مستصعب لايحتمله الا ملك مقرب او نبي مرسل او عبد مؤمن امتحن الله قلبه للايمان.

ابوبصیر اور محمد بن مسلم نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: لوگوں سے اُن کی معرفت کے مطابق بات کرو وہ سب رہنے دو جسکا وہ انکار کریں تم اپنے نفوس اور ہم پر بوجھ نہ ڈالو۔ ہمارا امر صعب، مستصعب ہے اسکا متحمل نہیں ہوسکتا مگر ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ مومن عبد جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔

تتمّہ باب سابق

آلِ محمدؐ کا اَمر صعب اور مستصعب ہے

حدیث ① حدثنی محمد بن الحسین عن ابراهیم بن ابی البلاد عن سدیر الصیرفی قال کنت بین یدی ابی عبدالله علیه السلام اعرض علیه مسائل قد اعطانیها اصحابنا اذ خطرت بقلبی مسألة فقلت جعلت فداك مسألة خطرت (بقلبی) الساعة قال الیست فی المسائل قلت لا قال وماهی قلت قول امیر المؤمنین (ان امرنا صعب مستصعب لایعرفه الا ملك مقرب او نبی مرسل او عبد امتحن الله قلبه للایمان) فقال نعم ان من الملئكة مقربین وغیر مقربین و من الانبیاء مرسلین وغیر مرسلین ومن المؤمنین ممتحنین وغیر ممتحنین وان امر کم هذا عرض علی الملائكة فلم یقر به الا المقربون وعرض علی الانبیاء فلم یقربه الا المرسلون وعرض علی المؤمنین فلم یقربه الا الممتحنون۔

سدیر الصیرفی نے بیان کیا کہ میں ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کچھ مسائل جو ہمارے اصحاب نے پوچھے تھے پیش کر رہا تھا کہ اچانک میرے دل میں ایک سوال اٹھا میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں ایک سوال میرے دل میں ابھی پیدا ہوا ہے۔آپؑ نے فرمایا: یہ ان مسائل میں سے نہیں ہے؟۔میں نے کہا: نہیں۔فرمایا: وہ کیا سوال ہے؟۔میں نے کہا: امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان

ہے''ہمارا امر صعب، مستصعب ہے اسکی معرفت نہیں رکھتا مگر ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ مومن جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو''۔آپؑ نے فرمایا: ہاں کچھ فرشتے مقرب ہیں اور کچھ غیر مقرب کچھ انبیاء مرسل ہیں اور کچھ غیر مرسل کچھ مومن امتحان شدہ ہیں اور کچھ غیر امتحان شدہ اور ہمارا یہ امر فرشتوں پر پیش کیا گیا تو ان میں سے صرف مقرب فرشتے ہی اسے اپنانے کے لئے منتخب کئے گئے۔انبیاء پر پیش کیا گیا تو صرف مرسل انبیاء منتخب کئے گئے اور مومنوں پر پیش کیا گیا تو صرف امتحان شدہ مومن منتخب کئے گئے۔

حدیث ۲ حدثنا أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد الجوهري عن علي بن ابي حمزة عن ابي بصير عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان امرنا صعب مستصعب لا يحتمله الا من كتب الله في قلبه الايمان.

ابوبصیرہ نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارا امر صعب، مستصعب ہے اس کا متحمل نہیں ہوسکتا مگر وہ جس کے دل میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہو۔

حدیث ۳ حدثنا محمد بن عبد الحميد و ابو طالب جميعا عن حنان عن ابيه عن ابي جعفر عليه السلام (انه) قال يا ابا الفضل لقد امست شيعتنا و اصبحت على امر ما اقر به الا ملك مقرب او نبي مرسل او عبد مؤمن امتحن الله قلبه للايمان.

حنان نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اے ابوفضل! ہمارے شیعہ صبح شام ایسے امر پر مامور ہیں جس کا اقرار نہیں کرتا مگر ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ مومن عبد جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔

حدیث ۴ حدثنا محمد بن الحسین عن احمد بن محمد بن ابی نصر عن حماد بن عثمان عن فضیل عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان امرکم ھذا لا یعرفه ولا یقر به الا ثلاثة ملك مقرب او نبی مرسل او عبد مومن امتحن اللہ قلبه للایمان.

فضیل نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارے امر کو تین طرح کے لوگ پہچانتے اور اس کا اقرار کرتے ہیں ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ مومن عبد جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔

حدیث ۵ حدثنا عباس بن معروف عن حماد بن عیسی عن حریز عن الفضیل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان امرنا ھذا لا یعرفه ولا یقر به الا ثلاثة ملك مقرب او نبی مصطفی او عبد (مومن) امتحن اللہ قلبه للایمان.

فضیل نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارے اس امر کی نہ ہی کوئی معرفت رکھ سکتا ہے اور نہ ہی اس کا اقرار کرسکتا ہے مگر ملک مقرب یا نبی مصطفٰی یا وہ مومن عبد جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔

حدیث ۶ حدثنا محمد بن الحسین عن محمد بن اسلم عن ابن اذینه عن ابان بن ابی عیاش عن سلیم بن قیس قال قال امیر المؤمنین علیه السلام ان امرنا اھل البیت صعب مستصعب لا یعرفه ولا یقر به الا ملك مقرب او نبی مرسل او مؤمن نجیب امتحن اللہ قلبه للایمان.

سلیم بن قیس نے بیان کیا کہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ ہم اہل بیتؑ کا امر صعب، مستصعب ہے اس کی معرفت نہیں رکھتا اور نہ ہی اس کا اقرار کرتا ہے مگر ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ نجیب مومن جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن الحسین عن وهیب بن حفص عن ابی بصیر قال قال ابو جعفر ع ان امرنا صعب مستصعب علی الکافر لا یقر بامرنا الا نبی مرسل او ملك مقرب او عبد مومن امتحن الله قلبه للایمان.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہمارا امر کافروں پر صعب، مستصعب ہے اس کا اقرار نہیں کرتا مگر ہمارے حکم سے نبی مرسل یا ملک مقرب یا وہ مومن عبد جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے لئے امتحان لے لیا ہو۔

حدیث ⑧ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن الحسن بن الحسین اللؤلوئی عن محمد بن الهیثم عن ابیه عن ابی حمزة الثمالی قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول(انّ) امرنا صعب مستصعب لا یحتمله الا ثلاثة ملك مقرب اونبی مرسل او عبد امتحن الله قلبه للایمان ثم قال یا ابا حمزة الست تعلم (ان) فی الملائکه (مقربین وغیر مقربین) وفی النبیین مرسلین وغیر مرسلین وفی المؤمنین ممتحنین وغیر ممتحنین (قال) قلت بلی (قال) الا تری إلی (صفوة) امرنا ان الله اختار له من الملائکة مقربین ومن النبیین مرسلین ومن المومنین ممتحنین.

ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: ہمارا اَمر صعب، مستصعب ہے اسے صرف تین اپنا سکتے ہیں ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ مومن عبد جس کے دل کا اللہ نے ایمان کے

لے امتحان لے لیا۔ پھر فرمایا: اے ابوحمزہ! کیا تم جانتے نہیں؟ کہ کچھ فرشتے مقرب اور کچھ غیر مقرب ہیں کچھ انبیاء مرسل اور کچھ غیر مرسل ہیں اور کچھ مومن اللہ کی طرف سے امتحان شدہ اور کچھ غیر امتحان شدہ ہیں۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپؑ نے فرمایا: کیا تم نے ہمارے اَمر کی پاکیزگی اور اخلاص نہیں دیکھا کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں میں سے صرف مقرب فرشتے انبیاء میں سے صرف مرسلین اور مومنوں میں سے صرف امتحان شدہ مومن منتخب کئے ہیں۔

نوادر

آلِ محمدؑ کا علم پوشیدہ راز ہے

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسین عن (محمد بن سنان) عن عمار بن مروان عن جابر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان امرنا (سر فی سر و) سر مستسر وسر لا یفید الا سر وسر علی سر وسر مقنع بسر.

جابر نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارا امر پوشیدہ رکھنے کے لائق راز ہے ایسا راز ہے جسے راز ہی فائدہ دیتا ہے یہ راز در راز ہے ایسا راز ہے جو راز ہی سے ڈھکا ہوا ہے۔

حدیث ② حدثنا محمد بن احمد عن جعفر بن محمد بن مالك الکوفی قال حدثنی (احمد بن محمد عن ابی الیسر) قال حدثنی زید بن المعدل عن ابان بن عثمان قال قال (لی ابو عبداللہ) ان امرنا هذا مستور مقنع بالمیثاق من هتکه اذله الله.

ابان بن عثمان نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ہمارا امر میثاق کے ساتھ مستور اور ڈھکا ہوا ہے جس نے اس کی بے حرمتی کی اسے اللہ تعالیٰ ذلیل ورسوا کر دے گا۔

حدیث ③ وروی عن ابان بن عثمان قال قال ابو عبداللہ علیه السلام ان امرنا هذا مستور مقنع بالمیثاق ومن هتکه اذلة الله.

ابان بن عثمان نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ہمارا امر میثاق کے ساتھ مستور ہے جو اسکی

بے حرمتی کرے گا اللہ اسے ذلیل وخوار کر دے گا۔

حدیث ④ وروی عن (ابن محبوب) عن مرازم قال قال ابو عبداللہ ع (ان امرنا) هو الحق وحق الحق وهو الظاهر (وباطن الظاهر) وباطن الباطن وهو السر وسر السر وسر المستسر وسر مقنع بالسر.

مرازم نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارا اَمر حق ہے اور یہ حق کا حق ہے (جو) ظاہر بھی ہے، ظاہر کا باطن بھی اور باطن کا باطن بھی۔ یہ ایک راز ہے (بلکہ) راز کا بھی راز ہے چھپا کر رکھنے کے لائق راز ہے اور یہ ایسا راز ہے جو راز میں ہی مستور ہے۔

حدیث ⑤ حدثنا ابو محمد عن عمران بن موسى عن (موسى بن جعفر) عن على بن اسباط عن محمد بن الفضيل عن ابى حمزة الثمالى عن ابى جعفر عليه السلام قال قرأت عليه آية الخمس فقال ما كان لله فهو لرسوله وما كان لرسوله فهو لنا ثم قال لقد يسر الله على المؤمنين انه رزقهم خمسة دراهم وجعلوا لربهم واحدا واكلوا اربعة حلالا ثم قال هذا من حديثنا صعب مستصعب لا يعمل به ولا يصبر عليه الا ممتحن قلبه للايمان.

ابوحمزہ الثمالی نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ میں نے آپؑ کے سامنے خمس والی آیت پڑھی تو آپؑ نے فرمایا: جو اللہ کے لئے ہے وہ اسکے رسولؐ کے لئے بھی ہے اور جو اس کے رسولؐ کے لئے ہے وہ ہمارے لئے بھی ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے آسانی کر دی کہ اس نے انہیں پانچ درھم دیے پس وہ ان میں سے ایک درھم اپنے رب کے لیے وقف کر دیں اور باقی چار ان کے لیے حلال ہیں وہ انہیں استعمال کر لیں۔ پھر فرمایا: یہ ہماری اُن حدیثوں میں سے ہے جو صعب، مستصعب ہیں اس پر عمل اور صبر صرف وہی کر سکتا ہے جس کا دل ایمان کے لئے آزمایا جا چکا ہے۔

باب نمبر ﴿۱۳﴾

آل محمدؑ ہی ہادی ہیں

حدیث ① حدثنا یعقوب بن یزید عن ابن (ابی) عمیر عن ابن اذینہ عن برید العجلی عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ (انما انت منذر ولکل قوم ھاد) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ المنذر وفی کل زمان منا ھادٍ یدیھم إلی ما جاء بہ نبی اللہ ثم الھداۃ من بعد علی ثم الاوصیاء واحدا بعد واحد.

بریدالعجلی نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿اِنَّمَآ اَنۡتَ مُنۡذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوۡمٍ هَادٍ﴾ ''سوائے اس کے نہیں کہ تُو ایک ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے''۔ (رعد۔ ۷) کے بارے میں فرمایا: رسولؐ اللہ منذر ہیں اور ہر دور میں ہم میں سے ایک ہادی اللہ کے نبی کی لائی ہوئی شریعت کی طرف لوگوں کی راہنمائی کرتا رہا ہے۔علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہادی ورہنما ہیں پھر اوصیاء کرام یکے بعد دیگرے رہنما ہیں۔

حدیث ② (حدثنا) علی بن (الحسین بن) علی بن فضال عن ابیہ عن ابراھیم بن محمد الاشعری عن محمد بن مروان عن نجم قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول (انما انت منذر ولکل قوم ھاد) قال المنذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ والھادی علی علیہ السلام.

نجم نے روایت کیا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا ﴿اِنَّمَآ اَنۡتَ مُنۡذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوۡمٍ هَادٍ﴾ ''سوائے اس کے نہیں کہ تُو ایک ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے''۔ (رعد۔ ۷) فرمایا: منذر رسولؐ اللہ ہیں اور ھادی علیؑ ہیں۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن الحسین عن عمرو بن عثمان عن المفضل عن جابر عن ابی جعفر علیه السلام فی قول الله عزوجل (انما انت منذر ولكل قوم هاد) قال رسول الله المنذر وعلی علیه السلام الهادی.

جابر نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا آپؑ نے اللہ کے فرمان ﴿اِنَّمَآ اَنۡتَ مُنۡذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوۡمٍ هَادٍ﴾ ''سوائے اس کے نہیں کہ تُو ایک ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے''۔ (رعد۔ ۷) رسولؐ اللہ منذر اور علیؑ ہادی ہیں۔

حدیث ④ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین عن محمد بن خالد عن (ابن بکیر عن نجم) عن ابی جعفر علیه السلام، والنضر بن سوید عن یحیی الحلبی عن ایوب بن الحر عن ابی بصیر عن ابی جعفر علیه السلام فی قول الله عزوجل (انما انت منذر ولكل قوم هاد) قال رسول الله المنذر وعلی الهادی.

نجم اور ابوبصیر نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے اللہ کے فرمان ﴿اِنَّمَآ اَنۡتَ مُنۡذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوۡمٍ هَادٍ﴾ ''سوائے اس کے نہیں کہ تُو ایک ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے''۔ (رعد۔ ۷) کے بارے میں فرمایا: رسولؐ اللہ منذر اور علیؑ ھادی ہیں۔

حدیث ⑤ وعنه عن الحسین عن النصر بن سوید وفضالة عن موسی

بن بکر عن الفضیل قال سألت ابا عبداللہ علیہ السلام عن قول اللہ تبارك وتعالی (انما انت منذر ولکل قوم هاد) قال کل امام هاد للقرن الذی هو فیهم.

فضیل نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اللہ کے فرمان ﴿اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ ''سوائے اس کے نہیں کہ تُو ایک ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے''۔ (رعد۔ ۷) کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: ہر دور میں امامؑ لوگوں کے لئے ہادی ہوتا ہے۔

حدیث ⑥ وعنه عن الحسین بن سعید عن صفوان عن منصور بن حازم عن (عبدالرحیم) القصیر عن ابی جعفر علیه السلام فی قول اللہ تبارك وتعالی (انما انت منذر ولکل قوم هاد) فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله المنذر وعلی الهادی۔ (أما) واللہ ماذهبت منا ومازالت فینا إلی الساعة.

عبدالرحیم القصیر نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ ''سوائے اس کے نہیں کہ تُو ایک ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے''۔ (رعد۔ ۷) کے بارے میں بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ اللہ منذر اور علیؑ ھادی ہیں اور وہ ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہادی ہیں جو ہم میں سے گزر گئے اور جو ہم میں سے موجود ہیں (یکے بعد دیگرے) قیامت تک۔

حدیث ⑦ وعنه، عن الحسین، عن أحمد بن أبی حمزة، عن أبان بن عثمان، عن أبی مریم، عن عبداللہ بن عطا قال: سمعت أبا جعفر علیه السلام یقول فی هذه الآیة (إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ) قال: رسول اللہ علیه السلام المنذر، وبعلیؑ یهتدی المهتدون.

عبداللہ بن عطا نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس آیت ﴿اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ ''سوائے اس کے نہیں کہ تُو ایک ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے''۔ (رعد۔ ۷) کے بارے میں فرماتے سنا: رسولؐ اللہ منذر ہیں اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہدایت کے طالب ہدایت طلب کرتے ہیں۔

حدیث ⑧ (حدثنا) احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن الحسن بن محبوب عن ابي حمزة الثمالي قال سمعت اباجعفر عليه السلام يقول دعا رسول الله صلى الله عليه وآله بطهور فلما فرغ اخذ بيد على (بن ابي طالب عليه السلام) فالزمها يده ثم قال (انما انت منذر) ثم ضم (يد على بن ابي طالب) إلى صدره (و) قال (و لكل قوم هاد) ثم قال ياعلى انت اصل الدين ومنار الايمان وغاية الهدى وقائد الغر المحجلين اشهد (لك) بذلك.

ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: رسولؐ اللہ نے وضوء کے لئے پانی منگوایا جب وضوء سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ﴿اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ﴾ ''سوائے اس کے نہیں کہ تُو ایک ڈرانے والا ہے'' پھر حضرت علیؑ کے ہاتھ کو اپنے سینے سے لگا کر فرمایا ﴿وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ ''اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے'' پھر فرمایا: اے علیؑ! تم دین کی اصل، ایمان کا روشن مینار، غایت الہدیٰ اور روشن پیشانی والوں کے قائد ہو میں تمہارے ان فضائل کی گواہی دیتا ہوں۔

حدیث ⑨ حدثنا (الحسين بن محمد) عن معلى بن محمد عن محمد بن جمهور عن محمد بن اسمعيل عن سعدان عن ابي بصير (قال: قلت لابي عبدالله عليه السلام) (انما انت منذر ولكل قوم هاد) فقال رسول الله المنذر وعلى

الهادی یا ابا محمد فهل منا هاد الیوم؟ قلت بلی جعلت فداك مازال فیکم هاد من بعد هاد حتی رفعت الیك فقال رحمك الله یا ابا محمد ولو کانت اذا نزلت آیة علی رجل (ثم) مات ذلك الرجل ماتت الایة مات الکتاب ولکنه (حی یجری) فیمن بقی کما جری فیمن مضی.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے ﴿اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ ''سوائے اس کے نہیں کہ تُو ایک ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے''۔ (رعد۔۷) پڑھا تو آپؑ نے فرمایا: منذر رسولؐ اللہ اور ''ہادی'' علیؑ ہیں۔اے ابومحمد! کیا آج ہم میں سے کوئی ھادی موجود ہے؟۔میں نے کہا کیوں نہیں؟ میں آپؑ پر قربان جاؤں آپؑ میں ایک کے بعد ایک ھادی موجود رہا ہے حتیٰ کہ آج آپؑ ہیں۔فرمایا: ابومحمد! اللہ تم پر رحم کرے اگر ایسا ہوتا کہ ایک شخص پر کوئی آیت نازل ہوتی پھر اس کے مرنے کے بعد وہ آیت بھی ختم ہوجاتی تو اس طرح کتاب ہی ختم ہوگئی ہوتی لیکن وہ کتاب آج تک زندہ ہے جس طرح پہلے لوگوں میں زندہ موجود تھی۔

باب نمبر ﴿۱۴﴾

آئمہؑ ہی صادقین ہیں

حدیث ① حدثنا الحسين (بن محمد) (عن معلى بن محمد)(عن الحسن بن علی) عن احمد بن عايذ عن ابن اذينه عن بريد العجلى قال سألت ابا جعفر عليه السلام عن قول الله تعالى (يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله و كونوا مع الصادقين) قال ايانا عنى.

بریدالعجلی نے بیان کیا میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ ”اے وہ لوگوں جو ایمان لا چکے ہو تم خدا سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ“۔ (توبہ۔۱۱۹) کے بارے میں سوال کیا آپؑ نے فرمایا: اس سے ہم ہی مراد ہیں۔

حدیث ② (حدثنا الحسين بن محمد)، عن معلى بن محمد عن (الحسن) عن احمد بن محمد قال سألت الرضا عليه السلام عن قول الله تعالى (يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله و كونوا مع الصادقين) قال الصادقون الائمة (و)الصديقون بطاعتهم.

احمد بن محمد نے بیان کیا میں نے امام رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ ”اے وہ لوگوں جو ایمان لا چکے ہو تم خدا سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ“۔ (توبہ۔۱۱۹) کے بارے میں سوال کیا آپؑ نے فرمایا: صادقون ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے سچے پیروکار ہیں۔

باب نمبر ﴿۱۵﴾

ائمہؑ ہدایت اور گمراہی کے امام

حدیث ① حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن محمد بن اسمعیل عن منصور عن طلحة بن زید و محمد بن عبد الجبار بغیر هذا الاسناد یرفعه إلی طلحة بن زید عن ابی عبد اللہ علیه السلام قال قرأت فی کتاب ابی الائمة فی کتاب اللہ امامان امام الهدی و امام الضلال فاما الائمة الهدی فیقدمون امر اللہ قبل امرهم وحکم اللہ قبل حکمهم واما ائمة الضلال فانهم یقدمون امرهم قبل امر اللہ وحکمهم قبل حکم اللہ اتباعا لاهوائهم وخلافا لما فی الکتاب.

طلحہ بن زید اور محمد بن عبدالجبار نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مرفوع بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: میں نے اپنے والد گرامیؑ کی کتاب میں پڑھا ہے کہ کتاب اللہ میں دو طرح کے اماموں کا ذکر ہے امام ہدایت اور امام ضلالت وگمراہی۔ ہدایت کے امام اپنے حکم سے اللہ کا حکم اور اپنے فیصلے سے اللہ کا فیصلہ مقدم رکھتے ہیں اور گمراہی کے امام اللہ کے حکم سے اپنا حکم اور اللہ کے فیصلے سے اپنا فیصلہ اپنی مرضی اور دلی خواہشات کی پیروی اور کتاب اللہ کی مخالفت کرتے ہوئے مقدم رکھتے ہیں۔

حدیث ② حدثنا محمد بن الحسین عن محمد بن یحیی عن طلحة بن زید عن جعفر بن محمد عن ابیه علیه السلام قال قال الائمة فی کتاب اللہ

اماماں قال اللہ تبارك و تعالی (وجعلناھم ائمۃ یھدون بامرنا) لا بامر الناس یقدمون امر اللہ قبل امرھم وحکم اللہ قبل حکمھم وقال (وجعلناھم ائمۃ یدعون إلی النار) یقدمون امرھم قبل امر اللہ و حکمھم قبل حکم اللہ ویاخذون باھوائھم خلافا لما فی کتاب اللہ.

جعفر بن محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے والدگرامی سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: کتاب اللہ میں دوطرح کے اماموں کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا﴾ ”اور ہم نے انہیں امام بنایا کہ وہ ہمارے امر کے ساتھ ہدایت کرتے تھے“۔ (انبیاء۔ ۷۳) فرمایا: لوگوں کے امر سے نہیں وہ اللہ کے حکم کو اپنے حکم پر مقدم رکھتے ہیں اور اللہ کے فیصلے کو اپنے فیصلے پر مقدم رکھتے ہیں اور فرمایا ﴿وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ﴾ ”اور ہم نے انہیں ایسے امام قرار دیا جو جہنم کی طرف بلاتے ہیں“۔ (قصص۔ ۴۱) فرمایا: وہ اپنا حکم اللہ کے حکم پر مقدم کرتے ہیں اور اپنا فیصلہ اللہ کے فیصلے پر مقدم رکھتے ہیں اور وہ کتاب اللہ کے خلاف اپنی خواہشات پر عمل کرتے ہیں۔

حدیث ③ حدثنا بعض اصحابنا عن محمد بن الحسین عن صفوان ابن یحیی عن الحسین بن ابی العلا عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول ان الدنیا لاتکون الا و فیھا اماماں بر وفاجر فالبر الذی قال اللہ (وجعلناھم ائمۃ یھدون بامرنا) واما الفاجر فالذی قال اللہ (وجعلناھم ائمۃ یدعون إلی النار ویوم القیمۃ لا ینصرون).

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: دنیا میں دوطرح کے امام ہیں نیک اور فاجر۔ نیک کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا﴾ ”اور ہم نے انہیں امام بنایا کہ وہ ہمارے امر کے ساتھ ہدایت کرتے تھے“۔ (انبیاء۔ ۷۳) اور جو فاجر ہیں

ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ﴾ ''اور ہم نے انہیں ایسے امام قرار دیا جو جہنم کی طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن وہ کوئی مدد نہیں دیئے جائیں گے''۔ (قصص۔۴۱)۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن عیسی عن عثمان بن عیسی عن علی عن ابی بصیر عن ابی عبدالله علیه السلام قال لا یصلح الناس الا امام عادل وامام فاجر ان الله عزوجل یقول (وجعلناهم ائمة یهدون بامرنا) (و)قال (وجعلناهم ائمة یدعون إلی النار).

ابوبصیر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: دو طرح کے امام لوگوں کی اصلاح کرتے ہیں عادل اور فاجر۔ اللہ عز وجل فرماتا ہے ﴿وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا﴾ ''اور ہم نے انہیں امام بنایا کہ وہ ہمارے امر کے ساتھ ہدایت کرتے تھے''۔ (انبیاء۔ ۷۳) اور مزید فرمایا ﴿وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ﴾ ''اور ہم نے انہیں ایسے امام قرار دیا جو جہنم کی طرف بلاتے ہیں''۔ (قصص۔۴۱)۔

قولِ مترجم:۔ امامِ عادل کا اصلاح کرنا ظاہر اور واضح ہے لیکن کلامِ معصوم عبث نہیں ہوسکتا اس لئے امام فاجر اس طرح اصلاح کرتا ہے کہ لوگوں پر باطل اور فجور کو واضح کر دیتا ہے اور لوگ اسکو پہچان کر اسکے شر سے خود کو محفوظ کر لیتے ہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن عیسی عن الحسین بن سعید (عن عمرو عن عثمان الأعشی) عن ابی صادق عن ربیعة بن ناجد (عن علی علیه السلام) قال الائمة من قریش ابرارها ائمة ابرارها وفجارها ائمة فجارها ثم تلا هذه الایة (وجعلناهم ائمة یدعون إلی النار ویوم القیمة لاینصرون).

ربیعہ بن ناجد نے علی امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: ائمہ قریش میں سے ہیں ان کے نیک لوگ نیکوں کے اور بدلوگ بدوں کے امام ہیں پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی ﴿وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یُنْصَرُوْنَ﴾ ''اور ہم نے انہیں ایسے امام قرار دیا جو جہنم کی طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن وہ کوئی مدد نہیں دیئے جائیں گے''۔ (قصص۔ ۴۱)۔

باب نمبر ﴿۱۶﴾

ہدایت اور گمراہی کے اماموں کی پہچان

حدیث ① حدثنا احمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن عبداللہ بن غالب عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قال لمّا نزلت ھذہ الایۃ (یوم ندعو کل اناس بامامھم) قال فقال المسلمون یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الست امام الناس کلھم اجمعین (قال)فقال (رسول اللہ علیہ السلام)انا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ إلی الناس اجمعین ولکن سیکون بعدی ائمۃ علی الناس من اللہ من اھل بیتی یقومون فی الناس فیکذبون ویظلمھم ائمۃ الکفر والضلال واشیاعھم الا ومن والاھم واتبعھم وصدقھم فھو منی (ومعی) وسیلقانی الا ومن ظلمھم واعان علی ظلمھم و کذبھم فلیس منی ولا معی وانا منہ بریٔ.

جابر نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا جب یہ آیت ﴿یَوۡمَ نَدۡعُوۡا کُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمۡ ۚ﴾ ''اُس دن جب کہ ہم سب لوگوں کو اُن کے امام کے ساتھ بلائیں گے''۔ (اسراء۔۷۱)نازل ہوئی تو مسلمانوں نے کہا: یا رسولؐ اللہ! کیا آپؐ سب لوگوں کے امام نہیں؟۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا: میں سب لوگوں کی طرف اللہ کا رسولؐ ہوں لیکن میرے بعد میرے اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے اللہ کی طرف سے لوگوں کے امام بنیں گے وہ لوگوں میں کھڑے ہوں گے تو لوگ ان کو جھٹلائیں گے، کفر وگمراہی کے امام اوران کے پیروکاران پرظلم کریں گے۔خبردار! جس نے

اُن سے اپنا تعلق جوڑا، اُن کی پیروی کی اور ان کی تصدیق کی وہ مجھ سے ہے اور وہی مجھ سے ملے گا اور جس نے ان پر ظلم کیا، ان پر ظلم میں تعاون کیا اور ان کی تکذیب کی وہ نہ مجھ سے ہے نہ میرے ساتھ ہوگا میں اس سے بری ہوں۔

حدیث ۲ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن ابی وھب عن محمد بن منصور قال سألت عبدا صالحا علیہ السلام عن قول اللہ تبارك وتعالی (انما حرم ربی الفواحش ماظھر منھا ومابطن) فقال ان القرآن لہ ظھر وبطن فجمیع ما حرم فی الکتاب ھو الظاھر والباطن من ذلك ائمۃ الجور وجمیع ما احل (فی) الکتاب (و)ھو الظاھر والباطن من ذلك ائمۃ الحق.

محمد بن منصور نے بیان کیا کہ عبدالصالح امام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾ ''ماسوائے اس کے نہیں ہے کہ میرے رب نے بے حیائیوں کو وہ کھلی ہوں یا چھپی ہوں حرام کی ہیں''۔ (اعراف۔ ۳۳) کے متعلق پوچھا گیا آپؑ نے فرمایا: قرآن میں ظاہر بھی ہے اور باطن بھی وہ سب جو قرآن میں حرام ہے وہ ظاہر ہے اور اس کا باطن ظلم کے امام ہیں اور وہ سب جو قرآن میں حلال ہے وہ ظاہر ہے اور اس کا باطن حق کے امام ہیں۔

حدیث ۳ حدثنا یعقوب بن یزید عن محمد بن ابی عمیر عن ابن اذینہ عن برید العجلی عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ تبارك وتعالی (الم تر إلی الذین اوتو نصیبا من الکتاب یؤمنون بالجبت والطاغوت) فلان وفلان (ویقولون للذین کفروا ھؤلاء اھدی من الذین آمنوا سبیلا) (یقولون) لائمۃ الضلال والدعاۃ إلی النار ھؤلاء اھدی من آل محمد واولیائھم سبیلا (اولئك الذین لعنھم اللہ ومن یلعن اللہ فلن تجد لہ نصیرا

ام لهم نصيب من الملك) يعنى الامام والخلافة (فاذا لايؤتون الناس نقيرا) نحن الناس الذين عنى الله.

برید العجلی نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ کے فرمان ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ﴾ ''کیا تم نے اُن لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا کچھ حصہ دیا گیا وہ جبت اور طاغوت پر ایمان لاتے ہیں''۔ (نساء۔۵۱) کے متعلق فرمایا: اس سے مراد فلاں فلاں ہے ﴿وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا﴾ ''اور جو کافر ہو گئے اُن سے کہتے ہیں کہ یہ اُن لوگوں سے جو ایمان لائے زیادہ سیدھے راستے پر ہیں''۔ (نساء۔ ۵۱) فرمایا: یعنی وہ گمراہی کے ائمہ اور آگ کی طرف دعوت دینے والوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ لوگ آل محمدؐ اور ان کے اولیاء کی نسبت سیدھے راستے پر ہیں ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ﴾ ''یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ لعنت کرے پھر تم اس کا ہرگز کسی کو مددکرنے والا نہ پاؤ گے۔ کیا ان کے لئے سلطنت میں کچھ حصہ ہے''۔ (نساء ۵۲، ۵۳) فرمایا: یعنی امامت وخلافت میں وہ ہمارا حق غصب کر لیں گے ﴿فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا﴾ ''(اگر ہے) تو لوگوں کو کھجور کی گٹھلی کی شگاف بھر (بھی) نہ دیں گے''۔ (نساء۔ ۵۳) فرمایا: لوگوں سے مراد ہم ہی ہیں۔

حدیث ④ حدثنا احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد (عن ابی وهب) عن محمد بن منصور قال سألته عن قول الله تعالى (واذا فعلوا فاحشة قالوا وجدنا عليه آباء نا والله امرنا بها قل ان الله لا يأمر بالفحشاء اتقولون على الله مالا تعلمون) فقال ارايت احدا يزعم ان الله امر بالزنا وشرب الخمر او بشئ

من هذه المحارم؟ فقلت لا فقال ما هذه الفاحشة التي يدعون ان الله امر بها؟ فقلت الله اعلم ووليه قال فان هذه في ائمة الجور ادعوا ان الله امرهم بالايتمام بقوم لم يأمر الله بالايتمام بهم فرد الله ذلك عليهم واخبرنا انهم قد قالوا عليه الكذب فسمى الله (ذلك) منهم فاحشة.

محمد بن منصور نے روایت کیا کہ میں نے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿وَإِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ''اور جب وہ کوئی بے حیائی کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے اپنے باپ دادوں کو اسی (طریق) پر پایا تھا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی حکم دیا ہے، کہہ دو یقیناً اللہ تعالیٰ بے حیائیوں کا حکم نہیں دیا کرتا کیا تم اللہ تعالیٰ کے خلاف ایسی بات کہتے ہو جو تم نہیں جانتے''۔ (اعراف۔ ۲۸) کے بارے میں پوچھا۔آپؑ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کوئی یہ گمان کر سکتا ہے کہ زنا، شراب نوشی اور حرام کاموں کو اپنانے کا حکم اللہ نے دیا ہے؟۔(محمد بن منصور کہتا ہے) میں نے کہا نہیں۔آپؑ نے فرمایا: وہ کیا برائی ہے جس کے بارے میں ان کا دعویٰ ہے کہ اس کا اللہ نے حکم دیا ہے؟۔(محمد بن منصور کہتا ہے) میں نے کہا: اللہ اور اس کا ولی ہی بہتر جانتے ہیں۔آپؑ نے فرمایا: یہ ظلم کے امام ہیں ان کا دعویٰ ہے کہ اللہ نے قوم کو ان کی پیروی کا حکم دیا ہے جب کہ اللہ نے ان کی اطاعت کا حکم نہیں دیا۔پس اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کیا اور ہمیں خبر دی کہ وہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں اور اللہ نے ان میں اس جھوٹ کا نام فاحشہ (برائی) رکھا ہے۔

باب نمبر ﴿۱۷﴾

آلِ محمدؐ کی اطاعت ومودّت اللہ نے واجب قرار دی ہے

حدیث ﴿۱﴾ (حدثنا) محمد بن عیسی عن رجل عن ھشام بن الحکم قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام (ام یحسدون الناس علی ما اتیھم اللہ من فضلہ فقد اتینا ال ابراھیم الکتاب والحکمۃ و اتیناھم ملکا عظیما)(قال:قلت) ما ذلک الملک العظیم؟ قال فرض الطاعۃ ومن ذلک طاعۃ جھنم لھم یوم القیمۃ یاھشام.

ہشام بن الحکم نے بیان کیا کہ میں نے ابی عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ آیت پڑھنے کے بعد کہا ﴿اَمۡ یَحۡسُدُوۡنَ النَّاسَ عَلٰی مَاۤ اٰتٰىہُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ۚ فَقَدۡ اٰتَیۡنَاۤ اٰلَ اِبۡرٰہِیۡمَ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَاٰتَیۡنٰہُمۡ مُّلۡکًا عَظِیۡمًا﴾ ''کیا وہ لوگوں سے اِس پر حسد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے، یقیناً ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں بہت بڑی سلطنت دی''۔ (نساء۔ ۵۴) یہ مُلکِ عظیم کیا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: اطاعت کا فرض ہونا۔اے ہشام! اسی وجہ سے روزِ قیامت جہنم بھی اُن کا حکم مانے گی۔

حدیث ﴿۲﴾ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن حماد بن عیسی عن الحسین بن المختار عن ابی بصیر عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ تعالی (ام یحسدون الناس علی ما اتیھم اللہ من فضلہ فقد اتینا آل

ابراھیم الکتاب والحکمۃ واتیناھم ملکا عظیما) قال الطاعۃ المفروضۃ.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ کے فرمان ﴿اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا﴾ ''کیا وہ لوگوں سے اِس پر حسد کرتے ہیں جو اللہ تعالٰی نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے، یقیناً ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں بہت بڑی سلطنت دی''۔ (نساء۔ ۵۴) کے متعلق فرمایا: یہ اطاعت کا فرض ہونا ہے۔

حدیث ۳ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن محمد بن الفضیل عن ابی الحسن علیہ السلام فی قول اللہ تعالی (ام یحسدون الناس علی ما اتیھم اللہ من فضلہ) قال نحن المحسودون.

محمد بن فضیل نے ابو الحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے اللہ تعالٰی کے فرمان ﴿اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ ''کیا وہ لوگوں سے اِس پر حسد کرتے ہیں جو اللہ تعالٰی نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے''۔ (نساء۔ ۵۴) کے متعلق فرمایا: ہم ہی وہ لوگ ہیں جن سے حسد کیا جاتا ہے۔

حدیث ۴ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن القاسم بن محمد وفضالۃ بن ایوب عن ابان بن عثمان عن ابی الصباح الکنانی عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال (قال) یا ابا الصباح نحن الناس المحسودون واشار بیدہ إلی صدرہ.

ابو الصباح الکنانی نے امام ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اے ابو الصباح! ہم ہی محسود لوگ ہیں اور یہ کہتے ہوئے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔

حدیث ⑤ حدثنا یعقوب بن یزید و محمد بن الحسین عن محمد بن ابی عمیر عن ابن اذینۃ عن برید بن معاویۃ عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ تبارك وتعالی (ام یحسدون الناس علی ما اتیھم اللہ من فضلہ) فنحن الناس المحسودون علی ما اتانا اللہ (من) الامامۃ دون خلق اللہ (جمیعاً)۔

برید بن معاویہ نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے اللہ کے فرمان ﴿اَمۡ یَحۡسُدُوۡنَ النَّاسَ عَلٰی مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ﴾ ”کیا وہ لوگوں سے اِس پر حسد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے“۔ (نساء۔ ۵۴) کے متعلق فرمایا: ہم ہی وہ لوگ ہیں جن سے حسد کیا جاتا ہے کہ اللہ نے ہمیں اپنی مخلوق کے لیے امامت عطاء کی ہے۔

حدیث ⑥ (حدثنا محمد بن الحسین و یعقوب بن یزید عن ابن ابی عمیر عن عمر بن اذینہ عن برید العجلی) عن ابی جعفر علیہ السلام فی قولہ اللہ تبارك وتعالی (فقد اتینا آل ابراھیم الکتاب والحکمۃ واتیناھم ملکا عظیما) فجعلنا منھم الرسل والانبیاء والائمۃ فکیف یقرون فی ال ابراھیم وینکرون فی آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ؟ قلت (فما معنی) قولہ (واتیناھم ملکا عظیما؟) قال الملك العظیم ان جعل فیھم ائمۃ من اطاعھم اطاع اللہ ومن عصاھم عصی اللہ فھو الملك العظیم۔

برید العجلی نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿فَقَدۡ اٰتَیۡنَاۤ اٰلَ اِبۡرٰهِیۡمَ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَةَ وَاٰتَیۡنٰهُمۡ مُّلۡکًا عَظِیۡمًا﴾ ”یقیناً ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں بہت بڑی سلطنت دی“۔ (نساء۔ ۵۴) کے متعلق روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہم نے ان میں سے انبیاء ورسل اور امام بنائے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آل ابراہیم میں تو ان کا اقرار کیا جائے اور آل محمدؐ میں انکار

کر دیا جائے۔(راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا﴿وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا﴾''اور انہیں بہت بڑی سلطنت دی'' سے کیا مراد ہے؟۔فرمایا:ملك عظيم یہ ہے کہ ان میں امام بنائے جس نے ان کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی یہی عظیم حکمرانی ہے۔

حدیث ﴿ ۷ ﴾ حدثنا احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد(عن النضر بن سويد) عن يحيى الحلبى عن محمد الاحول عن حمران قال قلت له قول الله تبارك وتعالى (فقد اتينا آل ابراهيم الكتاب) فقال النبوة فقلت (والحكمة؟) قال الفهم والقضاء قلت (له: قول الله تبارك وتعالى) (واتيناهم ملكا عظيما؟) قال الطاعة.

حمران نے بیان کیا کہ میں نے (امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ﴾''یقیناً ہم نے آل ابراہیم کو عطاء کی''۔(نساء۔ ۵۴) آپؑ نے فرمایا:اس سے مراد نبوت ہے۔میں نے عرض کیا﴿وَالْحِكْمَةَ﴾''اور حکمت''؟۔فرمایا:فہم وقضاء۔میں نے عرض کیا﴿وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا﴾''اور انہیں بہت بڑی سلطنت دی'' سے کیا مراد ہے؟۔فرمایا: اطاعت۔

حدیث ﴿ ۸ ﴾ حدثنا احمد بن محمد عن صفوان عن ابن مسكان عن الحجر عن حمران عن ابى جعفر عليه السلام فى قول الله تبارك وتعالى (وممن خلقنا امة يهدون بالحق وبه يعدلون) قال هم الائمة.

حمران نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے اللہ کے فرمان﴿وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ﴾''اور جن کو ہم نے خلق کیا اُن میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو حق

کے ساتھ ہدایت کرتے ہیں اور اُسی کے مطابق عدل کرتے ہیں''۔ (اعراف۔ ۱۸۱) کے متعلق فرمایا: وہ امامؑ ہیں۔

حدیث ⑨ حدثنا ابو محمد عن عمران (بن موسی) عن موسی بن جعفر عن علی بن اسباط عن محمد بن الفضیل عن ابی حمزۃ الثمالی عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی ھذہ الایۃ (ام یحسدون الناس علی ما اتیھم اللہ من فضلہ فقد اتینا آل ابراھیم الکتاب والحکمۃ واتیناھم ملکا عظیما) قال نحن واللہ الناس الذین قال اللہ تبارك وتعالی ونحن واللہ المحسودون ونحن اھل ھذا الملك الذی یعود الینا.

ابوحمزہ الثمالی نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے اس آیت ﴿اَمۡ يَحۡسُدُوۡنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰٮهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ‌ ۚ فَقَدۡ اٰتَيۡنَاۤ اٰلَ اِبۡرٰهِيۡمَ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَاٰتَيۡنٰهُمۡ مُّلۡكًا عَظِيۡمًا﴾ کے متعلق فرمایا: اللہ کی قسم! ہم ہی وہ لوگ ہیں جن کا اللہ نے ذکر کیا ہے اللہ کی قسم! ہم ہی محسودون ہیں اور ہم ہی اس ملک حکمرانی کے مالک ہیں۔

باب نمبر ﴿۱۸﴾

اللہ نے سوال میں آل محمدؑ کو اپنے نبیؐ کے ساتھ ملا دیا ہے

حدیث ① حدثنا احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن حماد بن عيسى عن ربعي عن الفضيل عن ابي عبدالله عليه السلام في قول الله تعالى (وانه لذكر لك ولقومك وسوف تسئلون) قال الذكر القرآن ونحن قومه ونحن المسئولون.

فضیل نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ﴾ ''اور یقیناً یہ تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے نصیحت ہے، اور عنقریب تم پوچھے جاؤ گے''۔ (زخرف۔۴۴) کے متعلق فرمایا: ذکر قرآن ہے اور ہم آپؐ کی قوم ہیں اور ہم ہی مسؤل ہیں۔

حدیث ② حدثنا احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن عاصم عن ابي بصير (عن ابي عبدالله عليه السلام) في قول الله تعالى (وانه لذكر لك ولقومك وسوف تسئلون) (قال رسول الله صلى الله عليه) واهل بيته المسئولون وهو اولوا الذكر.

ابوبصیر نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ﴾ ''اور یقیناً یہ تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے نصیحت ہے، اور عنقریب تم پوچھے جاؤ

گے''۔ (زخرف۔۴۴) کے متعلق روایت کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: اہل بیت علیہم الصلوٰۃ والسلام مسؤل ہیں اور وہی اہل ذکر ہیں۔

حدیث ﴿۳﴾ حدثنا (عباد بن سليمان عن سعد بن سعد) عن صفوان بن يحيى عن ابي الحسن الرضا عليه السلام في قول الله تعالى (وانه لذكر لك ولقومك وسوف تسئلون) قال نحن هم.

صفوان بن یحیٰی نے ابوالحسن الرضا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے اللہ کے فرمان ﴿وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ﴾ ''اور یقیناً یہ تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے نصیحت ہے، اور عنقریب تم پوچھے جاؤ گے''۔ (زخرف۔۴۴) کے متعلق فرمایا: وہ قوم ہم ہی ہیں۔

حدیث ﴿۴﴾ حدثنا احمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن صفوان بن يحيى عن ابي الحسن الرضا عليه السلام (في قول الله تبارك وتعالى) (وانه لذكر لك ولقومك وسوف تسئلون) من هم؟ قال نحن.

صفوان بن یحیٰی نے ابوالحسن الرضا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا کہ اللہ کے فرمان ﴿وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ﴾ ''اور یقیناً یہ تیرے لئے اور تیری قوم کے لئے نصیحت ہے، اور عنقریب تم پوچھے جاؤ گے''۔ (زخرف۔۴۴) میں کون لوگ مراد ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: ہم۔

حدیث ﴿۵﴾ حدثنا العباس بي معروف عن حماد بن عيسى عن عمرو بن يزيد قال قال ابوجعفر عليه السلام (وانه لذكر لك ولقومك وسوف تسئلون) قال رسول الله صلى الله عليه وآله واهل بيته اهل الذكر وهم المسئولون.

عمر بن یزید نے بیان کیا کہ اللہ کے فرمان ﴿وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ﴾ کے متعلق ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: رسولؐ اللہ اور آپؐ کے اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام اہل ذکر ہیں اور وہی مسؤل ہیں۔

حدیث ⑥ حدثنا یعقوب بن یزید عن ابن ابی عمیر عن ابن اذینة عن برید بن معاویة عن ابی جعفر علیه السلام فی قول الله تبارك وتعالی (وانه لذکر لك ولقومك وسوف تسئلون) قال (الذکر القرآن ونحن قومه) ونحن المسئولون.

برید بن معاویہ نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۖ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ﴾ کے متعلق فرمایا: ذکر سے مراد قرآن ہے اور آپؐ کی قوم ہم ہیں اور ہم ہی مسؤل ہیں۔

باب نمبر ﴿۱۹﴾

ائمہ آل محمدؐ ہی اہل ذکر ہیں

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسین عن محمد بن اسمعیل عن منصور بن یونس عن ابی بکر الحضرمی قال کنت عند ابی جعفر علیہ السلام ودخل علیہ الورد اخو الکمیت فقال جعلنی اللہ فداك اخترت لك سبعین مسألة مایحضرنی مسألة واحدة منها قال ولا واحدة یاورد؟ قال بلی قد حضرنی واحدة قال وماھی؟ قال قول اللہ تبارك وتعالی (فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون) قال یاورد امرکم اللہ تبارك وتعالی ان تسئلونا ولنا ان شئنا اجبناکم وان شئنالم نجبکم.

ابوبکر حضرمی نے بیان کیا کہ میں ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس موجود تھا کہ کمیت کا بھائی وردآپؑ کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں میں نے آپؑ سے پوچھنے کے لئے ستر سوال تیار کئے تھے اور اب ایک بھی یاد نہیں آرہا۔آپؑ نے فرمایا: کیا ایک بھی نہیں؟۔اس نے کہا: ہاں ایک یاد آیا: آپؑ نے فرمایا وہ کیا؟۔اس نے کہا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿فَسۡـَٔلُوۡۤا اَہۡلَ الذِّکۡرِ اِنۡ کُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ﴾ ''پس اگر تم نہیں جانتے ہوتو اہلِ ذکر سے پوچھو''۔(نحل۔۴۳) آپؑ نے فرمایا: اے ورد! اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم ہم سے سوال کرو۔ہماری مرضی ہے کہ ہم جواب دیں یا نہ دیں۔

حدیث ② حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن علی الوشا عن ابی

الحسن الرضا علیه السلام قال سمعته یقول قال علی بن الحسین علیه السلام علی الائمة من الفرض مالیس علی شعیتهم وعلی شیعتنا مالیس علینا امرهم الله ان یسئلونا فقال (فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون) فامر هم ان یسالونا ولیس علینا (الجواب) ان شئنا اجبنا وان شئنا امسکنا۔

حسن بن علی الوشا نے بیان کیا کہ میں نے ابوالحسن الرضا علیہ الصلوٰۃ والسلام کوفرماتے سنا کہ علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ ایک فرض ہے جو شیعوں کے ذمہ نہیں اور ان کے شیعوں پر ایک فرض ہے جو ہمارے ذمہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں حکم دیتا ہے کہ وہ ہم سے سوال کریں۔ پھر فرمایا ﴿فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ''پس اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہلِ ذکر سے پوچھو''۔ (نحل۔ ۴۳) انہیں ہم سے سوال کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور جواب دینا ہم پر لازم نہیں ہم چاہیں جواب دیں چاہیں تو نہ دیں۔

حدیث ③ حدثنا احمد بن محمد عن احمد بن (محمد بن) ابی نصر قال کتبت إلی الرضا علیه السلام کتابا فکان فی بعض ما کتب الیه قال الله عزوجل (فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون) وقال الله (وما کان المؤمنون لینفروا کافة فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین ولینذروا قومهم اذا رجعوا الیهم لعلهم یحذرون) فقد فرضت علیکم المسألة ولم یفرض علینا الجواب (قال) قال الله عزوجل (فان لم یستجیبوا لك فاعلم انما یتبعون اهوائهم ومن اضل ممن اتبع هواه بغیر هدی من الله)۔

احمد بن محمد بن ابی نصر نے بیان کیا میں نے امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام کو خط لکھا اس خط میں ایک بات یہ تھی کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ﴿فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ''پس اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہلِ ذکر سے پوچھو''۔ (نحل۔ ۴۳) اور اللہ نے یہ بھی فرمایا ﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ﴾ ''اور مومنوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ سب کے سب (گھروں سے) نکل پڑیں پس اِن کے لئے ہر بڑے گروہ میں سے ایک ایک چھوٹا سا جتھا اِس غرض سے کیوں نہیں نکلتا کہ وہ دین کا علم حاصل کریں اور جب وہ اپنی قوم میں لوٹ کر آئیں تو اُن کو ڈرائیں تاکہ وہ (برائی سے) بچیں''۔ (توبہ۔ ۱۲۲) آپؑ نے فرمایا سوال کرنا تم پر فرض ہے اور جواب دینا ہم پر فرض نہیں کیا گیا۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؕ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ﴾ ''اگر وہ تمھاری (بات) نہ مانیں تو جان لو ماسوائے اس کے نہیں کہ وہ اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں، اور اُس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت چھوڑ کر اپنی خواہشوں کی پیروی کی''۔ (قصص۔ ۵۰)

حدیث ④ حدثنا احمد بن محمد عن ابن ابی عمیر عن هشام بن سالم قال سألت ابا عبدالله علیه السلام عن قول الله تعالی (فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون) من هم؟ قال نحن قال قلت علینا ان نسالکم؟ قال نعم قلت علیکم ان تجیبونا؟ قال ذلك الینا.

ہشام بن سالم نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ کے متعلق سوال کیا: وہ کون ہیں؟ ۔آپؑ نے فرمایا: ہم۔ میں

نے کہا: کیا ہمارے لیے لازم ہے کہ آپؑ سے سوال کریں؟۔فرمایا: ہاں!۔میں نے کہا: کیا آپؑ پر لازم ہے کہ آپؑ ہمیں جواب دیں؟۔فرمایا: یہ ہماری مرضی ہے۔

حدیث ۵ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن الحسن بن علی بن فضال عن ثعلبة عن زرارة عن ابی جعفر علیه السلام فی قول الله تعالی (فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون) (من هم؟) قال نحن قلت فمن المامورون بالمسألة؟ قال انتم قال قلت فانا نسئلك كما امرنا؟ وقد ظننت انه لا يمنع منی اذا اتيته من هذا الوجه قال فقال انما امرتم ان تسئلونا و ليس لكم علينا الجواب انما ذلك الينا.

زرارہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو جعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ﴾ "پس اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہلِ ذکر سے پوچھو"۔ (نحل۔ ۴۳) کے متعلق سوال کیا کہ اس سے مراد کون ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا: ہم ہیں۔(راوی کہتا ہے میں نے کہا) سوال کرنے کا حکم کن کو ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: تمھیں۔(راوی کہتا ہے) میں نے کہا جیسے ہمیں حکم ہے کہ ہم آپؑ سے سوال کریں میرا خیال تھا کہ جب میں آپؑ کے پاس اس فرض سے آؤں گا تو آپؑ انکار نہیں کریں گے۔آپؑ نے فرمایا: تمہیں سوال کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور تمہیں جواب دینا ہم پر لازم نہیں یہ ہماری مرضی ہے۔

حدیث ۶ حدثنا يعقوب بن يزيد عن ابن ابی عمير عن هشام بن سالم عن زرارة قال سئلت اباعبدالله عن قول الله تعالى (فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون) من هم؟ قال نحن هم قال قلت علينا ان نسالكم قال نعم قلت فعليكم ان تجيبونا؟ قال ذاك الينا.

زرارہ نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا ﴿فَسۡـَٔلُوۡۤا اَہۡلَ الذِّکۡرِ اِنۡ کُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ﴾ ''پس اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہلِ ذکر سے پوچھو''۔ (نحل۔ ۴۳) یہ اہل ذکر کون ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا: وہ ہم ہیں۔(راوی کہتا ہے) میں نے کہا کیا آپؑ سے سوال کرنا ہم پر لازم ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: ہاں۔(راوی کہتا ہے) میں نے کہا ہمیں جواب دینا آپؑ پر بھی لازم ہے؟۔فرمایا: یہ ہماری مرضی ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن الحسين عن صفوان عن (معلى ابى عثمان) عن معلى بن خنيس عن ابى عبدالله عليه السلام في قول الله عزوجل (فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لاتعلمون) قال هم آل محمد فعلى الناس ان يسئلوهم وليس عليهم ان يجيبوا ذلك اليهم ان شاؤوا اجابوا وان شاؤوا لم يجيبوا.

معلیٰ بن خنیس نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے اللہ کے فرمان ﴿فَسۡـَٔلُوۡۤا اَہۡلَ الذِّکۡرِ اِنۡ کُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ﴾ ''پس اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہلِ ذکر سے پوچھو''۔ (نحل۔ ۴۳) کے متعلق فرمایا: وہ اہل ذکر آل محمدؐ ہیں لوگوں پر لازم ہے کہ وہ ان سے سوال کریں اور ان پر لازم نہیں کہ وہ جواب دیں یہ ان کی مرضی ہے چاہیں تو جواب دے دیں چاہیں تو نہ دیں۔

حدیث ⑧ حدثنا محمد بن الحسين عن الحسن بن على بن فضال عن ثعلبة عن زرارة (و)عن احمد بن موسى عن على بن اسمعيل عن صفوان بن يحيى عن ابى الحسن عليه السلام قال: قلت (له) يكون الامام يسئل عن الحلال والحرام ولايكون عنده فيه شئ؟ قال لا (فقال) قال الله تعالى (فاسئلوا اهل الذكر) هم الائمة (ان كنتم لاتعلمون) قلت من هم؟ قال نحن قلت فمن المأمور بالمسألة؟ قال انتم قلت فانا نسئلك؟ وقد رمت انه

لایمنع منی اذا اتیته من هذا الوجه فقال انما امرتم ان تسئلوا ولیس علینا الجواب انما ذلك الینا.

صفوان بن یحییٰ نے بیان کیا کہ میں نے ابوالحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا: امام سے حلال وحرام کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو اس کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا؟ آپؑ نے فرمایا: نہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ''پس اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہلِ ذکر سے پوچھو''۔ (نحل۔ ۴۳) یہ اہل ذکر ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا وہ کون ہیں؟ فرمایا ہم۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا سوال کرنے کا حکم کس کو ہے؟ فرمایا: تم کو۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا تو ہم آپؑ سے سوال کریں میں نے خیال کیا کہ جب میں آپؑ کے پاس اس غرض سے آؤں گا تو آپؑ منع نہیں کریں گے؟ آپؑ نے فرمایا: تمہیں سوال کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور جواب دینا ہم پر لازم نہیں یہ ہماری مرضی ہے۔

حدیث ⑨ حدثنا السندی بن محمد عن عاصم بن حمید عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیه السلام فی قول الله تعالی (فسالوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون) قال نحن اهل الذکر ونحن المسئولون.

محمد بن مسلم نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے اللہ کے فرمان ﴿فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ''پس اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہلِ ذکر سے پوچھو''۔ (نحل۔ ۴۳) کے متعلق فرمایا: ہم اہل ذکر ہیں اور ہم ہی سے سوال کئے جاتے ہیں۔

حدیث ⑩ حدثنا محمد بن الحسین و محمد بن عبد الجبار عن الحسن بن علی بن فضال عن ثعلبة عن بعض اصحابنا عن محمد بن مروان عن الفضیل بن یسار عن ابی جعفر علیه السلام فی قول الله (فسئلوا اهل الذکر

ان کنتم لا تعلمون) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واھل بیتہ ھم اھل الذکر وھم الائمۃ.

فضیل بن یسار نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے اللہ کے فرمان ﴿فَسْئَلُوٓا اَھْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ کے متعلق فرمایا: رسولؐ اللہ اور اہل بیتؑ ہی اہل ذکر اور ائمہ ہیں۔

حدیث ⑪ حدثنا احمد بن موسی عن الحسن بن موسی الخشاب عن علی بن حسان عن عبدالرحمن بن کثیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ تعالی (فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون) قال الذکر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ونحن اھلہ ونحن المسئولون.

عبدالرحمان بن کثیر نے ابی عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے اللہ کے فرمان ﴿فَسْئَلُوٓا اَھْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ''پس اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہلِ ذکر سے پوچھو''۔ (نحل۔ ۴۳) کے متعلق فرمایا: محمدؐ ذکر اور ہم آپؐ کے اہل ہیں اور ہم ہی مسؤل ہیں۔

حدیث ⑫ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن سلیمان بن جعفر الجعفری قال سمعت ابا الحسن علیہ السلام یقول فی قول اللہ تعالی (فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون) قال نحن ھم.

سلیمان بن جعفر الجعفری نے روایت کیا کہ میں نے ابوالحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا آپؑ نے اللہ کے فرمان ﴿فَسْئَلُوٓا اَھْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ''پس اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہلِ ذکر سے پوچھو''۔ (نحل۔ ۴۳) کے متعلق فرمایا: وہ ہم ہی ہیں۔

حدیث ⑬ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن علی بن النعمان عن محمد بن مروان عن الفضیل عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ تعالی (فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ والائمة ھم اھل الذکر (وانہ لذکر لک ولقومک وسوف تسئلون) قال نحن قومہ ونحن المسئولون.

فضیل نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے اللہ کے فرمان ﴿فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ کے متعلق فرمایا: رسولؐ اللہ اور ائمہؑ ہی اہل الذکر ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ﴾ ''پس یہ آپؐ اور آپؐ کی قوم کے لئے ذکر ہے اورتم لوگ عنقریب پوچھے جاؤ گے''۔(زخرف۔۴۴) آپؑ نے فرمایا: ہم ہی آپؐ کی قوم ہیں اور ہم ہی مسؤل ہیں۔

حدیث ⑭ حدثنا یعقوب بن یزید ومحمد بن الحسین عن محمد بن ابی عمیر عن عمر بن اذینة عن برید بن معاویة عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت قول اللہ عزوجل (فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعملون) قال الذکر القرآن ونحن المسئولون.

برید بن معاویہ نے بیان کیا کہ میں نے امام ابی جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ کا ذکر کیا آپؑ نے فرمایا: قرآن ذکر اور ہم مسؤل ہیں۔

حدیث ⑮ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن صفوان عن ابی عثمان عن المعلی بن خنیس عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ

تعالی (فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون) قال ھم آل محمد۔ فذکرنا له حدیث الکلبی انه قال ھی فی اھل الکتاب قال فلعنه و کذبه.

معلیٰ بن خنیس نے ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے اللہ کے فرمان ﴿فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ کے متعلق فرمایا: وہ آل محمدؑ ہیں۔

ہم نے آپؑ سے کلبی کی حدیث ذکر کی آپؑ نے فرمایا: یہ صرف اہل کتاب میں ہے آپؑ نے اس پر لعنت کی اور اس کی تکذیب کی۔

حدیث ⑯ حدثنا احمد بن محمد (عن الحسین بن سعید) عن عبداللہ بن مسکان عن بکیر عمن رواہ عن ابی جعفر علیه السلام فی قول اللہ تعالی (فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون) قال نحن قلت نحن المأمورون ان نسئلکم؟ قال نعم وذاك الینا ان شئنا اجبنا و ان شئنا لم نجب.

بکیر نے ایک راوی سے انہوں نے ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے اللہ کے فرمان ﴿فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ کے بارے میں فرمایا: وہ ہم ہیں۔(راوی کہتا ہے) میں نے کہا ہمیں آپؑ سے سوال کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟۔فرمایا: ہاں اور یہ ہماری مرضی ہے ہم چاہیں تو جواب دیں چاہیں تو نہ دیں۔

حدیث ⑰ حدثنا السندی بن محمد عن علا عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیه السلام قال قلت له ان من عندنا یزعمون ان قول اللہ تعالی (فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون) انھم الیھود والنصاری قال اذا یدعونھم إلی دینھم ثم اشار بیدہ إلی صدرہ فقال نحن اھل الذکر ونحن المسئولون.

محمد بن مسلم نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ میں نے آپؑ سے عرض کیا: ہم میں کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ کے فرمان ﴿فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ﴾ سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں۔آپؑ نے فرمایا: کیا وہ اپنے دین کی طرف بلاتے ہیں۔پھر آپؑ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ہم ہی اہل ذکر ہیں اور ہم ہی مسؤل ہیں۔

حدیث ⑱ حدثنا احمد بن الحسن بن علی بن فضال عن عمرو بن سعید عن مصدق بن صدقه عن عمار الساباطی عن ابی عبدالله علیه السلام انه سئل عن قوله الله تعالی (فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون) قال هم آل محمد (الا وانا) منهم.

عمار ساباطی نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے متعلق سوال کیا گیا ﴿فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ﴾ آپؑ نے فرمایا: وہ اہل ذکر آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں اور میں ان میں سے ہوں۔

حدیث ⑲ حدثنا عبدالله بن جعفر عن محمد بن عیسی عن محمد بن سنان عن اسمعیل بن جابر و عبدالکریم عن عبدالحمید بن ابی الدیلم عن ابی عبدالله علیه السلام فی قول الله تعالی (فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون) قال کتاب الله الذکر واهله آل محمد الذین امر الله بسئوالهم ولم یؤمروا بسؤال الجهال وسمی الله (القرآن) ذکرا فقال (وانزلنا الیك الذکر لتبین للناس ما نزل الیهم ولعلهم یتفکرون).

عبدالحمید بن ابی دیلم نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے اللہ کے فرمان ﴿فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ﴾ کے متعلق فرمایا: کتاب اللہ ذکر اور اس کے اہل آل

محمد علیہ الصلوۃ والسلام ہیں جن سے سوال کا اللہ نے حکم دیا ہے اور انہیں جاہلوں کے سوال سننے کا حکم نہیں دیا اللہ نے قرآن کا نام ذکر رکھا ہے ارشاد باری ہے ﴿وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾ ''اور ہم نے تمھاری طرف یہ ذکر نازل کیا تاکہ تُو لوگوں کے لئے اس چیز کو جو اُن کی طرف نازل کی گئی ہے کھول کر بیان کردے تاکہ وہ غور وفکر کریں''۔ (نحل۔۴۴)۔

حدیث ⑳ حدثنا عباد بن سليمان عن سعد بن سعد عن صفوان بن يحيى عن ابى الحسن الرضا عليه السلام قال قال الله تعالى (فسئلوا اهل الذكر) وهم الائمة (ان كنتم لاتعلمون) فعليهم ان يسئلوهم وليس عليهم ان يجيبوهم ان شاؤوا اجابوا وان شاؤوا لم يجيبوا.

صفوان بن یحییٰ نے ابوالحسن رضا علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ﴾ ''پس اہلِ ذکر سے پوچھو'' آپؑ نے فرمایا: وہ اہل ذکر ائمہ علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔ ﴿اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ''اگر تم نہیں جانتے'' پھر فرمایا: ان پر لازم ہے کہ ان ائمہ علیہ الصلوۃ والسلام سے سوال کریں اور ائمہ علیہ الصلوۃ والسلام پر لازم نہیں کہ وہ جواب دیں اگر وہ چاہیں تو جواب دیں چاہیں تو نہ دیں۔

حدیث ㉑ وعنه بهذا الاسناد قال سألته عن قول الله تعالى (فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لاتعلمون) من هم؟ قال نحن هم.

صفوان بن یحییٰ نے امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ کے متعلق سوال کیا کہ وہ اہل ذکر کون ہیں؟ فرمایا: وہ ہم ہی ہیں۔

حدیث ۳۲ حدثنا السندی بن محمد بن عاصم بن حمید عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیه السلام فی قول الله تبارك وتعالی (فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لاتعلمون) قال (الذكر القرآن وآل رسول الله صلی الله علیه وآله اهل الذكر وهم) المسئولون.

محمد بن مسلم نے ابوجعفر علیہ السلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے اللہ کے فرمان ﴿فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ﴾ کے متعلق فرمایا: ذکر قرآن ہے اور آل رسول علیہ السلام اہل ذکر ہیں اور وہی مسؤل ہیں۔

حدیث ۳۳ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین (بن سعید) عن فضالة بن ایوب عن ابان بن عثمان عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیه السلام فی قول الله تعالی (فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لاتعلمون) قال الذكر القرآن (وآل رسول الله صلی الله علیه وآله اهل الذكر) وهم المسئولون.

محمد بن مسلم نے ابوجعفر علیہ السلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے اللہ کے فرمان ﴿فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ﴾ کے متعلق فرمایا: ذکر سے مراد قرآن ہے اور آل رسول علیہ السلام اہل الذکر ہیں اور وہی مسؤل ہیں۔

حدیث ۳۴ حدثنا احمد بن محمد الحسین بن سعید عن ابی داود المسترق عن ثعلبة بن میمون عن زرارة قال قلت لابی جعفر علیه السلام قول الله تبارك وتعالی (فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لاتعلمون) من المعنی بذلك؟ (قال نحن)قال: قلت فانتم المسؤلون؟ قال نعم قلت ونحن

السائلون؟ قال نعم (قال)قلت فعلينا ان نسئلكم؟ قال نعم (قال) قلت وعليكم ان تجيبونا؟ قال (لا) ذاك الينا ان شئنا فعلنا وان شئنا (لم نفعل) ثم قال (هذا عطاؤنا فامنن او امسك بغير حساب).

زرارہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ اس میں کون لوگ مراد ہیں؟ ۔فرمایا: ہم۔ میں نے کہا کیا آپؑ مسؤل ہیں؟ ۔فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا ہم سائل ہیں؟ ۔فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا ہم پر لازم ہے کہ آپؑ سے سوال کریں؟ ۔فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا آپؑ پر لازم ہے کہ ہمیں جواب دیں؟ ۔فرمایا: نہیں یہ ہماری مرضی ہے ہم چاہیں تو ایسا کریں چاہیں تو نہ کریں۔ پھر فرمایا: ﴿هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ ''یہ ہماری بخشش ہے، پس تو احسان کر یا روک رکھ بغیر حساب کے''۔ (ص۔۳۹)۔

حدیث ۲۵ حدثنا محمد بن الحسين عن ابی داود سليمان بن سفيان عن ثعلبة بن ميمون عن زرارة قال قلت لابی جعفر عليه السلام قول الله تبارك وتعالى (فسئلو اهل الذكر ان كنتم لاتعلمون) من المعنى بذلك؟ قال نحن قال قلت فانتم المسؤلون؟ قال نعم (قال) قلت ونحن السائلون؟ قال نعم قال قلت. فعلينا ان نسئلكم؟ قال نعم قلت وعليكم ان تجيبونا؟ قال لا ذاك الينا ان شئنا فعلنا وان شئنا لم نفعل ثم قال (هذا عطؤنا فامنن او امسك بغير حساب).

زرارہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ اس سے کون مراد ہیں؟ ۔فرمایا: ہم۔(راوی کہتا ہے) میں نے کہا آپؑ مسؤل ہیں؟ ۔فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا ہم سائل ہیں؟ ۔فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا ہم پر لازم

ہے کہ آپؑ سے سوال کریں؟۔فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا آپؑ پر لازم ہے کہ آپؑ ہمیں جواب دیں؟۔فرمایا: نہیں یہ ہماری مرضی ہے ہم چاہیں تو جواب دیں چاہیں تو نہ دیں۔ پھر فرمایا ﴿هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامۡنُنۡ اَوۡ اَمۡسِكۡ بِغَيۡرِ حِسَابٍ﴾ ''یہ ہماری بخشش ہے پس تو احسان کر یا روک رکھ بغیر حساب کے''۔(ص۔۳۹)۔

حدیث ۲۶ حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عیسی عن برید عن ابی جعفر علیه السلام فی قوله (فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعملون) قال الذکر القرآن ونحن اهله.

برید نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے اللہ کے فرمان ﴿فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ﴾ کے متعلق فرمایا: ذکر قرآن ہے اور ہم اس کے اہل، اہل ذکر ہیں۔

حدیث ۲۷ حدثنا عبدالله بن جعفر عن محمد بن عیسی عن الحسن بن علی الوشا عن ابی الحسن علیه السلام قال علی الائمة من الفرایض مالیس علی شیعتهم وعلی شیعتنا مالیس علینا امرهم الله ان یسئلونا فقال (فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون) فامرهم ان یسئلونا ولیس علینا الجواب ان شئنا اجبنا وان شئنا امسکنا (واولوا العلم قائما بالقسط)۔

حسن بن علی الوشا نے ابوالحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایسے فرائض ہیں جو ان کے شیعوں کے ذمہ نہیں اور جو ہمارے شیعوں کے ذمہ ہیں وہ ہمارے ذمہ نہیں۔انہیں اللہ نے حکم دیا ہے کہ وہ ہم سے سوال کریں پس فرمایا ﴿فَسۡـَٔلُوۡۤا اَهۡلَ الذِّكۡرِ اِنۡ كُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ﴾ پھر آپؑ نے فرمایا: اور جواب دینا ہم پر لازم نہیں ہم چاہیں تو جواب دیں چاہیں تو نہ دیں ﴿وَاُولُوا الۡعِلۡمِ قَآئِمًۢا بِالۡقِسۡطِ ؕ﴾ ''اور صاحبانِ علم نے جو عدل کے ساتھ قائم ہیں''۔(آل عمران۔۱۸)۔

باب نمبر ﴿۲۰﴾

آئمہؑ کے پاس ہر حلال وحرام کا علم ہے لیکن وہ ہر سوال کا جواب نہیں دیتے

حدیث ① حدثنا علی بن اسمعیل عن صفوان بن یحیی عن ابی الحسن علیه السلام قال قلت یکون الامام یسئل عن الحلال والحرام فلا یکون عنده فیه شئ؟ قال لا ولکن قد یکون عنده ولا یجیب.

صفوان بن یحییٰ نے بیان کیا کہ میں نے ابوالحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا امام سے حلال وحرام کے متعلق پوچھا جاتا ہے اور اس کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا؟ ۔فرمایا: نہیں ایسا نہیں ہے لیکن بعض اوقات وہ جواب نہیں دیتا۔

حدیث ② حدثنا (احمد بن محمد عن محمد بن سلیمان النوفلی) عن محمد بن عبدالرحمن الاسدی والحسن بن صالح قال اتاه رجل من الواقفة واخذ بلجام دابته وقال انی ارید ان اسئلك فقال اذا لا اجیبك فقال ولم لا تجیبنی؟ قال لان ذلك إلی ان شئت اجبتك وان شئت لم اجبك.

محمد بن عبدالرحمن الاسدی اور حسن بن صالح نے بیان کیا انہوں نے کہا واقفہ سے ایک آدمی آیا اس نے اپنی سواری کی لگام تھام رکھی تھی اس نے کہا میں آپؑ سے سوال کرنا چاہتا ہوں؟ ۔آپؑ نے

فرمایا: میں تمہیں جواب نہیں دوں گا۔اس نے کہا آپؑ جواب کیوں نہیں دیں گے؟۔فرمایا: یہ میری مرضی ہے میں چاہوں تو جواب دوں اور چاہوں تو نہ دوں۔

حدیث ③ (حدثنا) احمد بن محمد عن ابی عبدالله النوفلی عن القاسم عن جابر قال سالت اباجعفر علیه السلام (عن مسألة او سئل عنها) فقال اذا لقیت موسی فاسئله عنها قال: فقلت (اولا تعلمها)؟ قال بلی قلت فاخبرنی بها قال لم یؤذن لی فی ذلك.

جابر نے بیان کیا میں نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے ایک سوال کیا آپؑ نے فرمایا جب تم موسیٰ (یعنی امام موسیٰ کاظمؑ) سے ملو تو اُن سے پوچھ لینا۔میں نے کہا کیا آپؑ نہیں جانتے؟۔فرمایا: کیوں نہیں۔(جابر کہتے ہیں) میں نے کہا تو پھر مجھے جواب دیجئے۔فرمایا: مجھے اس کی اجازت نہیں دی گئی۔

حدیث ④ (حدثنا) عباد بن سلیمان عن سعد بن سعد عن صفوان بن یحیی قال قلت لابی الحسن علیه السلام یکون الامام فی حال یسئل عن الحلال والحرام والذی یحتاج الناس الیه فلا یکون عنده شیئ؟ قال لا ولکن قد یکون عنده ولا یجیب.

صفوان بن یحییٰ نے بیان کیا کہ میں نے ابوالحسن علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا بعض اوقات امام کی ایسی کیفیت ہوتی ہے کہ اس سے حلال وحرام اور جس بات کی لوگوں کو احتیاج ہو اس کے متعلق سوال کیا جائے تو اس کے پاس جواب نہیں ہوتا؟۔فرمایا: ایسا نہیں ہے امام کے پاس ہر سوال کا جواب موجود ہوتا ہے لیکن بعض اوقات وہ جواب نہیں دیتا۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن الحسین عن صفوان بن یحیی عن محمد بن

حکیم قال سألت ابا الحسن علیہ السلام عن الامام ھل یسئل عن شیٔ من الحلال والحرام والذی یحتاج (الیہ) الناس ولا یکون (عندہ) فیہ شیٔ؟ قال لا ولکن یکون عندہ ولا یجیب (ذالک) إلی ان شاء اجاب وان شاء لم یجب.

محمد بن حکیم نے بیان کیا کہ میں نے ابو الحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام سے امام کے متعلق پوچھا کہ اگر اس سے حلال وحرام اور لوگوں کو جس بات کی احتیاج ہو اس کے متعلق سوال کیا جائے تو کیا اس کے پاس اس کا علم نہیں ہوتا؟۔آپؑ نے فرمایا: ایسا نہیں ہے اس کے پاس علم ہوتا ہے لیکن وہ جواب نہیں دیتا یہ اس کی مرضی ہے چاہے تو جواب دے چاہے تو نہ دے۔

باب نمبر ﴿۲۱﴾

ائمہؑ ہی وہ ہستیاں ہیں جنہیں اللہ نے کتاب کا وارث بنایا

حدیث ① حدثنا احمد بن الحسن (بن علی) بن فضال (عن ابی) عن حمید بن المثنی عن ابی سلام المرعشی عن سورة بن کلیب قال سئلت اباجعفر علیه السلام عن قول الله تعالی (ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخیرات باذن الله) قال السابق بالخیرات الامام.

سورہ بن کلیب نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے متعلق سوال کیا﴿ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡكِتٰبَ الَّذِيۡنَ اصۡطَفَيۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا ۚ فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ ۚ وَمِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ ۚ وَمِنۡهُمۡ سَابِقٌۢ بِالۡخَيۡرٰتِ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ﴾ ''پھر ہم نے کتاب کا وارث اُن لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے مصطفٰی کیا پس ان میں کچھ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور کچھ اِن میں سے میانہ رو ہیں اور کچھ ان میں سے اللہ تعالیٰ کے اذن سے نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں''۔ (فاطر۔۳۲) آپؑ نے فرمایا: نیکی میں سبقت کرنے والے سے مراد امام ہے۔

حدیث ② حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن النضر بن سوید عن یحیی الحلبی عن ابن مسکان عن میسر عن سورة بن کلیب قال

سألت اباجعفر علیه السلام عن قول الله تبارك وتعالى (ثم اورثنا الكتاب الذين اصطفينا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات باذن الله) قال السابق بالخيرات الامام.

سورہ بن کلیب نے روایت کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق پوچھا ﴿ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ﴾ ''پھر ہم نے کتاب کا وارث اُن لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے مصطفٰی کیا پس ان میں کچھ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور کچھ اِن میں سے میانہ رو ہیں اور کچھ ان میں سے اللہ تعالٰی کے اذن سے نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں''۔ (فاطر۔۳۲) آپؑ نے فرمایا: یہ آیت ہمارے متعلق نازل ہوئی اور سابق بالخیرات یعنی نیکوں میں سبقت کرنے والے سے ہم مراد ہیں۔

حدیث ۳ حدثنا احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن ابن مسكان عن ميسر عن سورة بن كليب عن ابي جعفر عليه السلام ان قال في هذه الاية (ثم اورثنا الكتاب الذين اصطفينا من عبادنا) (الى آخر) الاية قال السابق بالخيرات الامام فهى في ولد على وفاطمة عليهم السلام.

سورۃ بن کلیب نے امام ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے اس آیت کے بارے میں روایت کیا ہے ﴿ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ﴾ ''پھر ہم نے کتاب کا وارث اُن لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے مصطفٰی کیا پس ان میں کچھ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور کچھ اِن میں

سے میانہ رو ہیں اور کچھ ان میں سے نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں‘‘۔فرمایا: امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نیکیوں کی طرف سبقت لے جانے والا ہے یہ آیت اولادِ علی و فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ہے۔

حدیث ۴ حدثنا محمد بن عبد الجبار قال حدثنا صفوان بن يحيى عن يونس وهشام عن ابي الحسن الرضا عليه السلام قال سألته عن قوله الله عزوجل (ثم اورثنا الكتاب الذين اصطفينا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات) قال الامام.

یونس اور ہشام نے امام ابوالحسن الرضا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا ہے کہ میں نے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے اس قول کے بارے میں پوچھا ﴿ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡكِتٰبَ الَّذِيۡنَ اصۡطَفَيۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا ۚ فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ ۚ وَمِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ ۚ وَمِنۡهُمۡ سَابِقٌۢ بِالۡخَيۡرٰتِ﴾ ’’پھر ہم نے کتاب کا وارث اُن لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے مصطفٰی کیا پس ان میں کچھ اپنے نفس پر ظلم کرنے والے ہیں اور کچھ اِن میں سے میانہ رو ہیں اور کچھ ان میں سے نیکیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں‘‘۔فرمایا نیکیوں کی طرف سبقت لے جانے والے سے مراد امام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔

حدیث ۵ حدثنا يعقوب بن يزيد عن ابن ابي عمير عن ابن اذينة عن بكير بن اعين و فضيل و بريد و زرارة عن ابي جعفر عليه السلام في هذه الاية (ثم اورثنا الكتاب الذين اصطفينا من عبادنا) (الآية) قال السابق الامام.

بکیر بن اعین، فضیل، برید اور زرارۃ نے امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس آیت کے بارے میں روایت کیا ہے ﴿ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡكِتٰبَ الَّذِيۡنَ اصۡطَفَيۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا ۚ﴾ ’’پھر ہم نے کتاب کا وارث اُن لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے مصطفٰی کیا‘‘۔فرمایا نیکیوں میں سبقت

لے جانے والا امامؑ ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا سلمة بن الخطاب قال حدثنا ابو عمران الارمنی عن ابی السلام عن سورة بن كليب (عن ابی جعفر عليه السلام قال سألته عن قول الله تعالى) (ثم اورثنا الكتاب الذين اصطفينا من عبادنا) قال فينا نزلت والسابق بالخيرات الامام.

سورۃ بن کلیب نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق پوچھا ﴿ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡكِتٰبَ الَّذِيۡنَ اصۡطَفَيۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا﴾ ''پھر ہم نے کتاب کا وارث اُن لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے مصطفٰی کیا''۔آپؑ نے فرمایا: یہ آیت ہمارے متعلق نازل ہوئی اور سابق بالخیرات نیکوں میں سبقت کرنے والے سے ہم مراد ہیں۔

حدیث ⑦ حدثنا احمد بن الحسن بن علی بن فضال عن عمرو بن سعيد عن مصدق بن صدقه عن عمار الساباطی عن ابی عبدالله عليه السلام (ثم اورثنا الكتاب الذين اصطفينا من عبادنا) (قال) قال هم آل محمد والسابق بالخيرات هو الامام.

عمار الساباطی نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا ﴿ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡكِتٰبَ الَّذِيۡنَ اصۡطَفَيۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا﴾ ''پھر ہم نے کتاب کا وارث اُن لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے مصطفٰی کیا''۔آپؑ نے اس آیت کے متعلق فرمایا: وہ آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور نیکیوں میں سبقت کرنے والوں سے مراد امام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔

حدیث ⑧ حدثنا عباد بن سليمان عن سعد بن سعد عن محمد بن

فضیل عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام فی قول اللہ تعالی (ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا) الایۃ قال السابق بالخیرات ھو الامام.

محمد بن الفضیل نے ابوالحسن الرضا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡكِتٰبَ الَّذِيۡنَ اصۡطَفَيۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا﴾ ''پھر ہم نے کتاب کا وارث اُن لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے مصطفیٰ کیا'' کے متعلق فرمایا: سابق بالخیرات نیکیوں میں سبقت کرنے والے سے مراد امام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔

حدیث ۹ حدثنا عبداللہ بن عامر عن الربیع بن ابی الخطاب عن جعفر بن بشیر عن سلیمان بن خالد قال سألت ابا عبداللہ علیہ السلام عن قول اللہ عزوجل (ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا) (الی آخر الآیۃ) قال السابق بالخیرات ھو الامام.

سلیمان بن خالد نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡكِتٰبَ الَّذِيۡنَ اصۡطَفَيۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا ۚ فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ ۚ وَمِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ ۚ وَمِنۡهُمۡ سَابِقٌۢ بِالۡخَيۡرٰتِ﴾ کے متعلق سوال کیا آپؑ نے فرمایا: سابق بالخیرات نیکیوں میں سبقت کرنے والا امام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔

حدیث ۱۰ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن حماد بن عیسی عن منصور عن عبدالمؤمن الانصاری عن سالم الاشل وکان اذا قدم المدینۃ لا یرجع حتی یلقی ابا جعفر علیہ السلام قال فخرج إلی الکوفۃ فقلنا یا سالم ما جئت بہ؟ قال جئتکم بخیر الدنیا والاخرۃ سألت ابا عبداللہ علیہ السلام عن قول اللہ تعالی (ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من

عبادنا) الایۃ قال السابق بالخیرات(ہم الائمۃ)۔

عبدالمومن انصاری نے سالم اشل سے بیان کیا یہ وہ شخص ہے کہ جب بھی مدینہ آتا ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملے بغیر نہ جاتا تھا (راوی کہتا ہے) جب وہ کوفہ کی طرف روانہ ہوا تو ہم نے کہا: اے سالم! کیا لائے ہو؟۔ اس نے کہا میں تمہارے پاس دنیا و آخرت سے بہتر چیز لایا ہوں۔(پھر اس نے کہا) میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡكِتٰبَ الَّذِيۡنَ اصۡطَفَيۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا ۚ﴾ ''پھر ہم نے کتاب کا وارث اُن لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے مصطفٰی کیا'' کے متعلق سوال کیا۔آپؑ نے فرمایا: سابق بالخیرات نیکیوں میں سبقت کرنے والے ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

نوادر

حدیث ① رواہ محمد بن حماد عن اخیہ احمد بن حماد عن ابراهیم عن ابیہ عن ابی الحسن الاول علیہ السلام قال قلت لہ جعلت فداك اخبرنی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ورث (من) النبیین کلھم ؟ قال لی نعم قلت من لدن آدم الی (ان انتهت إلی نفسه)؟ قال ما بعث اللہ نبیا الا وکان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اعلم منه قال قلت ان عیسی بن مریم کان یحیی الموتی باذن اللہ قال صدقت قلت وسلیمان بن داود کان یفهم منطق الطیر (هل کان) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یقدر علی هذہ المنازل؟ قال فقال ان سلیمان بن داود قال للهدهد حین فقدہ وشك فی امرہ (فقال مالی لا اری الهدهد ام کان من الغائبین) (حین فقدہ)وغضب علیه فقال (لاعذبنه عذابا شدیدا او لاذبحنه او لیأتینی بسلطان مبین) وانما غضب (علیه) لانه کان یدله علی الماء فهذا وهو طیر فقد اعطی مالم یعط سلیمان وقد کانت الریح والنمل والجن والانس والشیاطین والمردة له طائعین ولم یکن له یعرف الماء تحت الهوا فکان الطیر یعرفه ان اللہ وتعالی یقول فی کتابه (ولو ان قرانا سیرت به الجبال اوقطعت به الارض او کلم به الموتی (بل اللہ الامر جمیعا)) وقد ورثنا(نحن) هذا القرآن ففیه مایقطع به الجبال ویقطع المداین به وتحیی به الموتی ونحن نعرف الماء تحت الهواء (وان) فی کتاب اللہ لایات ما یراد بها

امر (الا) إلی ان یأذن اللہ بہ مع مافیہ اذن اللہ فما کتبہ للماضین جعلہ اللہ (لنا)فی ام الکتاب ان اللہ یقول فی کتابۃ (مامن غائبۃ فی السماء والارض الا فی کتاب مبین) ثم قال (ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا) فنحن الذین اصطفینا اللہ فورثنا ھذا الذی فیہ تبیان کل شیء۔

ابراہیم نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوالحسن الاول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ میں نے آپؑ سے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے نبی پاکؐ کے متعلق بتایئے کہ آپؐ تمام انبیاء کے وارث ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا: ہاں۔میں نے عرض کیا آدمؑ سے اپنی ذات تک؟۔فرمایا: اللہ نے جتنے بھی نبی بھیجے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے زیادہ علم والے ہیں۔میں نے عرض کیا عیسیٰ بن مریم اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کردیتے تھے؟۔فرمایا: تم سچ کہتے ہو۔میں نے کہا: سلیمان بن داؤد پرندوں کی زبان سمجھتے تھے کیا رسولؐ اللہ ان کاموں پر قادر تھے؟۔فرمایا: سلیمان بن داؤد نے جب ھُدھُد کو غیر حاضر پایا تو اس کے بارے میں شک کیا اور فرمایا ﴿فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ﴾ ''پھر اُس نے کہا مجھے کیا ہے کہ میں ھُدھُد کو نہیں دیکھتا کیا وہ غیر حاضروں میں سے ہے''۔(نمل۔۲۰) آپؑ کو اس پر غصہ آیا اور فرمایا ﴿لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ﴾ ''میں ضرور اِسے سخت عذاب کی سزا دوں گا یا میں ضرور اِس کو ذبح کر ڈالوں گا یا ضرور ہے کہ وہ میرے پاس (غیر حاضری کی) کھلی دلیل لائے''۔(نمل۔۲۱) آپؑ کو اس پر اس لئے غصہ آیا کہ وہ پانی کا پتہ دیتا تھا اور یہ وصف اس پرندے کو دیا گیا تھا لیکن سلیمان کو نہیں دیا گیا تھا جبکہ ہوا، چیونٹیاں، جن وانس حتیٰ کہ شیطان مردود بھی آپؑ کے تابع اور مطیع تھے اور ہوا کے نیچے پانی کی موجودگی پرندے کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ﴿وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۭ بَلْ

لِلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا﴾ ”اور اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا جس سے پہاڑ چلائے جاتے یا اِس سے زمین (آناًفاناً) قطع کی جاتی یا اس کے ذریعے سے مُردوں سے باتیں کرائی جاتیں (تو وہ یہی ہے) لیکن ہر قسم کا اختیار اللہ تعالیٰ ہی کو ہے“۔ (رعد۔۳۱) فرمایا: ہم اس قرآن کے وارث بنائے گئے ہیں جس میں وہ طاقت ہے جس سے پہاڑ توڑے جاسکتے ہیں شہر زیر کئے جاسکتے ہیں اور مردے زندہ کئے جاسکتے ہیں اور ہم ہوا کے نیچے پانی کا پتہ جانتے ہیں۔ کتاب اللہ میں ایسی آیات موجود ہیں جن کا مقصود صرف اس سے آگاہ کرنا ہے کہ جس میں اللہ کی اجازت وحکم موجود ہے پس اللہ نے گزشتہ اقوام کے لئے جو لازم کیا وہ ام الکتاب میں ہمارے لئے ذکر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا: ﴿وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ﴾ ”اور آسمانوں اور زمین کی غائب چیزوں میں سے کوئی بھی ایسی نہیں مگر یہ کہ وہ کتاب مبین میں ہے“۔ (نمل۔۷۵) پھر فرمایا: ﴿ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا﴾ ”پھر ہم نے کتاب کا وارث اُن لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے مصطفٰی کیا“۔ فرمایا: ہم وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے مصطفٰی کیا اور ہمیں اس کا وارث بنایا جس میں ہر چیز کی وضاحت ہے۔

باب نمبر ﴿۲۲﴾

رسول اللہ کا فرمان کہ اللہ نے ائمہؑ کو میرا ہی علم وفہم عطاء کیا ہے

حدیث ① حدثنا محمد بن عبد الحمید عن منصور بن یونس عن سعد بن طریف عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله من سره ان یحیی حیاتی ویموت مماتی ویدخل الجنة التی وعدنی ربی جنة عدن منزلی قضیب من قضبانها غرسه ربی بیده ثم قال له کن فکان فلیتول علیا من بعدی والاوصیاء من ذریتی اعطاهم الله فهمی وعلمی (وایم الله) لیقتلن ابنی لا انالهم الله شفاعتی.

سعد بن طریف نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: جو پسند کرتا ہے کہ میری زندگی کی طرح زندگی گزارے میری وفات کی طرح فوت ہو اور اس جنت میں داخل ہو جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے یعنی جنت عدن جو میری منزل ہے اس کی ہر ٹہنی میرے رب نے اپنے ہاتھوں سے بوئی اور اسے کہا ہو جا تو وہ درخت کی صورت ہوگئی اسے چاہیئے میرے بعد علی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور میری اولاد میں سے اوصیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا دوست بنائے اللہ نے ان کو میرے جیسے فہم و علم سے نوازا ہے اور اللہ کی قسم! جو میرے بیٹے سے قتال کریں گے اللہ انہیں میری شفاعت نصیب

نہیں کرے گا۔

حدیث ② محمد بن عیسی عن ابی عبداللہ المؤمن عن ابی عبدالرحمن الحذاء عن سعد بن طریف عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ من سرہ ان یحیی حیاتی ویموت میتتی ویدخل جنۃ ربی جنۃ عدن قضیب (من قضبانہا) غرسہ ربی بیدہ فقال لہ کن فکان فلیتول علیا و الاوصیاء من بعدہ ولیسلم لفضلھم فانھم الھداۃ المرضیون اعطاھم فھمی وعلمی وھم عترتی من دمی ولحمی اشکوا إلی اللہ عدوھم من امتی المنکرین لفضلھم القاطعین فیھم صلتی واللہ لیقتلن ابنی ولا انالھم اللہ شفاعتی.

سعد بن طریف نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو پسند کرتا ہے کہ میری زندگی جیئے اور میری وفات کی طرح فوت ہو اور میرے رب کی جنت میں داخل ہو جو ہمیشہ رہنے والی جنت ہے اس کی ہر شاخ اللہ نے اپنے ہاتھ سے گاڑی اور اسے کہا: ''بن جا'' تو وہ درخت بن گئی تو وہ شخص علی علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنا ولی بنائے اور ان کے بعد اوصیاء علیہ الصلوۃ والسلام سے دوستی رکھے ان کے فضل کو تسلیم کرے یقیناً وہ اللہ کی رضا پانے والے رہنماء ہیں اللہ نے ان کو میرے فہم اور علم سے نوازا ہے وہ میرا خون میری اولاد ہیں۔ اس امت میں سے ان کے دشمن کی میں اللہ سے شکایت کرتا ہوں جو ان کے فضل کے منکر اور ان سے قطع تعلقی کرنے والے ہیں اللہ کی قسم! وہ میرے بیٹے کو قتل کریں گے اللہ انہیں میری شفاعت نصیب نہیں کرے گا۔

حدیث ③ حدثنا یعقوب بن یزید عن یحیی بن المبارك عن عبداللہ (بن) جبلۃ عن ابراھیم بن مھزم الاسدی عن ابیہ عن ابی عبداللہ

علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ ان اهل بیتی الهداة بعدی اعطاهم اللہ فهمی وعلمی وخلقوا من طینتی فویل للمنکرین حقهم من بعدی القاطعین فیهم صلتی لا انالهم اللہ شفاعتی.

ابراہیم بن مهزم الاسدی نے اپنے والد سے انہوں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا: میرے بعد میرے اہل بیت علیہ الصلوۃ والسلام ہی ہادی ہیں اللہ نے انہیں میرا ہی علم وفہم عطاء کیا ہے اور انہیں میری ہی طینت سے خلق کیا ہے ان کے حق کا انکار کرنے والوں اور ان سے قطع تعلقی کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے اللہ انہیں میری شفاعت نصیب نہیں کرے گا۔

حدیث ۴ حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عیسی عن حریز عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول صلی اللہ علیہ وآله من سر ان یحیی حیاتی ویموت مماتی ویدخل جنة ربی جنة عدن منزلی قضیب من قضبانها غرسها (اللہ) ربی بیده فلیتول علیا والائمة من بعده فانهم ائمة الهدی اعطاهم اللہ فهما وعلما فهم عترتی من لحمی ودمی إلی اللہ اشکو من عاداهم من امتی واللہ لیقتلن ابنی لا انالهم اللہ شفاعتی.

ابوحمزہ الثمالی نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا: جسے پسند ہو میری طرح زندگی جیئے اور میری وفات کی طرح فوت ہو اور میرے رب کی جنت میں داخل ہو یعنی جنت عدن جو میری منزل ہے اس کی ہر ٹہنی میرے رب نے اپنے ہاتھ سے گاڑی ہے تو وہ علیؑ اور ان کے بعد ائمہ علیہ الصلوۃ والسلام کو دوست بنائے۔ وہی ہدایت کے امام ہیں انہیں اللہ نے فہم وعلم عطاء کیا ہے وہ میری اولاد اور میرا خون ہیں۔ میری امت میں سے جو ان سے دشمنی کرے میں اللہ کے حضور اس کی شکایت کروں گا اور اللہ کی قسم! وہ میرے بیٹے کو قتل کریں گے اللہ انہیں میری شفاعت سے محروم رکھے گا۔

حدیث ⑤ حدثنا ابراهيم بن هاشم عن الحسن بن علی بن فضال عن محمد بن سالم عن ابان بن تغلب قال سمعت ابا عبدالله عليه السلام يقول قال رسول الله صلى الله عليه وآله من اراد ان يحيى حياتي ويموت مماتي ويدخل جنة ربي (جنة) عدن غرسها بيده فليتول عليا وليتول وليه وليعاد عدوه وليأتم بالاوصياء من بعده فانهم عترتي من لحمي ودمي اعطاهم الله فهمي وعلمي إلى الله اشكو من امتي المنكرين لفضائلهم القاطعين فيهم صلتي وايم الله ليقتلن ابني لا انالهم الله شفاعتي.

ابان بن تغلب نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: رسول اللہ نے فرمایا: جو چاہتا ہے کہ میری طرح زندگی جیئے اور میری وفات کی طرح فوت ہو اور میرے رب کی جنت میں داخل ہو جو ہمیشہ رہنے والی جنت ہے جس کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے تیار کیا تو وہ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان سے دوستی رکھنے والے سے دوستی رکھے اور ان کے دشمن سے دشمنی رکھے اور ان (علی علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے بعد اوصیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کرے وہ میری اولاد میرا خون ہیں اللہ نے انہیں میرا فہم وعلم عطاء کیا ہے۔ میں اپنی امت میں سے ان کی جوان اوصیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضل کے منکر اور ان سے قطع تعلقی کرنے والے ہیں اللہ سے شکایت کرتا ہوں۔ اللہ کی قسم! وہ میرے بیٹے کو قتل کریں گے اور اللہ انہیں میری شفاعت نصیب نہیں کرے گا۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن الحسين عن موسى بن سعدان عن عبدالله بن القسم عن عبد القاهر عن جابر الجعفي عن ابي جعفر عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله من سره ان يحيى حياتي ويموت ميتتي ويدخل جنة (عدن قضيب غرسه ربي) فليتول (على بن ابى طالب عليه السلام)

واوصیائہ من بعدی فانھم لایدخلونکم فی باب ضلال ولا یخرجونکم من باب ھدی ولاتعلموھم فانھم اعلم منکم وانی سألت ربی ان لایفرق بینھم وبین الکتاب حتی یردا علی الحوض معی ھکذا وضم بین اصبعیہ وعرضہ مابین صنعاء إلی أبّ فیہ قدحان فضۃ وذھبا عدد النجوم.

جابر الجعفی نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: جسے پسند ہے کہ میری طرح زندگی جیئے اور میری وفات کی طرح فوت ہو اور جنت عدن میں داخل ہو جس کی ہر شاخ میرے رب نے گاڑی ہے تو وہ علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے اصیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو میرے بعد دوست بنائے وہ تمہیں کبھی گمراہی کے دروازے میں داخل نہیں کریں گے اور ہدایت کے دروازے سے باہر نہیں نکالیں گے انہیں نہ سکھاؤ وہ تم سے زیادہ علم والے ہیں اور میں اپنے رب سے سوال کرتا ہوں کہ ان کے اور کتاب کے درمیان دوری نہ ہونے دے حتیٰ کہ وہ مجھے حوض پر اس طرح مل جائیں (پھر) آپؐ نے ہاتھوں کی انگلیوں کو ملایا۔(پھر فرمایا) میرے حوض کی چوڑائی صنعاء سے أبّ (یمن کا شہر) تک ہے اس کے پیالے چاندی اور سونے کے ہیں جن کی تعداد ستاروں جتنی ہے۔

حدیث ۷ حدثنا محمد بن الحسن عن یزید شعر عن ھارون بن حمزۃ عن ابی عبدالرحمن عن سعد الاسکاف عن محمد بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من سرہ ان یحیی حیاتی ویموت میتتی ویدخل جنۃ ربی التی وعدنی جنۃ عدن منزلی قضیب من قضبانہ غرسہ ربی تبارك وتعالی بیدہ فقال لہ کن فکان فلیتول علی بن ابی طالب علیہ السلام والاوصیاء من ذریتہ انھم الائمۃ من بعدی ھم عترتی من لحمی ودمی رزقھم اللہ فضلی

وعلمی وویل للمنکرین فضلھم من امتی القاطعین صلتی واللہ لیقتلن ابنی لا انالھم اللہ شفاعتی.

سعد الاسکاف نے محمد بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: جو چاہتا ہے کہ میری طرح زندگی جیئے اور میری وفات کی طرح فوت ہو اور اس جنت میں داخل ہو جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے یعنی جنت عدن جو میری منزل ہے اس کی ہر ٹہنی میرے رب نے اپنے ہاتھ سے گاڑی اور اسے کہا ہو جا تو وہ درخت کی صورت ہو گئی تو وہ شخص علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی ذریت میں سے اوصیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا دوست رکھے میرے بعد وہی امام ہیں وہ میرا خون میری اولا دہیں اللہ نے انہیں میرا فضل وعلم عطا کیا ہے میری امت میں سے ان کے فضل کا انکار کرنے والوں اور قطع تعلق کرنے والوں کے لئے ہلاکت و بربادی ہے اللہ کی قسم! وہ میرے بیٹے کو قتل کریں گے اللہ میری شفاعت انہیں نصیب نہیں کرے گا۔

حدیث ⑧ حدثنا محمد بن الحسین وعبداللہ بن محمد جمیعا عن الحسن بن محبوب عن العلا بن رزین عن محمد عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اما واللہ ان فی اھل بیتی من عترتی لھداۃ مھتدین من بعدی یعطھم علمی وفھمی وحلمی وخلقی وطینتھم من من طینتی الطاھرۃ فویل للمنکرین لحقھم المکذبین لھم من بعدی القاطعین فیھم صلتی المستولین علیہ والاخذین منھم حقھم الا فلا انالھم اللہ شفاعتی.

محمد نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرے بعد میرے اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ہدایت یافتہ رہنما وہادی ہوں گے اللہ نے انہیں میرا علم وفہم میرا حلم اور

میرا خلق عطاء کیا ہے ان کی طینت میری پاکیزہ طینت سے ہے ان کے حق کے منکروں اور انہیں جھٹلانے والوں اور ان سے قطع تعلقی کرنے والوں اور ان کی مخالفت کرنے والوں اور ان سے حق چھیننے والوں کے لئے ہلاکت ہے خبردار انہیں میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی۔

حدیث ⑨ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن فضالة بن ایوب عن ابی المغرا عن محمد بن سالم عن ابان بن تغلب قال سمعت ابا عبدالله علیه السلام یقول قال رسول الله صلی الله علیه وآله من اراد ان یحیی حیاتی ویموت میتتی ویدخل جنة ربی (جنة) عدن غرسها ربی بیده فلیتول علی بن ابی طالب ولیتول ولیه ولیعاد عدوه ولیسلم الاوصیاء من بعده فانهم عترتی من لحمی ودمی اعطاهم الله فهمی وعلمی إلی الله اشکو من امتی المنکرین لفضلهم والقاطعین(فیهم) صلتی وایم الله لیقتلن ابنی لا انالهم الله شفاعتی.

ابان بن تغلب نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو فرماتے سنا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: جو چاہتا ہے کہ میری طرح زندگی جیئے اور میری وفات کی طرح فوت ہو اور میرے رب کی جنت میں داخل ہو جس جنت کو میرے رب نے اپنے ہاتھ سے تیار کیا اسے چاہیے کہ وہ علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام اور ان سے دوستی رکھنے والوں کو اپنا دوست بنائے اور ان کے دشمن سے دشمنی رکھے آپؑ کے بعد اوصیاء علیہ الصلوۃ والسلام کو تسلیم کرے وہ میری اولاد میرا خون ہیں اللہ نے ان کو میرے ہی فہم وعلم سے نوازا ہے میں اپنی امت میں سے ان کے فضل کا انکار کرنے والوں اور ان سے قطع تعلقی کرنے والوں کی اللہ کے حضور شکایت کرتا ہوں اللہ کی قسم! وہ میرے بیٹے کو قتل کریں گے اور اللہ انہیں میری شفاعت نصیب نہیں کرے گا۔

حدیث ⑩ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن محمد بن سنان عن ابی العلاء الخفاف عن الاصبغ بن نباته عن امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله من احب ان یحیی حیاتی ویموت مماتی ویدخل جنة عدن التی وعدنی ربی قضیب من قضبانه غرسه بیده ثم قال له کن فکان فلیتول (علی بن ابی طالب علیه السلام) والاوصیاء من بعده فانهم لایخرجونکم من الهدی ولا یدخلونکم فی ضلالة.

اصبغ بن نباتہ نے امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: جو پسند کرتا ہے کہ میری طرح زندگی جیئے اور میری وفات کی طرح فوت ہو اور اس جنت عدن میں داخل ہو جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس کی ہر شاخ اللہ نے اپنے ہاتھ سے بوئی پھر اسے کہا ہو جا تو وہ ہوگئی پس وہ علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے بعد اوصیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دوست رکھے وہ تمہیں ہدایت سے نکلنے نہیں دیں گے اور نہ گمراہی میں جانے دیں گے۔

حدیث ⑪ حدثنا عبدالله بن محمد عن ابراهیم بن محمد الثقفی عن ابراهیم بن محمد بن میمون (مثله).

ہمیں عبداللہ بن محمد نے ابراہیم بن محمد الثقفی سے بیان کیا انہوں نے ابراہیم بن محمد بن میمون سے اسی طرح بیان کیا۔

حدیث ⑫ حدثنا محمد بن یعلی الاسلمی عن عمار بن رزیق عن ابی اسحق عن زیاد بن مطرف (قال) قال رسول الله صلی الله علیه وآله من اراد ان

یحیی حیاتی ویموت میتتی ویدخل الجنۃ التی وعدنی ربی وھو قضیب من قضبانہ غرسہ (بیدہ) وھی جنۃ الخلد فلیتول علیا وذریتہ من بعدہ فانھم لن یخرجوہ من (باب) ھدی ولن یدخلوہ فی باب ضلال.

زیاد بن مطرف نے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: جو چاہتا ہے کہ میری طرح زندگی جیئے اور میری وفات کی طرح فوت ہو اور اس جنت میں داخل ہو جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے جس کی شاخوں کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بویا وہی جنت الخلد ہے تو وہ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے بعد ان کی ذریت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ولی بنالے وہ ان کو ہدایت سے نہیں نکالیں گے اور گمراہی میں نہیں دھکیلیں گے۔

حدیث ⑬ حدثنا عبداللہ بن عامر عن عبداللہ بن محمد الحجال عن داود بن ابی یزید عن احدھما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من سرہ ان یحیی حیاتی ویموت میتتی ویدخل جنۃ ربی جنۃ عدن غرسھا بیدہ فلیتول علی بن ابی طالب علیہ السلام والاوصیاء من بعدہ فانھم لحمی ودمی اعطاھم اللہ فھمی وعلمی.

داؤد بن ابی یزید نے ان دونوں ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: جسے پسند ہو کہ میری زندگی جیئے اور میری وفات کی طرح فوت ہو اور میرے رب کی جنت عدن میں داخل ہو جسے اس نے اپنے ہاتھوں سے بویا تو وہ علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے بعد اوصیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دوست بنائے وہ میرا خون ہیں اللہ نے انہیں میرا فہم وعلم عطاء کیا ہے۔

حدیث ⑭ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن الحسین بن یسار عن ابی الحسن بن الرضا علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من احب ان یحیی حیاتی ویموت مماتی ویدخل جنۃ عدن التی وعدنی ربی

قضيب من قضبانه غرسه بيده ثم قال له كن فكان فليتول على بن ابى طالب عليه السلام والاوصياء من بعده فانهم لا يخرجونكم من هدى (ولا يدخلونكم) فى ضلالة.

حسین بن یسار نے ابوالحسن الرضا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: جو پسند کرتا ہے کہ میری زندگی جیئے اور میری وفات کی طرح فوت ہو اور جنت عدن میں داخل ہو جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس کی ہر شاخ کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے بویا اور اسے کہا ہو جا تو وہ باغ کی صورت ہو گئی تو وہ شخص علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے بعد اوصیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا ولی بنائے وہ تمہیں ہدایت سے نہیں نکالیں گے اور گمراہی میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔

حديث ⑮ حدثنا عبدالله بن محمد عن ابراهيم بن محمد عن عبدالرحمن بن ابى هاشم. حدثنا سلام ابن ابى عمرة الخراسانى عن ابان بن تغلب عن ابى عبدالله عليه السلام عن ابيه (انه) قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله من اراد ان يحيى حياتى ويموت مماتى ويدخل جنة ربى جنة عدن غرسه ربى فليتول على بن ابى طالب وليعاد عدوه وليأتم بالاوصياء من بعده فانهم ائمة الهدى من بعدى اعطاهم الله فهمى وعلمى (وهم) عترتى من لحمى ودمى إلى الله اشكو من امتى المنكرين لفضلهم القاطعين فيهم صلتى وايم الله ليقتلن ابنى يعنى الحسين لا انالهم الله شفاعتى.

ابان بن تغلب نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انہوں نے اپنے والد گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا انہوں نے فرمایا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: جو چاہتا ہے کہ میری زندگی جیئے اور میری وفات کی طرح فوت ہو اور میرے رب کی جنت میں داخل ہو (یعنی) جنت عدن جسے میرے رب نے بویا ہے تو وہ علی بن

ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دوست بنائے اور ان کے دشمن سے عداوت رکھے اور ان کے بعد اوصیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کرے میرے بعد وہی ائمۃ الھدیٰ ہیں۔ اللہ نے انہیں میرا فہم وعلم عطاء کیا ہے وہ میرے گوشت وخون سے ہیں۔ میری امت میں جو ان کے فضل کا انکار کرنے والے اور ان سے میرا تعلق توڑنے والے ہیں میں ان کی اللہ کے حضور شکایت کرتا ہوں اللہ کی قسم! وہ میرے بیٹے یعنی حسینؑ کو قتل کریں گے اور اللہ انہیں میری شفاعت نصیب نہیں کرے گا۔

باب نمبر ﴿۲۳﴾

نبیؐ نے علیؑ اور ان کے بعد ائمہؑ پر اور انہیں عطاء کئے گئے علم پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے

حدیث ① حدثنا ابراهيم بن هاشم عن ابی عبدالله البرقی عن خلف بن حماد عن محمد بن القبطی قال سمعت ابا عبدالله عليه السلام يقول الناس غفلوا قول رسول الله صلی الله عليه وآله فی علی يوم غدير خم كما غفلوا يوم مشربة ام ابراهيم اتاه الناس يعودونه فجاء علی عليه السلام ليدنو من رسول الله صلی الله عليه وآله فلم يجد مكانا فلما رأى رسول الله صلی الله عليه وآله انهم لا يوسعون لعلی عليه السلام نادى يامعشر الناس فرجوا لعلی ثم اخذ بيده (فقعده معه على فراشه) ثم قال يامعشر الناس هولاء اهل بيتی تستخفون بهم وانا حی بين ظهرانيكم واما الله لئن غبت عنكم فان الله لايغيب عنكم ان الروح والراحة والرضوان والبشر والبشارة و الحب المحبة لمن ائتم بعلی(وتولا) وسلم له وللاوصياء من بعده (حقا علی) لادخلنهم فی شفاعتی لانهم اتباعی ومن تبعنی فانه منی مثل جرى فی من ابراهيم لانی من ابراهيم وابراهيم منی (و) دينه دينی (و دينی دينه)(وسنة سنتی) وفضله من فضلی وانا افضل منه وفضلی له فضل تصديق قولی تعالی

(ذریۃ بعضھا من بعض واللہ سمیع علیم)(وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وثبت قدمہ فی مشربۃ ام ابراھیم حین عادہ الناس فی مرضہ قال ھذا)۔

محمد بن القبطی نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق رسولؐ اللہ کے یوم غدیر والے فرمان سے لوگ غافل ہو گئے تھے جس طرح یوم مشربہ ام ابراھیم باغ والے انکی خبر سے غافل ہو گئے تھے۔ لوگ رسولؐ للہ کی تیمار داری کے لئے آئے ہوئے تھے کہ علیؑ تشریف لائے اور رسولؐ اللہ کے قریب ہونے لگے تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جگہ نہ ملی جب رسولؐ اللہ نے دیکھا کہ لوگ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رستہ نہیں دے رہے تو آپؐ نے آواز دی: لوگو! علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے رستہ چھوڑ و پھر رسولؐ اللہ نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ بستر پر بٹھالیا پھر فرمایا: لوگو! یہ میرے اہلِ بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں تم انہیں معمولی سمجھتے ہو جبکہ میں ابھی تمھارے درمیان موجود ہوں؟۔ اللہ کی قسم! اگر میں تم سے اوجھل ہو گیا تو اللہ کبھی بھی اوجھل و غائب نہیں ہو گا۔ یقیناً آرام و راحت خوشی و بشارت اور پیار و محبت اسی کے لئے ہے جس نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنا تعلق جوڑا اور ان کی پیروی کی اور ان کے بعد ان کے اوصیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تسلیم کیا اسی صورت میرے ذمہ حق ہو گا کہ میں ان پیروی کرنے والوں کو اپنی شفاعت سے نوازوں کیونکہ وہ میرے پیروکار ہیں اور جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے جس طرح میرے اور ابراھیمؑ کے درمیان تعلق ہے کہ میں ابراھیمؑ سے ہوں اور ابراھیمؑ مجھ سے ہیں ان کا دین میرا دین اور میرا دین ان کا دین ہے ان کی سنت میری سنت اور ان کا فضل و مقام میرا ہی فضل ہے اور میں ان سے افضل ہوں میرا فضل ہی ان کا فضل ہے میری بات کی تصدیق اللہ کا یہ فرمان ہے ﴿ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ ’یہ ایک دوسرے کی نسل میں سے ہیں، اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا (اور) جاننے والا ہے‘‘۔ (آل عمران۔ ۳۴)۔

حدیث ② حدثنا عبداللہ بن محمد عن موسی بن القاسم عن جعفر بن

محمد بن سماعة عن عبدالله بن مسكان عن الحكم بن الصلت عن ابى جعفر عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله خذوا بحجزة هذا الانزع يعنى عليا فانه الصديق الاكبر وهو الفاروق يفرق بين الحق والباطل من احبه هداه الله ومن ابغضه اضله الله ومن تخلف عنه محقه الله ومنه سبطا امتى الحسن والحسين وهما ابناى ومن الحسين ائمة الهدى اعطاهم الله فهمى و علمى فاحبوهم وتولوهم ولاتتخذوا وليجة من دونهم فيحل عليكم غضب من ربكم ومن يحلل عليه غضب من ربه فقد هوى وما الحيوة الدنيا الامتاع الغرور۔

حکم بن صلت نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: شرک سے دور اور پاک شخصیت یعنی علی علیہ الصلوۃ والسلام کا دامن تھام لو یہی صدیق اکبر ہے اور یہی وہ فاروق ہے جو حق و باطل کے درمیان فرق کرتا ہے جس نے اس سے محبت کی اللہ اس کو ہدایت دے گا اور جس نے اس سے بغض رکھا اسے اللہ گمراہ کر دے گا جو اس سے پیچھے رہا اللہ اس کو مٹا ڈالے گا اسی سے میرے دونوں نواسے حسن و حسین علیہ الصلوۃ والسلام ہیں وہ دونوں میرے فرزند ہیں اور حسین علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد سے ہدایت کے امام ہوں گے جنہیں اللہ نے میرا فہم وعلم عطاء کیا ان سے محبت کرنا ان سے دوستی رکھنا ان کے علاوہ کسی سے اپنا تعلق نہ جوڑنا ورنہ تم پر تمھارے رب کا غضب نازل ہوگا اور جس پر رب کا غضب نازل ہووہ تو ذلیل وخوار ہوگیا دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن الحسين عن النضر بن شعيب عن محمد بن الفضيل عن ابى حمزة الثمالى قال سمعت اباجعفر عليه السلام يقول قال رسول الله صلى الله عليه وآله ان الله تبارك وتعالى يقول ان من استكمال

حجتی علی الاشقیاء من امتك من ترك ولایة علی (واختار ولایة من والی اعدائه) وانكر فضله وفضل الاوصیاء من بعده فان فضلك فضلهم وحقك حقهم وطاعتك طاعتهم ومعصیتك مصعیتهم وهم الائمة الهداة من بعدك جری فیهم روحك وروحهم جری فیك من ربك وهم عترتك من طینتك ولحمك ودمك قداجری الله فیهم سنتك وسنة الانبیاء قبلك وهم خزانی علی علمی من بعدك حقا علی لقداصطفیتهم وانتجبتهم واخلصتهم وارتضیتهم ونجی من احبهم ووالاهم وسلم بفضلهم ثم قال رسول الله صلی الله علیه وآله ولقد اتانی جبرئیل باسمائهم واسماء آبائهم واحبائهم والمسلمین لفضلهم.

ابی حمزہ الثمالی نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کوفرماتے سنا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپؐ کی امت کے بدبختوں پر میری حجت کی تکمیل یہ ہے کہ جس نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت ترک کی اور اس سے عداوت رکھنے والوں کی دوستی اختیار کی اور اس کے اور اس کے بعد اوصیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضل کا انکار کیا جبکہ آپؐ کا فضل ان کا فضل ہے آپؐ کا حق ان کا حق ہے آپؐ کی اطاعت ان کی اطاعت ہےاورآپؐ کی نافرمانی ان کی نافرمانی ہےوہی آپؐ کے بعد ہدایت کے امام ہیں آپؐ کےرب کی طرف سےآپؐ کی روح ان میں اوران کی روح آپؐ میں جاری ہےوہ آپؐ کی اولا داورآپ کا خون ہیں اللہ تعالیٰ نے ان میں آپؐ کی اور آپ سے پہلے انبیاء کی سنت جاری کر دی ہےوہ آپؐ کے بعد میرےعلم کے خازن ومحافظ ہیں میرے لئے لازم تھا پس میں نے انہیں منتخب کیا انہیں برگزیدہ بنایاانہیں چن لیا اور پسند کرلیا ہےاورجس نے ان سے محبت کی اوران کی ولایت اپنائی وہ نجات پا گیا۔پھررسولؐ اللہ نےفرمایا: میرے پاس جبرائیلؑ ان کے نام ان کےآباء کےنام اور ان سے محبت کرنے والوں اوران کےفضل کوتسلیم کرنے والوں کے نام لےکرآیا ہے۔

باب نمبر ﴿۲۴﴾

ائمہؑ اہل علم، اُن کے دشمن لاعلم اور اُن کے شیعہ اولواالالباب ہیں

حدیث ۱ حدثنی ابو جعفر احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن النضر بن سوید عن القاسم بن سلیمان عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل (قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون انما یتذکر اولو الالباب) فقال نحن الذین نعلم و عدونا الذین لایعلمون وشیعتنا اولو الالباب.

جابر نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے اللہ کے فرمان ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ ''(اے رسولؐ) کہہ دو وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ لوگ جونہیں جانتے برابر ہو سکتے ہیں، ماسوائے اس کے نہیں کہ اس سے اولواالالباب ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں''۔ (زمر۔۹) کے متعلق فرمایا: ہم وہ لوگ ہیں جو جانتے ہیں اور ہمارے دشمن وہ ہیں جونہیں جانتے اور ہمارے شیعہ اولواالالباب عقل و دانش والے ہیں۔

حدیث ۲ حدثنا محمد بن الحسین عن ابی داود المسترق عن محمد بن مروان قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام (ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون انما یتذکر اولو الالباب) قال نحن الذین نعلم وعدونا

الذین لایعلمون وشیعتنا (الذین) اولو الالباب.

محمد بن مروان نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾ ''(اے رسولؐ) کہہ دو وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں جانتے برابر ہو سکتے ہیں، ماسوائے اس کے نہیں کہ اس سے اولوالالباب ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں''۔ (زمر۔۹) آپؑ نے فرمایا: ہم اہل علم جاننے والے، ہمارے دشمن ''لَا يَعْلَمُونَ'' علم نہ رکھنے والے اور اولوالالباب دانشمند ہمارے شیعہ ہیں۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن الحسین عن علی بن اسباط عن (ابیه) اسباط قال کنت عند ابی عبدالله فسأله رجل من اهل هیت فقال جعلت فداك قول الله تعالی (هل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون انما یتذکر اولو الالباب) فقال نحن الذین نعلم وعدونا الذین لایعلمون واولو الالباب شیعتنا.

علی بن اسباط نے اپنے والد اسباط سے بیان کیا کہ میں ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھا کہ آپؑ سے ایک آدمی نے سوال کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں اللہ کا فرمان ہے ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾ (اس سے کون لوگ مراد ہیں؟) آپؑ نے فرمایا: ہم وہ لوگ ہیں جو علم رکھتے ہیں اور جو علم نہیں رکھتے وہ ہمارے دشمن ہیں اور دانشمندوں سے مراد ہمارے شیعہ پیروکار ہیں۔

حدیث ④ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن القسم بن محمد عن علی عن ابی بصیر قال سألت ابا جعفر علیه السلام عن قول الله

تعالی هل (یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون انمایتذکر اولو الالباب) قال نحن الذین نعلم وعدونا الذین لا یعلمون وشیعتنا اولو الالباب.

ابو بصیر نے بیان کیا میں نے ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ کے بارے میں پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا: علم والے ہم اور لاعلم ہمارے دشمن ہیں اور ہمارے شیعہ الوالالباب دانشمند ہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا الحسن بن علی عن العباس بن عامر عن اسباط بن سالم قال کنت عند ابی عبدالله فسئله رجل عن قول الله تعالی (هل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون) الایة (و) ذکر مثل اول الحدیث.

اسباط بن سالم نے بیان کیا کہ میں ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھا کہ آپؑ سے ایک آدمی نے اللہ کے فرمان ﴿هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ﴾ "برابر ہوسکتے ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں" کے متعلق پوچھا اور پھر پہلی حدیث کی طرح بیان کیا۔

حدیث ⑥ حدثنا احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن (ابن) ابی حمزة عن ابی بصیر عنه علیه السلام فی قول الله تعالی (هل یستوی الذین یعلمون) الایة وذکر مثله.

ابو بصیر نے ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ کے بارے میں اسی طرح روایت کیا۔

حدیث ⑦ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن القاسم بن

محمد عن علی بن ابی بصیر قال سألت اباجعفر علیہ السلام عن قول اللہ تعالی (ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون) الایۃ قال نحن الذین نعلم وعدونا الذین لایعلمون وشیعتنا اولوا الالباب.

ابوبصیر نے بیان کیا میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ کے متعلق سوال کیا۔آپؑ نے فرمایا: ہم علم والے اور ہمارے دشمن وہ ہیں جو لاعلم ہیں اور ہمارے شیعہ الوالالباب دانشمند ہیں۔

حدیث ⑧ حدثنا بعض اصحابنا عن ایوب بن نوح عن العباس بن عامر عن الربیع بن محمد عن عبداللہ بن عبید قال سئل ابوعبداللہ علیہ السلام (عن قول اللہ تعالی) (ھل یستوی الذین یعلمون (والذین لایعلمون)) فذکر مثلہ.

عبد اللہ بن عبید نے بیان کیا کہ ابوعبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ کے متعلق سوال کیا گیا آپؑ نے اسی طرح بیان کیا۔

حدیث ⑨ حدثنا ابراھیم بن ھاشم عن عبداللہ بن المغیرۃ عن عبدالمؤمن بن القاسم الانصاری عن سعد عن جابر بن یزید الجعفی عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ تعالی (ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون)فذکر مثلہ.

ہمیں ابراھیم بن ھاشم نے عبداللہ بن مغیرہ سے بیان کیا انہوں نے عبدالمومن بن قاسم الانصاری سے انہوں نے سعد سے انہوں نے جابر بن یزید الجعفی سے بیان کیا انہوں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ کے متعلق اسی طرح بیان کیا۔

الجزء الثانی

باب نمبر ﴿۱﴾

ائمہؑ معدنِ علم، شجرِ نبوت، حکمت کی کنجیاں، نزولِ رسالت کی جگہ اور فرشتوں کی آماجگاہ ہیں

حدیث ① قال حدثنا ابو القاسم حمزة بن (القاسم العباسی) قال حدثنا محمد بن یحیی العطار قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار قال حدثنا ابراهیم بن هاشم عن عبدالله بن المغیرة عن عبدالمؤمن بن القاسم الانصاری عن (حمید بن معاذ) من اهل البصرة عن جویبر عن الضحاك بن مزاحم الخراسانی قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله انا اهل البیت اهل بیت الرحمة وشجرة النبوة وموضع الرسالة ومختلف الملائكة ومعدن العلم.

ضحاک بن مزاحم الخراسانی نے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: ہم اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام بیت الرحمت کے مالک، شجرۃ النبوت، نزول رسالت کی جگہ فرشتوں کی آماجگاہ اور علم کا سرچشمہ ہیں۔

حدیث ② حدثنا العباس بن معروف (قال: حدثنا) حماد بن عیسی عن ربعی عن الجارود (وهو ابو المنذر) قال (دخلت مع ابی علی علی بن الحسین بن علی علیه السلام فقال علی بن الحسین) ما تنقم الناس منا؟ نحن

واللہ شجرۃ النبوۃ وبیت الرحمۃ وموضع الرسالۃ ومعدن العلم ومختلف الملائکۃ.

جارود ابولمنذر نے بیان کیا کہ میں اپنے والد کے ہمراہ علی بن حسین بن علی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس گیا۔آپؑ نے فرمایا: لوگ ہمیں کیوں بُرا جانتے ہیں؟۔اللہ کی قسم! ہم شجرۃ النبوت اور بیت الرحمۃ ،نزول وعلوم رسالت کی جگہ،علم کی کان اور فرشتوں کی آماجگاہ ہیں۔

حدیث ③ حدثنا یعقوب بن اسحق ابن ابراھیم الجریری ومحمد بن حسان قالا اخبرنا ابوعمران الارمنی وھو موسی بن زنجویہ عن عائذ بن اسماعیل عمن حدثہ عن خیثمۃ عن ابی جعفر علیہ السلام قال نحن شجرۃ النبوۃ وبیت الرحمۃ ومفاتیح الحکمہ ومعدن العلم وموضع الرسالۃ ومختلف الملائکۃ وموضع سر اللہ ونحن ودیعۃ اللہ فی عبادہ (ونحن حرم اللہ الاکبر ونحن عھد اللہ فمن وفی بذمتنا فقد وفی بذمۃ اللہ، ومن وفی بعھدنا فقد وفی بعھد اللہ ومن خفرھما فقد خفر ذمۃ اللہ وعھدہ).

خیثمہ نے امام ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہم شجرۃ النبوت ،رحمت کا گھر ،حکمت کی کنجیاں ،علم کی کان ،رسالت کی جگہ ،فرشتوں کے اترنے کا مقام اور اللہ کے ہمراز ہیں ہم اللہ کے بندوں میں اس کی عطاء ہیں ،ہم اللہ کا حرم اکبر اور اس کا عہد ہیں۔جس نے ہمارا ذمہ نبھایا اس نے اللہ کا ذمہ نبھایا اور جس نے ہمارا عہد پورا کیا اس نے اللہ کا عہد پورا کیا اور جس نے ہمارا ذمہ وعہد توڑا اس نے اللہ کا ذمہ وعہد توڑا۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن الحسین عن الحکم بن مسکین قال حدثنی بعض اصحاب الاعمش عن الاعمش رفع الحدیث إلی ابی ذر (رح) قال

لما اختلف الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وآله قال ابوذر اهل بيت نبيكم هم اهل بيت النبوة وموضع الرسالة ومختلف الملائكة وبيت الرحمة ومعدن العلم.

عمش نے ابوذرؓ سے مرفوع بیان کیا کہ رسولؐ اللہ کے بعد جب لوگوں میں اختلاف ہوا تو ابوذرؓ نے فرمایا: تمہارے نبیؐ کے اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی اہل بیتؑ نبوت، جائے رسالت، فرشتوں کی آماجگاہ، بیت الرحمت اور منبع علم ہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن الحسين عن عبد الرحمن بن ابي نجران عن سلمان بن جعفر عن عبد الاعلى بن تميم بذكره عن الفضيل (بن يسار) قال (قال) ابو جعفر عليه السلام يافضيل ماينقم الناس منا؟ فوالله انا لشجرة النبوة وموضع الرسالة ومختلف الملائكة وبيت الرحمة ومعدن العلم.

فضیل بن یسار نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے فضیل! لوگ ہمیں کیوں بُرا جانتے ہیں؟ اللہ کی قسم! ہم نبوت کا شجر، جائے رسالت، ملائکہ کی آماجگاہ، بیت الرحمت اور علم کی کان ہیں۔

حدیث ⑥ حدثنا عبد الله بن محمد عن الحسن بن موسى الخشاب (قال) حدثنا اصحابنا عن خيثمة الجعفي قال قال لي ابو عبد الله عليه السلام ياخيثمة نحن شجرة النبوة وبيت الرحمة ومفاتيح الحكمة ومعدن العلم وموضع الرساله ومختلف الملائكة وموضع سر الله ونحن وديعة الله في عباده ونحن حرم الله الاكبر ونحن ذمة الله ونحن عهد الله فمن وفا بذمتنا فقد وفا (بذمة الله ومن وفى) بعهدنا فقد وفا (بعهد الله) ومن خفرها فقد خفر ذمة الله وعهده.

خیثمہ الجعفی نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا: اے خیثمہ! ہم نبوت کا شجر، بیت الرحمت، حکمت کی کنجیاں، علم کی کان، جائے رسالت، فرشتوں کی آماجگاہ اور اللہ کے رازدار ہیں اور ہم اللہ کے بندوں میں اس کی عطاء ہیں اور ہم اللہ کا حرم اکبر ہیں ہم اللہ کا ذمہ ہیں ہم اللہ کا عہد ہیں جس نے ہمارا ذمہ نبھایا اس نے اللہ کا ذمہ نبھایا اور جس نے ہمارا عہد پورا کیا اس نے اللہ کا عہد پورا کیا جس نے اسے توڑا اس نے اللہ کا ذمہ اور عہد توڑا۔

حدیث ⑦ حدثنا عبداللہ بن محمد عن ابیه عن عبداللہ بن المغیرة عن اسماعیل بن ابی زیاد السکونی عن جعفر علیه السلام عن ابیه عن علی علیه السلام قال انا اهل بیت شجرة النبوة وموضع الرسالة ومختلف الملائکة وبیت الرأفة ومعدن العلم.

اسماعیل بن ابی زیاد السکونی نے امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انہوں نے اپنے والد محترم سے انہوں نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: ہم اہل بیت شجرۂ نبوت، جائے رسالت، فرشتوں کی آماجگاہ، مقام رحمت و رفعت اور علم کی کان ہیں۔

حدیث ⑧ حدثنا محمد بن احمد بن محمد بن اسمعیل العلوی قال حدثنا الحسن بن (علی بن) عمرو العمرکی عن علی بن جعفر عن (اخیه) موسی بن جعفر علیه السلام عن ابیه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله انا اهل بیت شجرة النبوة وموضع الرسالة ومختلف الملائکة وبیت الرحمة ومعدن العلم.

حسن بن علی بن عمر والعمرکی نے علی بن جعفر سے بیان کیا انہوں نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انہوں نے اپنے والد محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: ہم اہل

بیت شجرۂ نبوت، جائے رسالت، آماجگاہِ ملائکہ، رحمت کا گھر اور علم کی کان ہیں۔

حدیث ⑨ حدثنا احمد بن محمد عن اسماعیل بن مهران عن حماد عن ربعی بن عبدالله بن الجارود عن جده الجارود قال دخلت مع ابی علی (علی بن) الحسین بن علی بن ابی طالب علیه السلام فقال ماینقم الناس منا؟ فنحن والله شجرة النبوة وبیت الرحمة وموضع الرسالة ومختلف الملائكة ومعدن العلم.

ربعی بن عبداللہ بن جارود نے اپنے دادا جارود سے بیان کیا کہ میں اپنے والد کے ہمراہ علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا آپؑ نے فرمایا: لوگ ہمیں کیوں بُرا جانتے ہیں؟۔ اللہ کی قسم! ہم شجرہ نبوت، بیت الرحمت، جائے رسالت، آماجگاہِ ملائکہ اور علم کی کان ہیں۔

باب نمبر ﴿۲﴾

ائمہؑ اور اُن کے علم کی مثال وہ شجر ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے

حدیث ① حدثنا الحسن بن موسی الخشاب عن عمرو بن عثمان عن محمد بن عذافر عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر علیه السلام قال سألته عن قول الله تعالی (شجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء تؤتی اکلها کل حین باذن ربها) (قال رسول الله صلی الله علیه وآله جذرها) وعلی فرعها والائمة اغصانها وعلمنا ثمرها وشیعتنا ورقها یاابا حمزة هل تری فیها فضلا؟ قال قلت لا والله ما اری فیها (فضلاً) قال فقال یاابا حمزة والله ان المولود یولد من شیعتنا فتورق ورقة منها ویموت فتسقط ورقة منها.

ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيٓ أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍۭ بِإِذْنِ رَبِّهَا ط﴾ ”وہ ایک پاک درخت کی مانند ہے اُس کی جڑ محکم ہے اور اُس کی شاخ آسمان میں (پہنچی ہے) وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے“۔ (ابراھیم۔۲۴،۲۵) کے متعلق سوال کیا۔ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ اللہ اس درخت کی جڑ اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کا تنا ہیں اور ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام اس کی شاخیں اور ہمارا علم اس

کا پھل اور ہمارے شیعہ اس کے پتے ہیں۔پھر فرمایا: اے ابوحمزہ! کیا تُو نے اس میں کوئی فرق اور دراڑ دیکھی ہے؟۔میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس میں کوئی دراڑ نہیں دیکھی۔فرمایا: اے ابوحمزہ! اللہ کی قسم! ہمارے شیعوں میں سے جب کوئی پیدا ہوتا ہے تو اس کا پتا بن جاتا ہے اور جب وہ فوت ہوتا ہے تو پتا گر جاتا ہے۔

حدیث ② حدثنا یعقوب بن یزید عن الحسن بن محبوب عن الاحول عن سلام عن بن المستنیر قال سألت اباجعفر علیه السلام عن قول الله تعالی (کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء (تؤتی أکلها کل حین باذن ربها)) قال الشجرة رسول الله نسبه ثابت فی بنی هاشم وفرع الشجرة علی وعنصر الشجرة فاطمة واغصانها الائمة وورقها الشیعة وان الرجل (منهم لیموت) فتسقط منها ورقة وان المولد منهم لیولد فتورق ورقة قال قلت له جعلت فداك قوله تعالی (تؤتی اکلها کل حین باذن ربها)؟ قال هو ما یخرج من الامام من الحلال والحرام فی کل سنة إلی شیعته.

سلام بن مستنیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرمان ﴿كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيٓ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِإِذْنِ رَبِّهَا ط﴾ ''وہ ایک پاک درخت کی مانند ہے اُس کی جڑ محکم ہے اور اُس کی شاخ آسمان میں (پہنچی ہے) وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے''۔ (ابراھیم۔۲۴،۲۵) کے متعلق سوال کیا۔آپؑ نے فرمایا: درخت رسولؐ اللہ ہیں آپؐ کی نسبت بنی ہاشم میں ثابت ہے اور درخت کا تنا علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور اس کا ایک حصہ فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام ہیں ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام اس کی شاخیں اور شیعہ اس کے پتے ہیں ان میں سے کوئی جب فوت ہوتا ہے تو اس درخت کا پتا گر جاتا ہے اور جب کوئی پیدا ہوتا ہے تو پتا بن جاتا ہے۔

(راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿تُؤْتِیْٓ اُکُلَهَا کُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ﴾ ''وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے''۔آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد حلال وحرام کے وہ احکام ہیں جو ائمہؑ کی طرف سے ہر سال اپنے شیعوں کے لئے جاری ہوتے ہیں۔

حدیث ③ حدثنا احمد عن الحسن بن محبوب عن مؤمن الطاق عن سلام بن المستنير قال سألت اباجعفر عليه السلام عن قول الله تعالى (شجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها فى السماء تؤتى أكلها كل حين باذن ربها) قال الشجرة رسول الله صلى الله عليه وآله نسبه ثابت فى بنى هاشم وعنصر الشجرة فاطمة وفرع الشجرة على امير المؤمنين واغصان الشجرة وثمرها الائمة ورق الشجرة الشيعة وان المولود ليولد فتورق ورقة وان الرجل من الشيعة ليموت فتسقط ورقة قال(قلت) جعلت فداك (تؤتى اكلها كل حين باذن ربها)؟ قال ما يفتى الائمة شيعتهم فى كل حج وعمرة من الحلال والحرام.

سلام بن المستنیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿کَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ تُؤْتِیْٓ اُکُلَهَا کُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ﴾ ''وہ ایک پاک درخت کی مانند ہے اُس کی جڑ محکم ہے اور اُس کی شاخ آسمان میں (پہنچی ہے) وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے''۔ (ابراھیم۔۲۵،۲۴) کے متعلق سوال کیا۔آپؑ نے فرمایا: رسولؐ اللہ شجر اور آپ کا نسب بنو ہاشم میں ثابت ہے اور درخت کی اصل فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام ہیں اس کی فرع تنا علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اس کی شاخیں اور پھل ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں اور شیعہ اس کے پتے ہیں جب شیعوں میں سے کوئی پیدا ہوتا ہے تو درخت کا پتا بن جاتا ہے اور جب شیعوں میں سے کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو پتا

گر جاتا ہے۔(سلام بن مستنیر کہتے ہیں) میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں ﴿تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ﴾ ''وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے'' کا کیا مطلب ہے؟۔فرمایا: حلال وحرام کے وہ احکام جو حج وعمرہ کے مواقع پر ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے شیعوں کو بتاتے ہیں۔

حدیث ④ حدثنا احمد بن محمد عن علی بن سیف عن ابیه سیف عن عمر بن یزید بیاع السابری قال سألت اباعبدالله علیه السلام عن قول الله تعالی (شجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء)؟ قال فقال رسول الله صلی الله علیه وآله والله جذرها وامیر المؤمنین فرعها والائمة من ذریتهما اغصانها وعلم الائمة ثمرها وشیعتهم المؤمنون ورقها هل تری فیها فضلا یا اباجعفر؟ قال قلت لا والله فقال والله ان المؤمن یولد فیورق ورقة وان المؤمن لیموت فتسقط ورقته (منها).

عمر بن یزید بیاع السابری نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ﴾ کے متعلق سوال کیا۔آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! رسولؐ اللہ اس درخت کی جڑ، امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کا تنا، ان کی ذریت میں سے ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی شاخیں اور ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم اس کا پھل ہے اور ان کے مومن شیعہ اس کے پتے ہیں۔پھر فرمایا: اے ابوجعفر! تُو نے اس میں کوئی کمی اور دراڑ دیکھی ہے؟۔میں نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں۔ آپؑ نے فرمایا: جب مومن پیدا ہوتا ہے تو اس کا پتا بن جاتا ہے اور مومن فوت ہوتا ہے تو اس کا پتا گر جاتا ہے۔

نوادر

حدیث ① حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن المفضل بن صالح عن محمد الحلبی عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل (کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء) قال النبی والائمۃ ھم الاصل ثابت والفرع الولایۃ لمن دخل فیھا.

محمد الحلبی نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ کے فرمان ﴿كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ﴾ ''وہ ایک پاک درخت کی مانند ہے اُس کی جڑ محکم ہے اور اُس کی شاخ آسمان میں (پہنچی ہے)'' کے متعلق فرمایا: نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ثابت جڑ ہیں اور فرع ولایت ہے جو اس میں داخل ہو گیا وہ اس سے متمسک ہو گیا۔

حدیث ② حدثنا موسی بن جعفر قال وجدت بخط ابی روایۃ عن محمد بن عیسی الاشعری عن محمد بن سلیمان الدیلمی مولی ابی عبداللہ عن سلیمان قال سألت اباعبداللہ علیہ السلام عن قول اللہ تعالی (سدرۃ المنتھی) وقولہ (اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء) (قال) فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واللہ جذرھا وعلی ذروھا وفاطمۃ فرعھا والائمۃ اغصانھا وشیعتھم اوراقھا قال قلت جعلت فداك فما معنی (المنتھی)؟ قال الیھا واللہ انتھی الدین من لم یکن من الشجرۃ فلیس بمؤمن ولیس لنا شیعۃ.

سلیمان نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى﴾

(نجم ۱۴) اور ﴿اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ﴾ ''اُس کی جڑ محکم ہے اور اُس کی شاخ آسمان میں (پہنچی ہے)'' کے متعلق سوال کیا۔آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! رسولؐ اللہ اس کی جڑ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام اس کی ذروفرع ہیں، ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام اس کی شاخیں اور شیعہ اس کے پتے ہیں۔(راوی کہتا ہے) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں ''اَلْمُنْتَهٰى'' کے کیا معنی ہیں؟ ۔فرمایا: اللہ کی قسم! اس پر دین کی انتہا ہوتی ہے جو اس شجر سے نہیں وہ مومن ہے نہ ہمارا شیعہ۔

حدیث ③ حدثنا ابراهيم بن هاشم عن عمرو بن عثمان الخزاز عن عبدالرحمن بن حماد عن عمر بن يزيد قال سألت اباعبدالله عليه السلام عن قول الله تعالى (اصلها ثابت وفرعها فى السماء)؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وآله والله جذرها وامير المؤمنين عليه السلام (ذروها) وفاطمة عليه السلام) فرعها و الائمة من ذريتها اغصانها وعلم الائمة ثمرها وشيعتهم ورقها فهل ترى فيهم فضلا؟ فقلت لا فقال والله ان المؤمن ليموت فتسقط ورقة من تلك الشجرة وانه ليولد فتورق ورقة فيها فقلت قوله (تؤتى أكلها كل حين باذن ربها)؟ فقال (يعنى) ما يخرج إلى الناس من علم الامام فى كل حين يسئل عنه.

عمر بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ﴾ ''اُس کی جڑ محکم ہے اور اُس کی شاخ آسمان میں (پہنچی ہے)'' کے متعلق سوال کیا۔آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! رسولؐ اللہ اس کی جڑ اور امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام اس کی ذروفرع ہیں ان کی اولاد میں ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام اس کی شاخیں، ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام کا علم اس کا ثمر اور ان کے شیعہ اس کے پتے ہیں۔کیا تم نے اس میں کوئی کمی اور خلا دیکھا ہے؟ ۔(راوی کہتا ہے) میں نے

کہا نہیں۔آپؑ نے فرمایا: مومن فوت ہوتا ہے تو اس درخت کا پتا گر جاتا ہے اور جب پیدا ہوتا ہے تو اس کا پتا بن جاتا ہے۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا اللہ کا فرمان ہے ﴿تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۭ﴾ ''وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے''۔آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد امام کا وہ علم ہے جو لوگوں کے سوال کرنے پر ہر سال جاری ہوتا ہے۔

باب نمبر ﴿۳﴾

ائمہؑ اللہ کی حجت، اللہ کا دروازہ، اس کے امور کے والی، اللہ کی عطاء کا وسیلہ، اللہ کا پہلو، اللہ کی آنکھ اور اللہ کے علم کے نگہبان و خازن ہیں

حدیث ① حدثنا احمد بن محمد عن احمد بن محمد بن ابی نصر عن محمد بن حمران عن اسود بن سعید قال کنت عند ابی جعفر علیه السلام فانشاء یقول ابتداء من غیر ان یسئل نحن حجة الله و نحن باب الله و نحن لسان الله و نحن وجه الله و نحن عین الله فی خلقه و نحن ولاة امر الله فی عباده.

اسود بن سعید نے بیان کیا کہ میں ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس تھا کہ آپؑ نے میرے پوچھے بغیر ہی فرمایا: ہم اللہ کی حجت ہیں ہم اللہ کا دروازہ ہیں ہم اللہ کی زبان ہیں اور ہم اللہ کا چہرہ ہیں ہم اللہ کی مخلوق میں اس کی آنکھ اور اس کے بندوں میں اس کے امور کے والی ہیں۔

حدیث ② حدثنا محمد بن الحسین قال اخبرنا احمد بن (ابی) بشر قال حدثنا حسان الجمال قال حدثنا هاشم بن ابی عمار قال سمعت امیر المؤمنین علیه السلام یقول انا عین الله و انا ید الله و انا جنب الله و انا باب

الله.

ہاشم بن ابی عمار نے بیان کیا کہ میں نے امیرالمومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کوفرماتے سنا: میں عین اللہ ہوں میں ید اللہ ہوں میں جنب اللہ ہوں اور میں باب اللہ ہوں۔

حدیث ③ (حدثنا) احمد بن موسی عن الحسن بن موسی الخشاب عن علی بن حسان عن عبد الرحمن بن کثیر قال سمعت ابا عبدالله علیه السلام یقول نحن ولاة امر الله وخزنة علم الله وعیبة وحی الله واهل دین الله وعلینا نزل کتاب الله وبنا عبدالله ولولانا ماعرف الله ونحن ورثة نبی الله وعترته.

عبدالرحمان بن کثیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کوفرماتے سنا: ہم اللہ کے امر کے والی، اللہ کے علم کے خازن، اس کی وحی کامرکز اس کے دین کے مالک ہیں۔ہم پر اللہ کی کتاب نازل کی گئی ہمارے وسیلے سے اللہ کی عبادت ہوتی ہے ہم نہ ہوتے تو اللہ کی پہچان نہ ہوتی ہم ہی اللہ کے نبیؐ کے وارث اور آپؐ کی عترت ہیں۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن البرقی عن فضالة بن ایوب عن عبدالله بن ابی یعفور قال قال (لی) ابوعبدالله علیه السلام یا ابن ابی یعفور ان الله تبارك وتعالی واحد متوحد بالوحدانیة متفرد بامره فخلق خلقا ففردهم لذلك الامر فنحن هم یابن ابی یعفور فنحن حجج الله فی عباده وشهداؤه فی خلقه وامنائه وخزانه علی علمه والداعون إلی سبیله و القائمون بذلك فمن اطاعنا فقد اطاع الله.

عبداللہ بن ابی یعفور نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابن ابی یعفور! اللہ تعالیٰ اپنی وحدانیت کے ساتھ اور اپنے امر کے ذریعے یکتا تھا پس اس نے خلق کو خلق کیا اور اس

امر (امامت وخلافت) کے لئے انہیں منتخب کیا اور وہ ہم ہیں۔اے ابن یعفور! ہم اللہ کے بندوں میں اس کی حجتیں اس کی مخلوق میں گواہ اس کے علم کے امین اور خازن اس کی سبیل کی طرف دعوت دینے والے اور اس پر قائم رہنے والے ہیں پس جس نے ہماری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

حدیث ⑤ حدثنا احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن ايوب عن القاسم بن بريد عن مالك الجهني قال سمعت اباعبدالله عليه السلام يقول انا شجرة من جنب الله فمن وصلنا وصله الله قال ثم تلى هذه الاية (ان تقول نفس ياحسرتى على مافرطت فى جنب الله وان كنت لمن الساخرين).

مالک الجہنی نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کوفرماتے سنا: ہم اللہ کے پہلو ہیں جو ہم سے ملا اسے اللہ مل گیا پھر آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی ﴿اَنۡ تَقُوۡلَ نَفۡسٌ یّٰحَسۡرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطۡتُّ فِیۡ جَنۡۢبِ اللّٰہِ وَاِنۡ کُنۡتُ لَمِنَ السّٰخِرِیۡنَ﴾ ''کہ کوئی نفس یہ کہہ دے کہ ہائے افسوس اِس کمی پر جو میں نے جنب اللہ کے بارے میں کی اور میں یقیناً ہنسی اُڑانے والوں میں تھا''۔ (زمر۔۵۶)۔

حدیث ⑥ حدثنا احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد (و) عن محمد بن اسمعيل عن حمزة بن بزيع عن على السائى قال (سُئِل اباالحسن ماضى عليه السلام) عن قول الله عزوجل (ان تقول نفس ياحسرتى على مافرطت فى جنب الله وان كنت لمن الساخرين) قال جنب الله هو امير المؤمنين و كذلك من كان من بعده من الاوصياء بالمكان المرفوع إلى ان ينتهى الامر إلى آخرهم

واللہ اعلم بمن ھو کائن بعدہ.

علی السائی نے بیان کیا کہ ابوالحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿اَنۡ تَقُوۡلَ نَفۡسٌ یّٰحَسۡرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطۡتُّ فِیۡ جَنۡۢبِ اللّٰهِ وَاِنۡ کُنۡتُ لَمِنَ السّٰخِرِیۡنَ﴾ ''کہ کوئی نفس یہ کہہ دے کہ ہائے افسوس اِس کمی پر جو میں نے جنب اللہ کے بارے میں کی اور میں یقیناً ہنسی اُڑانے والوں میں تھا''۔ (زمر۔۵۶) کے متعلق پوچھا گیا آپؑ نے فرمایا: جنب اللہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اسی طرح آپؑ کے بعد آنے والے اوصیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اول سے ان کے آخر تک یہ سلسلہ ختم ہوگا اس کے بعد اللہ جانتا ہے کہ وہ کیا کرنے والا ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا عباد بن سلیمان (عن محمد بن سلیمان) عن ابیه قال قال ابوعبدالله علیه السلام ان الله تبارك و تعالی انتجبنا لنفسه فجعلنا صفوته من خلقه وامناؤه علی وحیه وخزانة فی ارضه وموضع سرہ وعیبة علمه ثم اعطانا الشفاعة فنحن اذنه السامعة وعینه الناظرة ولسانه الناطق باذنه وامناؤہ علی مانزل من عذر ونذر وحجة.

محمد بن سلیمان نے اپنے والد سے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے نفس کے لئے چن لیا اور ہمیں اپنی مخلوق میں برگزیدہ اپنی وحی پر امین اپنی زمین پر خزانچی ونگہبان اپنے راز کی کمین گاہ اور اپنے علم کا مرکز بنایا پھر ہمیں شفاعت عطاء کی تو ہم ہی اس کے سنتے کان دیکھتی آنکھیں اور اسی کے حکم سے بولتی زبان اور اس نے جو عذر ونذر اور دلیل نازل کی اس کے ہم امین ہیں۔

حدیث ⑧ حدثنا احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن (الربیع بن محمد المسلی) عن عبدالله بن سلیمان قال قلت لابی عبدالله علیه السلام قول

الله عزوجل (ان تقول نفس یاحسرتی علی مافرطت فی جنب الله) قال علی علیه السلام جنب الله.

عبداللہ بن سلیمان نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا﴿اَنۡ تَقُوۡلَ نَفۡسٌ یّٰحَسۡرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطۡتُّ فِیۡ جَنۡۢبِ اللّٰہِ﴾ ”کہ کوئی نفس یہ کہہ دے کہ ہائے افسوس اِس کمی پر جو میں نے جنب اللہ کے بارے میں کی“۔آپؑ نے فرمایا: علی علیہ الصلوٰۃ والسلام جنب اللہ ہیں۔

حدیث ⑨ حدثنا ابراهیم بن اسحق عن عبدالله بن حماد عن ابی خالد القماط عن ابی عبدالله علیه السلام قال قلت له یابن رسول الله صلی الله علیه وآله مامنزلتکم من ربکم؟ فقال حجته علی خلقه وبابه الذی یؤتی منه وامناؤه علی سره وتراجمة وحیه.

ابو خالد القماط نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا فرزندِ رسولؐ! آپؑ کے رب کے نزدیک آپؑ کا کیا مقام ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: ہم اس کی مخلوق پر حجت اس کی عطاء کا وسیلہ اس کے راز پر امین اور اس کی وحی کے ترجمان ہیں۔

حدیث ⑩ حدثنا عبدالله ابن عامر عن العباس بن معروف عن (عبدالله بن عبدالرحمن البصری) عن ابی المغرا عن ابی بصیر عن خیثمه عن ابی جعفر علیه السلام قال سمعته یقول نحن جنب الله ونحن صفوته ونحن خیرته ونحن مستوع مواریث الانبیاء ونحن امناؤ الله ونحن حجة الله ونحن ارکان الایمان ونحن دعائم الاسلام ونحن من رحمة الله علی خلقه ونحن الذین بنا یفتح الله وبنا یختم ونحن ائمة الهدی ونحن مصابیح الدجی ونحن

منار الهدى ونحن السابقون ونحن الاخرون ونحن العلم المرفوع للخلق من تمسك بنا لحق ومن تخلف عنا غرق ونحن قادة الغر المحجلين ونحن خيرة الله ونحن الطريق وصراط الله المستقيم إلى الله ونحن من نعمة الله على خلقه ونحن المنهاج ونحن معدن النبوة ونحن موضع الرسالة ونحن الذين الينا مختلف الملائكة ونحن السراج لمن استضاء بنا ونحن السبيل لمن اقتدى بنا ونحن الهداة إلى الجنة ونحن عز الاسلام ونحن الجسور والقناطر من مضى عليها سبق ومن تخلف عنها محق ونحن السنام الاعظم ونحن الذين بنا تنزل الرحمة وبنا تسقون الغيث ونحن الذين بنا يصرف عنكم العذاب فمن عرفنا ونصرنا وعرف حقنا واخذ بامرنا فهو منا والينا.

ابوبصیر نے خیثمہ سے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کوفرماتے سنا: ہم اللہ کا پہلو ہیں ہم اس کے منتخب کردہ ہیں ہم سب سے بہتر ہیں ہم وراثت انبیاء کے والی ہیں ہم اللہ کے امین ہیں ہم اللہ کی حجت ہیں ہم ایمان کے ارکان ہیں ہم دین کے ستون ہیں ہم اللہ کی مخلوق پراس کی رحمت ہیں ہم سے ہی اسرار و رموز کھلتے اور ہم پر ہی بند ہوتے ہیں ہم ہدایت کے امام ہیں ہم تاریکی میں چراغ ہیں ہم مینار ہدایت ہیں ہم ہی سابق اور ہم ہی آخر ہیں ہم مخلوق کے لئے مرفوع علم ہیں جس نے ہمارا دامن تھاما وہ نجات پا گیا اور علم وحق تک پہنچ گیا اور جو ہم سے پیچھے رہا غرق ہو گیا ہم روشن اندام ہستیوں کے پیشوا ہیں ہم اللہ کے بہترین بندے ہیں ہم ہی جنت کا راستہ اور اللہ کی صراط مستقیم ہیں ہم مخلوق پر اللہ کی نعمت ہیں ہم واضح وکشادہ راستہ ہیں ہم نبوت کی کان ہیں ہم جائے رسالت ہیں ہمارے پاس ہی فرشتوں کا آنا جانا رہتا ہے ہم ہی وہ چراغ ہیں جن سے ضیاء حاصل کی جاتی ہے ہم ہی قابل اقتداء راستہ ہیں ہم ہی جنت کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں ہم اسلام کا غلبہ اور رعب ہیں ہم حجت اور

پل ہیں کہ جو اس پر چلے سبقت لے جائے گا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا مٹ جائے گا ہم اسلام کی عظیم کوہان ہیں ہمارے سبب ہی رحمت برستی ہے ہمارے وسیلہ سے بارش برستی ہے ہم ہی ہیں جن کی بدولت تم سے عذاب روک لیا جاتا ہے پس جس نے ہمیں پہچانا، ہماری مدد کی، ہمارا حق پہچانا اور ہمارے ساتھ اپنا تعلق جوڑا وہ ہم سے ہے اور روز قیامت ہم سے ہی ملے گا۔

حدیث ⑪ حدثنا احمد بن محمد عن ابیه عن محمد(بن ابی عمیر)(عن ابن اذینة) عن برید العجلی قال سألت اباجعفر علیه السلام عن قول الله تبارك وتعالی (وکذلك جعلناکم امة وسطا لتکونوا شهداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شهیدا) قال نحن امة الوسط ونحن شهداء الله علی خلقه وحجته فی ارضه.

برید العجلی نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ ﴾ ”اور اسی طرح ہم نے تمہیں امتِ وسطہ بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہ رہو“۔ (بقرہ۔۱۴۳) کے متعلق پوچھا۔آپؑ نے فرمایا: ہم ہی امتِ وسطہ ہیں ہم مخلوق پر اللہ کے گواہ اور زمین پر اس کی حجت ہیں۔

حدیث ⑫ حدثنا احمد بن محمد عن محمد بن اسماعیل عن(عمه) حمزة بن بزیع عن علی بن سوید(السائی) عن ابی الحسن موسی علیه السلام فی قول الله تعالی (یاحسرتی علی مافرطت فی جنب الله) قال جنب الله امیر المؤمنین وکذلك من کان من بعده(من) الاوصیاء بالمکان الرفیع إلی ان ینتهی الامر إلی آخرهم.

علی بن سوید السائی نے ابوالحسن موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا انہوں نے اللہ کے فرمان: ﴿یٰحَسْرَتٰی عَلٰی

مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ﴾ ”ہائے افسوس اِس کمی پر جو میں نے جنب اللہ کے بارے میں کی“ کے متعلق فرمایا: جنب اللہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور اسی طرح آپؑ کے بعد اوصیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے آخر پر یہ سلسلہ منتہی ہوگا۔

حدیث ⑬ حدثنا عبدالله بن محمد عن محمد بن اسماعيل النيشابوري عن احمد بن الحسن الكوفي عن اسماعيل بن نصر وعلي بن عبدالله الهاشمي عن عبد المزاحم بن كثير عن ابي عبدالله عليه السلام قال كان امير المؤمنين عليه السلام يقول انا علم وانا قلب الله الواعي ولسان الله الناطق وعين الله الناظر وانا جنب الله وانا يد الله.

عبدالرحمن بن کثیر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے میں اللہ کا علم ہوں میں یاد اور محفوظ کر لینے والا قلب الٰہی، اللہ کی ناطق زبان، دیکھتی آنکھ، اللہ کا پہلو اور اللہ کا ہاتھ ہوں۔

حدیث ⑭ حدثنا احمد بن محمد عن البرقي عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن عبدالله بن مسكان عن مالك الجهني قال سمعت ابا عبدالله عليه السلام يقول انا شجرة من جنب الله او جذوة فمن وصلنا وصله الله.

مالک الجہنی نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کوفرماتے سنا: ہم اللہ کے پہلو ہیں جو ہم سے ملا اسے اللہ مل گیا۔

حدیث ⑮ حدثنا محمد بن الحسين عن عبدالله بن جبلة عن علي بن ابي حمزة عن ابي بصير قال قلت لابي عبدالله عليه السلام الا تحدثني فيكم

بحدیث؟ قال نحن ولاة امر الله وورثة وحی الله وعترة نبی الله.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کیا آپؑ مجھے اپنے مقام ومرتبہ کے متعلق کوئی حدیث نہیں سنائیں گے؟۔آپؑ نے فرمایا: ہم اللہ کے امر کے والی، اللہ کی وحی کے وارث اور اللہ کے نبیؐ کی عترت ہیں۔

حدیث ⑯ حدثنا عبدالله بن جعفر عن محمد بن عیسی عن الحسین بن سعید عن علی بن الصلت عن الحکم واسماعیل عن برید قال سمعت اباجعفر علیه السلام یقول بنا عبدالله وبنا عرف الله وبنا وحد الله ومحمد صلی الله علیه وآله حجاب الله.

برید نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کوفرماتے سنا: ہمارے وسیلہ سے ہی اللہ کی عبادت ہوتی ہے ہمارے وسیلہ سے ہی اللہ کی معرفت ہوتی ہے اور ہمارے ذریعہ ہی اللہ واحد گردانا جاتا ہے اور محمدؐ اللہ کا حجاب ہیں۔

باب نمبر ﴿۴﴾

آل محمدؐ کے ائمہؑ ہی وجہ اللہ ہیں جس کا اللہ نے قرآن میں ذکر کیا ہے

حدیث ① حدثنا احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن ايوب عن على بن ابى حمزة عن سيف بن عميرة (عن ابى بصير) عن الحارث بن المغيرة قال كنا عند ابى عبدالله عليه السلام فسأله رجل عن قول الله تعالى (كل شئ هالك الا وجهه)؟ فقال ما يقولون (فيه)؟ قلت يقولون يهلك كل شئ الا وجهه فقال سبحان الله لقد قالوا عظيما انما عنى كل شئ هالك الا وجهه (يعنى وجهه) الذى يؤتى منه ونحن وجهه الذى يؤتى منه.

حارث بن مغیرہ نے بیان کیا کہ ہم ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بیٹھے تھے کہ آپؑ سے ایک آدمی نے اللہ کے فرمان ﴿كُلُّ شَيۡءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجۡهَهٗ﴾ "سوائے وجہ اللہ کے ہر چیز ہلاک ہوجانے والی ہے"۔ (قصص۔ ۸۸) کے متعلق سوال کیا؟۔آپؑ نے فرمایا: لوگ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟۔ اُس نے کہا: لوگ کہتے ہیں ہر چیز تباہ ہونے والی ہے سوائے اس کے چہرہ کے۔آپؑ نے فرمایا: سبحان اللہ! انہوں نے بہت بڑی بات کہہ دی "سوائے وجہ اللہ کے ہر چیز ہلاک ہوجانے والی ہے" اس سے مراد اس کا وہ وسیلہ ہے جس سے عطاء کیا جاتا ہے اور ہم ہی وہ وجہ ہیں جس کی بدولت عطاء کیا جاتا ہے۔

حدیث ② حدثنا الحجال عن صالح بن سندی عن الحسن بن محبوب عن الاحول عن سلام بن المستنیر قال سألت اباجعفر علیه السلام عن قول الله تعالی (کل شیٔ هالك الا وجهه) قال نحن والله وجهه الذی قال ولن یهلك یوم القیمة من اتی الله بما امر به من طاعتنا وموالاتنا ذاك(والله) الوجه الذی(قال الله) (کل شیٔ هالك الا وجهه) (و)لیس منا میت یموت الا خلفه عقبه منه إلی یوم القیمة.

سلام بن المستنیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿کُلُّ شَیۡءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجۡهَهٗ﴾ ''سوائے وجہ اللہ کے ہر چیز ہلاک ہوجانے والی ہے''۔ (قصص۔ ۸۸) کے متعلق سوال کیا۔آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ کا وجہ ہم ہیں جس کا اس نے ذکر کیا ہے قیامت کے روز وہ کبھی رسوا نہ ہوگا جو اللہ کے سامنے ہماری اطاعت اور موالات پر کاربند رہ کر آئے گا۔اس وجہ کا اللہ نے یوں ذکر کیا ہے ﴿کُلُّ شَیۡءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجۡهَهٗ﴾ پھر فرمایا: ہم میں سے جو بھی شہید ہوتا ہے وہ اپنے پیچھے ایک نگہبان چھوڑ کر جاتا ہے (اور یہ سلسلہ) روزِ قیامت تک جاری رہے گا۔

حدیث ③ حدثنا یعقوب بن یزید عن ابن ابی عمیر عن منصور (عن جلیس له عن ابی حمزة) قال قلت لابی جعفر علیه السلام جعلنی الله فداك اخبرنی عن قول الله تبارك وتعالی (کل شیٔ هالك الا وجه)؟ قال یافلان فهلك کل شیٔ ویبقی الوجه؟ الله اعظم من ان یوصف ولکن معناها کل شیٔ هالك الا دینه نحن الوجه الذی یؤتی الله منه لم نزل فی (عباد الله) مادام لله فیهم رویة قلت وما الرویة جعلنی الله فداك؟ قال حاجة فاذا لم یکن له فیهم حاجة رفعنا الیه فیصنع بنا ما احب.

ابوحمزہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے اللہ کے فرمان ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ "سوائے وجهہ اللہ کے ہر چیز ہلاک ہوجانے والی ہے"۔ (قصص۔ ۸۸) کے متعلق بتائیے۔آپؑ نے فرمایا: اے فلاں! ہر چیز ہلاک ہوجائے گی اور اللہ کا چہرہ باقی رہے گا اللہ عظیم ہے ہر اُس شئ سے جس سے اس کا وصف بیان کیا جا سکے اس آیت کا معنی ہے ہر شئی ہلاک ہوجائے گی سوائے اس کے دین کے۔ہم ہی وہ وجهہ ہیں جس کے وسیلہ سے عطاء کیا جاتا ہے پس یہ آیت (یعنی آیت کا وہ ٹکڑا کہ "ہر شئی ہلاک ہوجائے گی") اُن کے لئے کیسے ہوسکتی ہے جن کی رویت اللہ کے پاس ہمیشہ ہے۔(راوی کہتا ہے) میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ "رویت" کیا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: حاجت، پس اگر اُسے (یعنی اللہ کو) اُن کی (یعنی ہماری) حاجت نہیں تو ہم اُس (اللہ) کی طرف معاملہ لے جائیں گے پھر وہ جو پسند کرے ہمارے ساتھ کرے۔

حدیث ④ حدثنا احمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن علي بن حديد عن علي بن ابي المغيرة عن ابي سلام النحاس عن سورة بن كليب قال سمعت ابا جعفر عليه السلام يقول نحن المثاني (التي اعطاها) الله نبينا صلى الله عليه وآله ونحن وجه الله في الارض نتقلب بين اظهر كم عرفنا عن عرفنا وجهلنا من جهلنا فمن جهلنا فامامه اليقين.

سورۃ بن کلب نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: ہم ہی وہ مثانی ہیں جو اللہ نے ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطاء کئے ہیں ہم زمین میں وجہہ اللہ ہیں اور ہم تمہارے درمیان منقلب ہوتے رہتے ہیں جس نے ہمیں پہچانا اس نے اللہ کو پہچان لیا اور جس نے ہمیں نہ پہچانا وہ جاہل و بےخبر رہا اور جو جاہل رہا اس کے سامنے یقین آ پہنچے گا۔

حدیث ⑤ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن محمد بن اسمعیل عن منصور عن ابی حمزة عن ابی جعفر علیه السلام قال قلت له جعلت فداك اخبرنی عن قول الله تعالى (کل شئ هالك الا وجهه)؟ قال یافلان فهلك كل شئ ویبقی الوجه؟ الله اعظم من ان یوصف ولکن معناها کل شئ هالك الا دينه ونحن الوجه الذی یؤتی الله منه.

ابوحمزہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں! مجھے اللہ کے فرمان ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ کے متعلق بتائیں۔آپؑ نے فرمایا: ہر شئی ہلاک ہوجائے گی مگر اللہ کا وجھہ باقی رہے گا۔اللہ بزرگ ہے ہر اس شئی سے جس سے اس کا وصف بیان کیا جاسکے اس آیت کا معنی ہے ہر شئی ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کے دین کے۔ہم اللہ کا وجھہ ہیں اور اس کا وہ دین ہیں جو کبھی ختم نہ ہوگا اور ہم ہی ہیں جو اللہ تک پہنچنے کا وسیلہ ہیں۔

حدیث ⑥ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین عن بعض اصحابنا عن سیف بن عمیرة عن ابن المغیرة قال کنا عند ابی عبدالله علیه السلام فسأله رجل عن قول الله تعالى (کل شئ هالك الا وجهه) قال مایقولون فیه؟ قلت یقولون یهلك كل شئ الا وجه فقال یهلك کل شئ الا وجهه الذی یؤتی منه ونحن وجه الله الذی یؤتی منه.

ابن مغیرہ نے بیان کیا کہ ہم ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس تھے کہ آپؑ سے ایک شخص نے اللہ کے فرمان ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ کے متعلق پوچھا۔آپؑ نے فرمایا: لوگ اس کے متعلق کیا کہتے ہیں؟۔اُس نے کہا وہ کہتے ہیں: ہر شئی ہلاک ہوجائے گی سوائے اس کے چہرے کے''۔آپؑ نے فرمایا: ہر شئی ہلاک ہوجائے گی سوائے اس کے وجھہ کے جو اس تک پہنچنے کا وسیلہ ہے اور ہم اللہ کا وہ وجھہ ہیں جو اس تک پہنچنے کا وسیلہ ہیں۔

باب نمبر ﴿۵﴾

ائمہؑ نبیؐ کو عطاء کردہ ''المثانی'' ہیں

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسین عن موسی بن سعدان عن عبداللہ بن القاسم عن هارون بن خارجة قال قال لی ابو الحسن علیہ السلام نحن المثانی التی اوتیها رسول الله صلی الله علیه وآله ونحن وجه الله نتقلب بین اظهر کم فمن عرفنا عرفنا ومن لم یعرفنا فامامه الیقین.

ہارون بن خارجہ نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوالحسن علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ہم ہی وہ مثانی ہیں جو رسولؐ اللہ کو عطاء کئے گئے اور ہم ہی اللہ کا وجہہ ہیں ہم تمہارے درمیان منقلب ہوتے رہتے ہیں جس نے ہمیں پہچان لیا اس نے اللہ کو پہچان لیا اور جس نے ہمیں نہیں پہچانا تو یقیناً اس کے سامنے یقین آپہنچے گا۔

حدیث ② حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید (عن ابن سنان) عن ابی سلام عن بعض اصحابه عن ابی جعفر علیه السلام قال نحن المثانی التی اعطی الله نبینا صلی الله علیه وآله ونحن وجه الله نتقلب فی الارض بین اظهر کم.

ابوالسلام نے اپنے ایک صاحب سے انہوں نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ہم ہی وہ مثانی ہیں جو اللہ نے ہمارے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو عطاء کئے اور ہم ہی وہ وجہہ اللہ ہیں جو زمین پر تمہارے درمیان منقلب ہوتے رہتے ہیں۔

باب نمبر ﴿۶﴾

آلِ محمدؑ کے خصائص اور اُن سے فرشتوں کی عقیدت کا بیان

حدیث ① حدثنا احمد بن محمد عن محمد بن اسماعیل بن بزیع والحسین بن سعید عن محمد بن الفضیل عن ابی الصباح الکنانی عن ابی جعفر علیه السلام قال سمعته یقول والله ان فی السماء لسبعین صنفا من الملائکة لو اجتمع علیهم اهل الارض کلهم یحصون عدد کل صنف منهم ما احصوهم وانهم لیدینون بولایتنا.

ابو الصباح الکنانی نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: اللہ کی قسم! آسمان میں فرشتوں کی ستر اقسام ہیں اگر تمام اہل زمین ان کی اقسام کو گننے کے لئے جمع ہو جائیں تو انہیں نہیں گن سکتے اور وہ سب فرشتے ہماری ولایت کو اپنائے ہوئے ہیں۔

حدیث ② وروی علی بن اسماعیل (عن محمد بن اسماعیل) عن محمد بن الفضیل عن ابی الصباح عن ابی جعفر علیه السلام بمثل ذلك.

علی بن اسماعیل نے محمد بن اسماعیل سے روایت کیا انہوں نے محمد بن فضل سے انہوں نے ابو الصباح سے انہوں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اسی طرح روایت کیا۔

حدیث ③ حدثنا عبدالله محمد بن عیسی عن اخیه عبدالرحمن بن محمد عن ابراهیم بن ابی البلاد عن سدیر الصیرفی عن ابی عبدالله علیه السلام قال ان امرکم هذا عرض علی الملائکة فلم یقر به الا المقربون.

سدیر الصیرفی نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہمارا اَمر جب فرشتوں کے سامنے پیش کیا گیا تو ان میں سے صرف مقرب فرشتوں نے اس کا اقرار کیا۔

حدیث ④ حدثنا احمد بن محمد عن الحسن بن علی بن فضال عن محمد بن الفضیل عن ابی الصباح الکنانی عن ابی جعفر علیه السلام قال قال والله ان فی السماء لسبعین صنفا من الملائکة لو اجتمع اهل الارض ان یعدوا عدد صنف منهم ما عدوهم وانهم لیدینون بولایتنا.

ابوالصباح الکنانی نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! آسمان میں فرشتوں کی ستر اصناف (اقسام) ہیں اگر تمام اہل زمین اِن اصناف کو گننے کے لیے جمع ہو جائیں تو انہیں نہیں گن سکتے اور وہ سب فرشتے ہماری ولایت کو اپنائے ہوئے ہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن الحسین عن ابراهیم بن ابی البلاد عن سدیر الصیرفی عن ابی عبدالله علیه السلام قال ان امرکم هذا عرض علی الملائکة فلم یقر به الا المقربون وعرض علی الانبیاء فلم یقر به الا المرسلون وعرض علی المؤمنین فلم یقر به الا الممتحنون.

سدیر الصیرفی نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہمارا اَمر جب فرشتوں کے سامنے پیش کیا گیا تو صرف مقرب فرشتوں نے اس کا اقرار کیا انبیاء کے سامنے پیش کیا گیا تو صرف مرسل انبیاء نے

اس کا اقرار کیا اور مومنوں کے سامنے پیش کیا گیا صرف امتحان شدہ مومنوں نے اس کا اقرار کیا۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن الحسین عن محمد بن الهیثم عن ابیه عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر علیه السلام قال قال لی یا ابا حمزة الا تری انه اختار لامرنا من الملئكة المقربین ومن الانبیاء المرسلین ومن المؤمنین الممتحنین.

ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابوحمزہ! تم دیکھتے نہیں کہ ہمارا اَمر فرشتوں میں سے مقرب فرشتوں نے انبیاء میں سے مرسل انبیاء نے اور مومنوں میں سے امتحان شدہ مومنوں نے اختیار کیا ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا احمد بن موسی عن محمد بن (احمد) المعروف بغزال مولی حرب بن زیاد البجلی عن ابی جعفر الحماحی الکوفی عن الازهر البطیخی عن ابی عبدالله علیه السلام قال ان الله عرض ولایة امیر المؤمنین (فقبلها الملئكة) وابأها ملك یقال لها فطرس فكسر الله جناحه۔ فلما ولد الحسین بن علی (بن ابی طالب علیه السلام) بعث الله جبرئیل فی سبعین الف ملك إلی محمد صلی الله علیه وآله یهنئهم بولادته فمر بفطرس فقال له فطرس یا جبرئیل إلی این تذهب؟ قال بعثنی الله إلی محمد اهنئهم بمولود ولد (له) (فی هذه) اللیلة فقال له فطرس احملنی معك وسل محمدا یدعو لی فقال له جبرئیل ارکب جناحی فرکب جناحه فاتی محمدا صلی الله علیه وآله فدخل علیه وهنئاه فقال له یا رسول الله صلی الله علیه وآله ان فطرس بینی وبینه اخوة وسئلنی ان اسئلك ان تدعو الله له ان یرد علیه جناحه فقال رسول الله

صلى الله عليه وآله لفطرس اتفعل؟ قال نعم فعرض عليه رسول الله صلى الله عليه وآله ولاية امير المؤمنين عليه السلام فقبلها فقال رسول الله صلى الله عليه وآله شأنك بالمهد فتمسح به وبمن فيه قال فمضى فطرس الى مهد الحسين (بن علی) ورسول الله يدعو له قال قال رسول الله فنظرت إلى ريشه وانه ليطلع ويجرى فيه الدم ويطول حتى لحق بجناحه الاخر وعرج مع جبرئيل إلى السماء وصار إلى موضعه.

ازھرالبطخی نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت پیش کی تو فرشتوں نے اسے قبول کرلیا اور ایک فطرس نامی فرشتے نے اس کا انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے پَر کاٹ دیئے جب حسین بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظہور پر نور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے جبریلؑ کی معیت میں ستر ہزار فرشتے محمد رسولؐ اللہ کے پاس ان کے ظہور پر مبارکبا د دینے کے لئے بھیجے جب یہ فرشتے فطرس کے پاس سے گزرے تو فطرس نے کہا: جبرائیلؑ کہاں جارہے ہو؟۔ جبرائیلؑ نے کہا: مجھے اللہ نے محمدؐ کی طرف آج کی رات ان کے گھر ظہور فرمانے والے فرزند کی مبارک دینے بھیجا ہے۔ فطرس نے کہا: مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو اور محمدؐ سے کہو کہ میرے لئے دعا کریں تو جبرائیلؑ نے کہا: میرے پَر کے اوپر سوار ہوجاوہ سوار ہو گیا۔ جب وہ محمدؐ کے پاس پہنچے اور آپؐ کو مبارکباد پیش کی تو جبرائیلؑ نے کہا: یارسولؐ اللہ! فطرس میرا بھائی ہے اس نے کہا کہ میں آپؐ سے درخواست کروں کہ آپؐ اللہ سے دعا کریں کہ وہ اس کے پَر اسے عطاء کردے۔ رسولؐ اللہ نے فطرس سے فرمایا: کیا تُونے ایسا کہا ہے؟۔ اس نے کہا: جی ہاں۔ پس رسولؐ اللہ نے اس کے سامنے امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت پیش کی اور اس نے اسے قبول کرلیا تو رسولؐ اللہ نے فرمایا: اس جھولے کی طرف جا اور اس کو مَس کر۔ فطرس حسین بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھولے کی طرف گیا اور رسولؐ اللہ نے اس کے لئے دعا

کی۔(پھر امامؑ) نے فرمایا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: میں اس کے پَر دیکھ رہا تھا کہ وہ نمودار ہوا اس میں خون چلنے لگا اور وہ بڑھتے بڑھتے دوسرے پَر سے جا ملا اور وہ جبرائیلؑ کے ہمراہ آسمان کی طرف اڑ گیا اور اپنے مقام پر پہنچ گیا۔

حدیث ۸ حدثنا احمد بن محمد عن عمر بن عبد العزیز عن الخیبری عن یونس بن ظبیان عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سمعناہ یقول ماجاورت ملائکۃ اللہ تبارک وتعالی فی(دنوھا منہ)الا بالذی انتم علیہ وان الملائکۃ لیصفون ماتصفون ویطلبون ماتطلبون وان من الملائکۃ ملائکۃ یقولون ان قولنا فی آل محمد مثل الذی جعلتھم علیہ.

یونس بن ظبیان نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرشتے اِسی کے قرب میں رہتے ہیں جس کو تم نے اپنایا ہے اور فرشتے وہی بیان کرتے ہیں جو تم بیان کرتے ہو اور وہی طلب کرتے ہیں جو تم طلب کرتے ہو فرشتوں میں ایسے فرشتے بھی ہیں جو کہتے ہیں: ہمارا آلِ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق وہی ایمان ہے جس پر اللہ نے انہیں قائم رکھا ہے۔

حدیث ۹ حدثنا علی بن محمد عن القاسم بن محمد عن سلیمان بن داود عن حماد بن عیسی قال سئل رجل ابا عبداللہ علیہ السلام فقال الملئکۃ اکثر ام بنو آدم؟ فقال والذی نفسی بیدہ لملائکۃ اللہ فی السموات اکثر من عدد التراب (فی الارض)ومافی السماء موضع قدم الا وفیہ ملك (یسبح لہ ویقدسہ) ولا فی الارض شجرۃ ولامثل غرزۃ الا وفیھا ملك موکل بھا یاتی اللہ کل یوم بعملھا واللہ اعلم بھا وما منھم واحد الا ویتقرب إلی اللہ فی کل یوم بولایتنا اھل البیت ویستغفر لمحبینا ویلعن اعدائنا ویسئل

اللہ ان یرسل علیھم من العذاب ارسالا.

حماد بن عیسیٰ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا: فرشتے زیادہ ہیں یا اولادِ آدم؟۔ آپؑ نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اللہ کے فرشتے زمین میں مٹی کی مقدار سے بھی زیادہ ہیں آسمان پر ایک قدم کے برابر جگہ پر بھی فرشتہ موجود ہے جو اللہ کی تسبیح و تقدیس میں مصروف ہے زمین کے ہر درخت اور ہر پودے پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو روزانہ اس کا عمل لے کر اللہ کے پاس پہنچتا ہے اور اللہ اس سے بہتر جانتا ہے ان میں ہر ایک روزانہ ہم اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت کے وسیلہ سے اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے اور ہمارے محبین کے لئے استغفار اور ہمارے دشمنوں کے لئے لعنت کرتا ہے اور اللہ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ انکے دشمنوں پر عذاب نازل کرے۔

نوادر

حدیث ① (حدثنا) ابراهیم بن هاشم عن الحسین بن سیف عن ابیه عن ابی الصامت فی قول الله عزوجل (وسخر لکم ما فی السموات ومافی الارض جمیعا منه) قال اخبرهم بطاعتهم.

حسین بن سیف نے اپنے والد سے انہوں نے ابو صامت سے اللہ کے فرمان ﴿وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ﴾ ''اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اُس نے سب کو اپنے (فضل) سے تمھارے لئے مسخر کر دیا''۔ (جاثیہ۔ ۱۳) کے متعلق روایت کیا انہوں نے کہا اس سے مراد ہے کہ اس کو آئمہ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت کا پابند بنایا۔

حدیث ② (وروی) بعض اصحابنا عن احمد بن محمد السیاری وقد سمعته انا من احمد (بن محمد) قال حدثنی ابو محمد عبید بن ابی عبدالله الفارسی وغیره رفعوه إلی ابی عبد الله علیه السلام قال ان الکروبیین قوم من شیعتنا من الخلق الاول جعلهم الله خلف العرش لو قسم نور (واحد منهم) علی اهل الارض لکفاهم ثم قال ان موسی لما سئل ربه ما سأل امر واحدا من الکروبیین فتجلی للجبل فجعله دکا.

ابو محمد عبید بن ابی عبد اللہ الفارسی اور اُن کے علاوہ ایک شخص نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مرفوع بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: کروبیّین (مقرب فرشتے) خلقِ اول سے ہمارے شیعہ ہیں اللہ نے ان کو عرش کے نگہبان بنایا ہے اگر ان میں سے ایک فرشتے کا نور تمام اہل زمین ہر تقسیم کیا جائے تو وہ انہیں کافی ہو جائے۔ پھر فرمایا: موسیٰؑ نے جب اپنے رب سے سوال کیا تو اللہ نے ان کروبیّین (مقرب فرشتوں) میں سے ایک فرشتے کو حکم دیا تو اس نے پہاڑ پر اپنی تجلّی ڈالی پس وہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔

باب نمبر ﴿۷﴾

اولوالعزم انبیاء پر ائمہؑ کی ولایت ومحبت خاص کرنے کا میثاق

حدیث ① حدثنی ابو جعفر احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن مفضل بن صالح عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل (ولقد عھدنا إلی آدم من قبل فنسی ولم نجد لہ عزما) قال عھد الیہ فی محمد والائمۃ من بعدہ فترك ولم یکن لہ عزم فیھم انھم ھکذا وانما سمی اولوا العزم اولوا العزم لانہ عھد الیھم فی محمد والاوصیاء من بعدہ والمھدی وسیرتہ فاجمع عزمھم ان ذلك کذلك والاقرار بہ.

جابر نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلَقَدْ عَهِدْنَآ إِلَىٰٓ ءَادَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُۥ عَزْمًا﴾ ''اور یقیناً ہم نے اس سے پہلے آدم سے عہد لیا تھا پس اس نے خیال نہ رکھا اور ہم نے اِسے عزم بالجزم نہ پایا''۔ (طہ۔ ۱۱۵) کے متعلق فرمایا: آدم کو محمد وآل محمد علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق وصیت کی تو اس نے اسے ترک کر دیا آدم میں محمد وآل محمد علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق ارادے کی پختگی نہ رہی۔ اولوالعزم انبیاء کو اولوالعزم اسی لئے نام دیا گیا ہے کہ ان کو محمدؐ اور ان کے بعد اوصیاء علیہ الصلوۃ والسلام اور مہدی علیہ الصلوۃ والسلام اور اِن کی ولایت کی وصیت کی پس انہوں نے پختہ عزم کیا اور اس کا

اقرار کیا۔

حدیث ۲ حدثنا احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن داود العجلی عن زرارۃ عن حمران عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان اللہ تبارك وتعالی حیث خلق الخلق خلق ماء عذبا وماء مالحا اجاجا فامتزج المأان فاخذ طینا من ادیم الارض فعرکه عرکا شدیدا فقال لاصحاب الیمین وھم کالذر یدبون إلی الجنة بسلام وقال لاصحاب الشمال یدبون إلی النار ولا ابالی ثم قال الست بربکم؟ قالوا بلی شھدنا ان تقولوا یوم القیمة انا کنا عن ھذا غافلین قال ثم اخذ المیثاق علی النبیین فقال الست بربکم؟ ثم قال وان ھذا محمد رسول اللہ وان ھذا علی امیر المؤمنین؟ قالوا بلی (قال) فثبتت لھم النبوۃ واخذ المیثاق علی اولوا العزم الا انی ربکم ومحمد رسولی وعلی امیر المؤمنین واوصیاؤہ من بعدہ ولاۃ امری وخزان علمی وان المھدی انتصر به لدینی واظھر به دولتی وانتقم به من اعدائی واعبد به طوعا وکرھا قالوا اقررنا وشھدنا یارب ولم یجحد آدم ولم یقر فثبتت العزیمة لھولاء الخمسة فی المھدی ولم یکن لادم عزم علی الاقرار به وھو قوله عزوجل (ولقد عھدنا إلی آدم من قبل فنسی فلم نجد له عزما) قال انما یعنی فترك ثم امر نارا فتاججت فقال لاصحاب الشمال ادخلوھا فھابوھا وقال لاصحاب الیمین ادخلوھا فدخلوھا فکانت علیھم بردا وسلاما فقال اصحاب الشمال یارب اقلنا فقال قد اقلتکم اذھبوا فادخلوھا فھابوھا فثم ثبتت الطاعة والمعصیة والولایة.

حمران نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو خلق کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے میٹھا اور نمکین پانی خلق کیا اور دونوں پانیوں کو ملا دیا پھر زمین کی سطح سے مٹی لی اور اُسے خوب گوندھا تو اصحاب الیمین سے کہا جو ذرّوں کی مانند تھے کہ تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ اور مجھے پرواہ نہیں پھر اصحاب الشمال سے کہا کہ تم جہنم میں داخل ہو جاؤ اور مجھے پرواہ نہیں۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں؟۔ انہوں نے کہا: کیوں نہیں ہم گواہی دیتے ہیں۔ (اللہ نے) فرمایا: ایسا نہ ہو کہ تم قیامت کے دن کہو کہ ہم تو اس سے غافل اور بے خبر تھے۔ (امامؑ نے) فرمایا: پھر تمام انبیاء سے میثاق لیا تو فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں؟۔ پھر فرمایا: یہ محمدؐ اللہ کے رسول اور یہ علی امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں؟۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر فرمایا پس (میں نے) ان (انبیاءؑ) کے لئے نبوت لکھ دی۔ اور (اس کے بعد) اولوالعزم سے عہد لیا کہ میں تمہارا رب ہوں اور محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام میرا رسول اور علی امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اس کے بعد علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ ذریت میں سے آئمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے اَمر کے والی اور میرے علم کے خازن ہیں اور مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے میں اپنے دین کو غالب کروں گا اور اپنا غلبہ ورعب ظاہر کروں گا اور اپنے اعداء سے بدلہ لوں گا اور اس کے ذریعے طوعاً وکرھاً میری عبادت کی جائے گی۔ ان (اولوالعزم پیغمبروں) نے کہا: اے ہمارے رب! ہم اس کا اقرار کرتے اور گواہی دیتے ہیں اور آدم نے اس کا انکار کیا نہ اقرار تو اللہ نے فرمایا: میں نے مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متعلق ان پانچ انبیاء کے نام عزیمت لکھ دی اور آدم نے اس کے اقرار کا عزم نہ کیا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وَلَقَدْ عَهِدْنَآ إِلَىٰٓ ءَادَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُۥ عَزْمًا﴾ ''اور یقیناً ہم نے اس سے پہلے آدم سے عہد لیا تھا پس اس نے خیال نہ رکھا اور ہم نے اِسے عزم بالجزم نہ پایا''۔ (طہ۔ ۱۱۵) فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ اس نے ترک کر دیا۔ پھر آگ کو حکم دیا گیا وہ بھڑکنے لگی تو اصحاب الشمال سے کہا اس میں داخل ہو جاؤ پس وہ اس سے بھاگ گئے اور

اصحاب الیمین سے کہا اس میں داخل ہو جاؤ پس وہ داخل ہو گئے اور آگ ان کے لئے ٹھنڈک و سلامتی کا سراپا بن گئی۔ پھر اصحاب الشمال نے کہا: ہمارے پروردگار! ہمیں کچھ کم عذاب کر۔فرمایا: یقیناً میں نے تمہارے عذاب میں کمی کر دی ہے اب اس میں داخل ہو جاؤ وہ پھر اس سے بھاگ گئے۔پس (اللہ نے) پھر آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت و فرمانبرداری اور ولایت ثبت کر دی۔

حدیث ③ ورواہ ایضا عن علی بن الحکم عن هشام بن سالم عن رجل عن ابی عبداللہ علیہ السلام مثلہ.

اسی طرح علی بن حکم سے بیان کیا انہوں ہشام بن سالم سے انہوں نے ایک شخص سے بیان کیا اس نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

حدیث ④ حدثنا الحسین بن محمد عن معلی بن محمد عن جعفر بن محمد (بن عبداللہ) عن محمد بن عیسی القمی عن محمد بن سلیمان عن عبداللہ بن سنان عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قولہ (ولقد عهدنا إلی آدم من قبل کلمات فی محمد وعلی والحسن والحسین والائمة من ذریتهم فنسی) هکذا واللہ انزلت علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ.

عبداللہ بن سنان نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! محمدؐ پر یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی **(ولقد عهدنا إلی آدم من قبل کلمات فی محمد وعلی والحسن والحسین والائمة من ذریتهم فنسی)** اور ہم نے آدم کو محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام، علی علیہ الصلوٰۃ والسلام، حسن و حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں ہونے والے ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت کی وصیت کی تو آدمؑ نے اسے فراموش کر دیا۔

حدیث ⑤ حدثنا عبداللہ بن عامر عن ابی عبداللہ البرقی عن الحسین بن عثمان عن محمد بن الفضیل عن ابی حمزۃ قال قال ابو جعفر علیہ السلام ان علیا ایۃ لمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ (و)ان محمدا یدعو إلی ولایۃ علی علیہ السلام۔

ابوحمزہ نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: علی علیہ الصلوٰۃ والسلام محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آیت ہیں اور محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت کی طرف دعوت دیتے تھے۔

حدیث ⑥ حدثنا احمد بن محمد عن الحسن بن موسی عن علی بن حسان عن عبدالرحمن بن کثیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ تعالی (واذ أخذ ربك من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم) إلی آخر الایۃ قال اخرج اللہ من ظھر آدم ذریتہ إلی یوم القیمۃ فخرجوا کالذر فعرفھم نفسہ ولولا ذلك لم یعرف احد ربہ ثم قال الست بربکم؟ قالوا بلی وان (ھذا محمد رسولی) وعلی امیر المؤمنین (خلیفتی وامینی)۔

عبدالرحمن بن کثیر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ ''اور (وہ وقت یاد کرو) جب کہ تیرے پروردگار نے اولادِ آدم کی پشتوں سے اُن کی اولاد کو لیا''۔ (اعراف۔۱۷۲) کے متعلق فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پشتِ آدم سے آدم کی قیامت تک کی اولاد کو نکالا جو چھوٹے ذرّات کی مانند تھے تو اللہ نے انہیں اپنے نفس کا تعارف کرادیا اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی اپنے رب کو نہ پہچان سکتا۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں؟۔ انہوں نے کہا: جی ہاں کیوں نہیں۔ پھر فرمایا: یہ محمدؐ میرا رسول اور علی امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام میرا خلیفہ اور امین ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن الحسين عن النضر بن شعيب عن خالد بن حماد و محمد بن الفضيل عن الثمالي عن ابي جعفر عليه السلام قال اوحى الله إلى نبيه (فاستمسك بالذي اوحى اليك انك على صراط مستقيم) قال انك على ولاية علي و علي هو الصراط المستقيم.

محمد بن فضیل نے الثمالی سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی طرف وحی کی ﴿فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ ''پھر جو کچھ تیری طرف وحی کیا گیا ہے تو اُسے محکم پکڑ رکھ، یقیناً تو صراطِ مستقیم پر ہے''۔ (زخرف۔۴۳) امامؑ نے فرمایا: یعنی یقیناً تُو ولایت علیؑ پر ہے اور علیؑ ہی صراط المستقیم ہیں۔

حدیث ⑧ أحمد بن محمّد، عن الحسن بن موسى، عن عليّ بن حسان، عن عبدالرحمان بن كثير، عن أبي عبدالله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ: (وَاِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِم ذُرِّيَّتَهُم وَأَشهَدَهُم عَلَى أَنفُسِهِم أَلستُ بِرَبِّكُم) قال: أخرج الله من ظهر آدم ذرّيته الى يوم القيامة كالذّرّ فعرّفهم نفسه، ولولا ذلك لم يعرف أحد ربّه: وقال ألست بربّكم؟ قالوا: بلى، وان هذا محمّد رسول الله عليه السلام و عليّ أمير المؤمنين عليه السلام۔

عبدالرحمان بن کثیر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ﴾ ''اور (وہ وقت یاد کرو) جب کہ تیرے رب نے اولادِ آدم کی پشتوں سے اُن کی اولاد کو لیا اور انہیں ان کی اپنی اپنی ذات پر گواہ قرار دیا (اور ان سے پوچھا) کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں''۔ (اعراف۔۱۷۲) کے متعلق فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پشت آدم سے قیامت تک آنے والی آدم کی

اولاد کو چھوٹے ذرّات کی مانند نکالا پس ان کو اپنے نفس کا تعارف کرایا اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی اپنے رب کو نہ پہچان سکتا اور پھر فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟۔انہوں نے کہا: کیوں نہیں اور (فرمایا) یہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے رسول اور علی امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

باب نمبر ﴿۸﴾

ولایتِ آلِ محمدؑ کے بارے میں انبیاء سے جو میثاق لیا گیا

حدیث ① حدثنا یعقوب بن یزید عن الحسن بن محبوب عن محمد بن الفضیل عن ابی الحسن علیہ السلام قال ولایة علی مکتوب فی جمیع صحف الانبیاء ولن یبعث اللہ نبیا الا بنبوة محمد وولایة وصیه علی علیه السلام.

محمد بن فضیل نے بیان کیا کہ ابوالحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت تمام انبیاء کے صحیفوں میں مذکور ہے اللہ نے کوئی نبی محمدؐ کی نبوت اور ان کے وصی علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت کے اقرار کے بغیر مبعوث نہیں کیا۔

حدیث ② حدثنا احمد بن محمد عن العباس عن عبداللہ بن المغیرة عن ابی حفص عن ابی هارون العبدی عن ابی سعید الخدری قال (رایت رسول اللہ وسمعته) یقول یاعلی مابعث اللہ نبیا الا وقد دعاه إلی ولایتك طائعا او کارها.

ابوسعید الخذری نے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: اے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ نے جوبھی نبی مبعوث کیا یقیناً اسے تمہاری ولایت کی دعوت دی وہ اسے خوشی سے قبول کرے یا دل کی تنگی سے۔

حدیث ③ حدثنا احمد بن محمد عن ابن ابی عمیر عن جمیل والحسن بن راشد عن ابی عبداللہ علیه السلام فی قول اللہ تبارك وتعالی (الم نشرح

لك صدرك) قال فقال بولاية (امير المؤمنين) على عليه السلام.

جمیل اورحسن بن راشد نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرمان ﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾ ''(اے محمدؐ) کیا ہم نے تمھارا سینہ کھول نہیں دیا''۔(شرح۔۱) کے متعلق فرمایا: امیرالمومنین علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت کے ذریعے۔

حدیث ④ حدثنا الحسن بن علی بن النعمان عن یحیی بن ابی زکریا بن عمرو الزیات قال سمعت (من ابی) ومحمد بن سماعة یرویه عن فیض بن ابی شیبة عن محمد بن مسلم قال سمعت اباجعفر علیه السلام یقول ان الله تبارك وتعالى اخذ میثاق النبیین علی ولایة علی واخذ عهد النبیین بولایة علی علیه السلام.

محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کوفرماتے سنا: اللہ تعالیٰ نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت پر انبیاء سے میثاق لیا اورعلی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت کے ساتھ انبیاء سے عہد لیا۔

حدیث ⑤ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن بعض اصحابه عن حنان بن سدیر عن سالم الحناط عن ابی جعفر علیه السلام فی قول الله عزوجل (نزل به الروح الامین علی قلبك لتكون من المنذرین بلسان عربی مبین) قال هی الولایة لامیر المؤمنین.

سالم الحناط نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ کے فرمان: ﴿نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿١٩٣﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿١٩٥﴾﴾ ''روح الامین اسے صاف عربی زبان میں لے کر اترا ہے۔ تمھارے قلب پر تاکہ تم ڈرانے والوں میں سے ہوجاؤ''۔ (شعراء۔ ۱۹۳تا۱۹۵) کے متعلق فرمایا: یہ امیرالمومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن احمد عن العباس بن معروف عن الحسن بن محبوب عن حنان بن سدیر عن سالم ابی محمد قال قلت لابی جعفر علیه السلام اخبرنی عن الولایة انزل بها جبرئیل من عند رب العالمین یوم الغدیر؟ فقال (نزل به الروح الامین علی قلبك لتكون من المنذرین بلسان عربی مبین وانه لفی زبر الاولین) قال هی الولایة لامیر المؤمنین.

سالم ابو محمد نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا: مجھے اس ولایت کے متعلق بتائیے جسے غدیر کے دن جبرائیلؑ رب العالمین کی طرف سے لے کر آئے۔ آپؑ نے فرمایا: ﴿نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿١٩٣﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿١٩٥﴾ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٩٦﴾﴾ ''روح الامین اسے صاف عربی زبان میں لے کر اترا ہے۔ تمھارے قلب پر تا کہ تم ڈرانے والوں میں سے ہو جاؤ۔ اور یقیناً یہ پہلوں کے صحیفوں میں (مذکور) ہے''۔ (شعراء۔ ۱۹۳تا۱۹۶) پھر فرمایا: یہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن سیف بن عمیرة عن ابی بکر الحضرمی عن حذیفة بن اسید الغفاری قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله ما تکاملت النبوة لنبی فی الاظلة حتی عرضت علیه ولایتی وولایة اهل بیتی ومثلوا له فاقروا بطاعتهم وولایتهم.

حذیفہ بن اسید الغفاری نے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: کسی نبی کی نبوت اُس وقت تک مکمل نہیں ہوئی جب تک اس کے سامنے میری اور میرے اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت پیش نہ کر دی گئی اور انہوں نے میری اور میرے اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت و ولایت کا اقرار نہ کر لیا۔

حدیث ⑧ حدثنا محمد بن الحسین عن صفوان بن یحیی و احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن صفوان عن ابن مسکان عن حجر بن زائدۃ عن حمران عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ تعالی یا اھل (الکتاب لستم علی شیٔ حتی تقیموا التوراۃ والانجیل وما انزل الیکم من ربکم ولیزیدن کثیرا منھم ما انزل الیک من ربك طغیانا و کفرا) قال ھی ولایۃ امیر المؤمنین علیہ السلام.

حمران نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ لَسۡتُمۡ عَلَىٰ شَيۡءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُواْ ٱلتَّوۡرَىٰةَ وَٱلۡإِنجِيلَ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيۡكُم مِّن رَّبِّكُمۡۗ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرٗا مِّنۡهُم مَّآ أُنزِلَ إِلَيۡكَ مِن رَّبِّكَ طُغۡيَٰنٗا وَكُفۡرٗاۖ﴾ ''اے کتاب والو! جب تک تم توریت اور انجیل کو اور اُس کو جو تمھارے رب کی طرف سے تمھاری طرف نازل کیا گیا ہے قائم نہ کرلو تم کسی شے پر نہیں ہو اور جو کچھ تمھارے رب کی طرف سے تمھاری جانب نازل کیا گیا ہے وہ اکثروں کی سرکشی اور کفر کو بڑھا دے گا''۔(مائدہ۔۶۸) کے متعلق فرمایا: یہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت ہے۔

حدیث ⑨ حدثنا ابو الجوزا عن الحسین بن علوان عن سعد بن طریف قال قال ابو جعفر علیہ السلام قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الا ان جبرئیل اتانی فقال یا محمد ربك یأمرك بحب علی بن ابی طالب ویأمرك بولایتہ.

سعد بن طریف نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: رسول اللہؐ نے فرمایا: جبرائیل میرے پاس آیا اور کہا اے محمدؐ! آپکا رب آپ کو علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت اور ان کی ولایت اپنانے کا حکم دیتا ہے۔

باب نمبر ﴿۹﴾

ائمہؑ کی ولایت

حدیث ① حدثنا السندی بن محمد عن یونس بن یعقوب عن عبدالاعلی قال قال ابو عبداللہ علیہ السلام ما نبئی نبی قط الا بمعرفۃ حقنا و(تفضلینا علی من) سوانا.

عبدالاعلیٰ نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کسی نبی کو ہمارے حق اور دوسروں پر ہماری فضیلت کی معرفت کے بغیر نبوت نہیں دی گئی۔

حدیث ② حدثنا علی بن اسمعیل عن محمد بن عمرو عن یونس بن یعقوب عن ابی بصیر قال سمعت ابا عبداللہ علیہ السلام یقول ما من نبی نبئی ولا من رسول ارسل الا بولایتنا وبفضلنا (علی من) سوانا.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: کسی نبی کو نبوت اور رسول کو رسالت ہماری ولایت اور دوسروں پر ہماری فضیلت کے اقرار کے بغیر نہیں ملی۔

حدیث ③ حدثنا عبداللہ بن عامر عن ابن سنان عن یونس بن یعقوب عن عبدالاعلی مولی ال سام قال سمعت ابا عبداللہ علیہ السلام یقول ما تنبئی نبی قط الا بمعرفۃ حقنا و(تفضیلنا علی من) سوانا.

یونس بن یعقوب نے آلِ سام کے غلام عبدالاعلیٰ سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کوفر ماتے سنا: کبھی کسی نبی کو ہمارے حق اور دوسروں پر ہماری فضیلت کی معرفت کے بغیر نبوت نہیں دی گئی۔

حدیث ④ حدثنا عبدالله بن محمد (عن محسن) عن یونس بن یعقوب عن عبدالاعلی قال سمعت اباعبدالله علیه السلام یقول ماتنبئ نبی قط الا بمعرفة حقنا و تفضیلنا علی من سوانا.

عبدالاعلیٰ نے بیان کیا میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کوفر ماتے سنا: کسی نبی کو ہمارے حق اور دوسروں پر ہماری فضیلت کی معرفت کے بغیر نبوت نہیں دی گئی۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن عیسی عن محمد بن سلیمان عن یونس بن یعقوب عن ابی بصیر عن ابی عبدالله علیه السلام انه قال مامن نبی نبئ ولامن رسول ارسل الا بولایتنا و تفضیلنا علی من سوانا.

ابوبصیر نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: کسی نبی کو نبوت اور کسی رسول کو رسالت ہماری ولایت اور دوسروں پر ہماری فضیلت کے اقرار کے بغیر نہیں دی گئی۔

باب نمبر ﴿۱۰﴾

ولایت کا بیان

حدیث ① حدثنا یعقوب بن یزید عن یحیی بن المبارك عن عبدالله بن جبلة عن حمید بن شعیب السبیعی عن جابر قال قال ابوجعفر علیه السلام ولایتنا ولایة الله التی لم یبعث نبیا قط الا بها.

جابر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ہماری ولایت ہی ولایت اللہ ہے کہ اللہ نے کسی نبی کو اس کے بغیر مبعوث نہیں کیا۔

حدیث ② حدثنا محمد بن الحسین عن وهیب بن حفص عن ابی بصیر قال قال ابوجعفر علیه السلام ولایتنا ولایة الله التی لم یبعث الله نبیا قط الا بها.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ہماری ولایت ہی اللہ کی ولایت ہے کہ اللہ نے کسی نبی کو اس کے بغیر مبعوث نہیں کیا۔

حدیث ③ حدثنا حمزة بن یعلی عن محمد بن الفضیل عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر علیه السلام انه قال ولایتنا ولایة الله التی لم یبعث نبیا قط الا بها.

ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہماری ولایت ہی اللہ کی ولایت ہے کہ اللہ نے کبھی کوئی نبی اس کے بغیر مبعوث نہیں کیا۔

حدیث ④ حدثنا سلمة بن الخطاب عن علی بن سیف ابن عمیرة عن العباس بن عامر عن احمد بن رزق الغمشانی عن محمد بن عبدالرحمن عن ابی عبدالله علیه السلام انه قال ولایتنا ولایة الله التی لم یبعث نبیا قط الا بها.

محمد بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہماری ولایت ہی اللہ کی ولایت ہے کہ اللہ نے کبھی کوئی نبی اس کے بغیر مبعوث نہیں کیا۔

باب نمبر ﴿۱۱﴾

ولایتِ امیرؑ المومنین

حدیث ① حدثنا العباس بن معروف عن سعدان بن مسلم عن صباح المزنی عن الحارث بن حصیرہ عن حبۃ العرنی قال قال امیر المؤمنین علیہ السلام ان اللہ عرض ولایتی علی اھل السموات وعلی اھل الارض اقربھا من اقر وانکرھا من انکر انکرھا یونس فحبسہ اللہ فی بطن الحوت حتی اقربھا.

حبہ العرنی نے بیان کیا کہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری ولایت اہل السماء اور اہل زمین کے سامنے پیش کی تو جس نے اس کا اقرار کیا سو کیا اور جس نے انکار کیا سو کیا۔ یونسؑ نے اس کا انکار کر دیا تو اللہ نے یونسؑ کو تب تک مچھلی کے پیٹ میں قید رکھا جب تک اس نے میری ولایت کا اقرار نہ کر لیا۔

حدیث ② حدثنا محمد بن الحسین عن الحکم بن مسکین عن اسحق بن عمار عن رجل عن جعفر بن محمد علیہ السلام قال ان اللہ یقول (انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض و الجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان انہ کان ظلوما جھولا) قال ھی ولایۃ علی بن ابی طالب

علیہ السلام۔

اسحاق بن عمار نے ایک آدمی سے بیان کیا کہ جعفر بن محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا﴾ ''یقیناً ہم نے ایک امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کی تو ان سب نے اس کو اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور اسے ایک خاص انسان نے اٹھالیا یقیناً وہ ظالم اور جاہل تھا''۔ (احزاب۔ ۷۲) فرمایا: یہ علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت ہے۔

نوادر

ولایت کا بیان

حدیث ① (حدثنا) احمد بن محمد عن الحسن بن علی بن فضال عن المفضل بن صالح عن محمد الحلبی عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان اللہ عرض ولایتنا علی اھل الامصار فلم یقبلھا الا اھل الکوفۃ.

محمد الحلبی نے بیان کیا کہ ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہماری ولایت بہت سے شہروں پر پیش کی لیکن کوفہ والوں کے علاوہ کسی نے اسے قبول نہ کیا۔

حدیث ② حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عیسی عن ربعی عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ تعالی (ولو انھم اقاموا التوراۃ والانجیل وما انزل الیھم من ربھم) قال الولایۃ.

محمد بن مسلم نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ﴾ ”اور اگر وہ توریت اور انجیل کو اور جو کچھ ان کے رب کی طرف سے ان کی جانب نازل کیا گیا“۔ (مائدہ ۶۶) کے متعلق فرمایا: اس سے مراد ولایت امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔

حدیث ③ حدثنا احمد بن محمد عن ابن ابی عمیر وغیرہ عن محمد بن الفضیل عن ابی حمزۃ الثمالی عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت جعلت

فداك ان الشيعة يسئلونك عن تفسير هذه الاية (عم يتسائلون عن النبأ العظيم)؟ قال فقال ذلك إلى ان شئت اخبرتهم وان شئت لم اخبرهم قال فقال لكنى اخبرك بتفسيرها قال فقلت (عم يتسائلون)؟ قال فقال هى فى امير المؤمنين عليه السلام قال كان امير المؤمنين يقول ما لله آية اكبر منى ولا لله من نبأ عظيم اعظم منى ولقد عرضت ولايتى على الامم الماضية فابت ان تقبلها قال قلت له (قل هو نباء عظيم انتم عنه معرضون)؟ قال هو والله امير المؤمنين عليه السلام.

ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں شیعہ آپؑ سے اس آیت مبارکہ کی تفسیر پوچھنا چاہتے ہیں ﴿عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ① عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ②﴾ ''وہ لوگ کس چیز کے بارے میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں۔اُس عظیم خبر کے متعلق''۔(نباء۔۱،۲) آپؑ نے فرمایا: یہ میری مرضی ہے کہ میں تمہیں اس کے متعلق بتاؤں یا نہ بتاؤں لیکن اس کی تفسیر میں تمہیں بتاتا ہوں۔(ابوحمزہ کہتے ہیں) میں نے کہا ﴿عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ﴾ ''وہ لوگ کس چیز کے بارے میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں'' آپؑ نے فرمایا: یہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہے امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔''اللہ کے پاس مجھ سے بڑی کوئی آیت نہیں اور نہ ہی اللہ کے پاس کوئی عظیم خبر ہے جو مجھ سے بڑی ہو میری ولایت پہلی امتوں پر پیش کی گئی تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا''۔(ابوحمزہ کہتے ہیں) میں نے کہا ﴿قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ۞ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ۞﴾ ''(اے رسولؐ) کہہ دو کہ وہ ایک عظیم خبر ہے۔(مگر) تم اُس سے روگردان ہو''۔(ص۔۶۷،۶۸) ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حدیث ④ حدثنا یعقوب بن یزید عن ابن سنان عن عتیبة بیاع القصب عن ابی بصیر قال سمعت اباعبدالله علیه السلام یقول ان ولایتنا عرضت علی السموات والارض والجبال و الامصار ماقبلها قبول اهل الکوفة.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کوفرماتے سنا: ہماری ولایت آسمانوں، زمین، پہاڑوں اورشہروں کے سامنے پیش کی گئی کسی نے اسے اس طرح قبول نہ کیا جس طرح اہل کوفہ نے قبول کیا۔

حدیث ⑤ حدثنا عبدالله بن عامر عن ابی عبدالله البرقی عن الحسین بن عثمان عن محمد بن الفضیل عن ابی حمزة قال سألت اباجعفر علیه السلام عن قول الله تبارك وتعالی (ومن یکفر بالایمان فقدحبط عمله وهو فی الاخرة من الخاسرین)؟ قال تفسیرها فی بطن القرآن یعنی (و) من یکفر بولایة علی وعلی هو الایمان قال سألت اباجعفر علیه السلام عن قول الله تعالی (وکان الکافر علی ربه ظهیرا)؟ قال تفسیرها فی بطن القرآن یعنی علی هو ربه فی الولایة والطاعة والرب هو الخالق الذی لایوصف وقال ابوجعفر علیه السلام ان علیا اية لمحمد وان محمدا یدعو إلی ولایة علی اما بلغك قول رسول الله صلی الله علیه وآله من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه؟ فوالی الله من والاه وعاد الله من عاداه واما قوله (انکم لفی قول مختلف) فانه علی یعنی انه لمختلف علیه وقد اختلف هذه الامة فی ولایته فمن استقام علی ولایة علی دخل الجنة ومن خالف ولایة علی دخل

النار واما قوله (يؤفك عنه من افك) فانه يعنى عليا من افك عن ولايته افك على الجنة فذلك قوله (يوفك عنه من افك) واما قوله (وانك لتهدى إلى صراط مستقيم) انك لتأمر بولاية على عليه السلام وتدعو اليها وعلى هو الصراط المستقيم وأما قوله(فاستمسك بألذى اوحى اليك) (فى على) (انك على صراط مستقيم) انك على ولاية على وعلى هو الصراط المستقيم واما قوله (فلما نسوا ماذكروابه) يعنى فلما تركوا ولاية على وقد امروا بها (فتحنا عليهم ابواب كل شئ) يعنى مع دولتهم فى الدنيا وما بسط لهم فيها واما قوله (حتى اذا فرحوا بما اوتوا اخذناهم بغتة فاذا هم مبلسون) يعنى قيام القائم.

ابوحمزہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ ''اور جوشخص ایمان کے ساتھ کفر کرے گا تو یقیناً اُس کا عمل ضائع ہوگیا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا''۔ (مائدہ۔۵) کے متعلق پوچھا۔آپؑ نے فرمایا: اس کی تفسیر بطنِ قرآن میں ہے یعنی جو علیؑ کی ولایت کا انکار کرے گا اور علیؑ ہی ایمان ہیں۔(ابوحمزہ کہتے ہیں) میں نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا﴾ 'اور کافر اپنے رب کے خلاف قوی پشت رہتا ہے'۔ (فرقان۔۵۵) کے متعلق سوال کیا: آپؑ نے فرمایا: اس کی تفسیر بطنِ قرآن میں ہے یعنی علیؑ ہی اِس کے ولایت و اطاعت میں رَب ہیں اور رب وہ خالق ہے جس کا وصف بیان نہیں کیا جاسکتا۔ پھر ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: یقیناً علی علیہ الصلوۃ والسلام محمدؐ کے لئے آیت ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولایتِ علیؑ کی طرف دعوت دیتے ہیں کیا تمھیں رسولؐ اللہ کا فرمان نہیں پہنچا۔''جس کا میں مولا تھا اس کا یہ علیؑ مولا ہے اے

اللہ! اس سے محبت رکھ جو علیؑ سے محبت رکھے اور اس کا دشمن بن جا جس نے اس سے دشمنی وعداوت رکھی"۔ پس اللہ نے اُسے اپنا محبوب بنایا جس نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا محبوب بنالیا اور اللہ نے اس سے عداوت کی جس نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عداوت رکھی اور باقی رہا اللہ کا فرمان ﴿اِنَّكُمۡ لَفِیۡ قَوۡلٍ مُّخۡتَلِفٍ﴾ "یقیناً تم اختلاف والی بات میں پڑے ہو"۔ (ذاریات۔ ۸) اس سے مراد علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں یعنی وہ مختلف علیہ ہیں اس امت نے ان کی ولایت میں اختلاف کیا ہے۔ پس جو ولایتِ علیؑ پر قائم رہا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے ولایتِ علیؑ کی مخالفت کی وہ آگ میں داخل ہوگا اور اللہ کا یہ فرمان ﴿یُّؤۡفَكُ عَنۡهُ مَنۡ اُفِكَ﴾ "اس سے وہی پھرتا ہے جو پھیرا گیا"۔ (ذاریات۔ ۹) اس سے بھی مراد علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں یعنی جو علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت سے پھیر دیا گیا۔ اسی لئے اللہ کا فرمان ہے ﴿یُّؤۡفَكُ عَنۡهُ مَنۡ اُفِكَ﴾ اور اللہ کا یہ فرمان ﴿وَاِنَّكَ لَتَهۡدِیۡۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ﴾ "اور یقیناً تو البتہ صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت کرتا ہے"۔ (شوریٰ۔ ۵۲) یعنی آپ (رسولؐ اللہ) ولایتِ علیؑ کا حکم دیتے ہیں اور اس کی طرف دعوت دیتے ہیں اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی صراطِ مستقیم ہیں اور اللہ کا فرمان ﴿فَاسۡتَمۡسِكۡ بِالَّذِیۡۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡكَ ۚ﴾ "پھر جو کچھ تیری طرف وحی کیا گیا ہے تو اسے محکم پکڑ رکھ"۔ (زخرف۔ ۴۳) یہ آیت بھی علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہے (اور اللہ کا یہ فرمان) ﴿اِنَّكَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ﴾ "یقیناً تو صراطِ مستقیم پر ہے"۔ (زخرف۔ ۴۳) یعنی یقینا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت پر قائم ہیں اور علیؑ ہی صراط مستقیم ہیں اور اللہ کا فرمان ﴿فَلَمَّا نَسُوۡا مَا ذُكِّرُوۡا بِهٖ﴾ "پھر جب وہ اُس نصیحت کو بھول گئے جو اُن کو کی گئی تھی"۔ (انعام۔ ۴۴) یعنی جب انہوں نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت ترک کر دی تو انہیں اس کا حکم دیا گیا ﴿فَتَحۡنَا عَلَیۡهِمۡ اَبۡوَابَ كُلِّ شَیۡءٍ ؕ﴾ "تو ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے"۔ (انعام۔ ۴۴) یعنی دنیا میں ان کے غلبہ اور دنیا میں ان کے لئے مبسوط امور کے

ساتھ ﴿حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوۡا بِمَاۤ اُوۡتُوۡۤا اَخَذۡنٰهُمۡ بَغۡتَةً فَاِذَا هُمۡ مُّبۡلِسُوۡنَ﴾ ''یہاں تک کہ جب وہ اُن چیزوں سے خوش ہو گئے جو ان کو دی گئیں ہم نے انہیں یکا یک پکڑ لیا تو وہ مایوس ہو کر رہ گئے''۔(انعام۔۴۴) اس سے مراد امام قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قیام ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن عیسی عن صفوان عن یعقوب بن شعیب قال سألت اباعبدالله علیه السلام عن قول الله تبارك وتعالی (وانی لغفار لمن تاب وامن وعمل صالحا ثم اهتدی) قال (ومن تاب من ظلم وامن من كفر) وعمل صالحا ثم اهتدی إلی ولایتنا وأرمی بیده إلی صدره.

یعقوب بن شعیب نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَاِنِّىۡ لَغَفَّارٌ لِّمَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهۡتَدٰى﴾ ''اور میں اِس کے لئے ضرور بڑا بخشنے والا ہوں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے پھر ہدایت یافتہ بھی رہا''۔(طٰہٰ۔۸۲) کے متعلق سوال کیا۔ آپؑ نے فرمایا: جس نے ظلم سے توبہ کی اور کفر سے ایمان لایا اور نیک عمل کئے پھر ہماری ولایت کی طرف ہدایت پائی آپؑ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔

حدیث ⑦ حدثنا احمد بن موسی عن الحسن بن موسی الخشاب عن علی بن حسان عن عبدالرحمن بن كثیر عن ابی عبدالله علیه السلام فی قوله عزوجل (فطرة الله التی فطر الناس علیها) قال فقال علی التوحید ومحمد رسول الله صلی الله علیه وآله وعلی امیر المؤمنین علیه السلام۔

عبدالرحمن بن کثیر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فِطۡرَتَ اللّٰهِ الَّتِىۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيۡهَا﴾ ''یہی اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی فطرت ہے جس پر اُس نے انسانوں کو پیدا کیا ہے''۔(روم۔۳۰) کے متعلق فرمایا: یعنی توحید، محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اور علی امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر۔

حدیث ⑧ (حدثنا) محمد بن الحسين عن النضر بن شعيب عن خالد بن معد و محمد بن الفضيل عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر عليه السلام قال سألته عن قول الله عزوجل (ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها وابتغ بين ذلك سبيلا) قال تفسيرها ولا تجهر بولاية علی ولا بما اكرمته به حتى نأمرك بذلك (ولا تخافت بها) يعنی ولا تكتمها عليا عليه السلام واعلمه ما اكرمته به واما قوله (وابتغ بين ذلك سبيلا) فانه يعنی اطلب إلی وسلنی ان أذن لك ان تجهر بولاية علی وادع الناس اليها فاذن له يوم غدير خم.

ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا﴾ ''اورتم اپنی صلوٰۃ میں اپنی آواز کو نہ تو بلند ہی کیا کرو اور نہ اُسے بہت آہستہ کیا کرو اور اس کے درمیان کا راستہ اختیار کرو''۔(اسراء۔۱۱۰) کے متعلق پوچھا۔آپؑ نے فرمایا: اس کی تفسیر یہ ہے کہ (نماز میں) ولایتِ علیؑ اور اس کے اعزاز کو جو میں نے علیؑ کو عطاء کیا ہے افشاں نہ کرو جب تک ہم تمھیں اس کا حکم نہ دیں ﴿وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ ''اور نہ اُسے بہت آہستہ کیا کرو'' یعنی میں نے علی علیہ الصلوۃ والسلام کو جو اعزاز دیا ہے اسے علی علیہ الصلوۃ والسلام سے باخبر رکھو ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا﴾ ''اور اس کے درمیان کا راستہ اختیار کرو'' یعنی مجھ سے سوال کرتے رہو کہ میں تمھیں (نماز میں) ولایتِ علیؑ کا کھل کر اظہار کرنے کا حکم دوں اور تم لوگوں کو اس کی دعوت دو۔(امامؑ نے فرمایا) پھر آپؐ کو غدیرخم کے روز اِس (یعنی نماز میں علیؑ کی ولایت کی گواہی بآواز بلند دینے کی) اجازت دے دی گئی۔

حدیث ⑨ حدثنا عمران بن موسى عن موسى بن جعفر عن علی بن اسباط عن محمد بن الفضيل عن ابی حمزة الثمالی عن ابی عبدالله عليه السلام

قال سألته عن قول الله عزوجل (و ان هذا صراطی مستقیما فاتبعوه) قال هو والله علی (هو والله) المیزان والصراط.

ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ﴾ ''اور یقیناً یہی میرا راستہ سیدھا ہے پس اسی کی پیروی کرو''۔ (انعام۔۱۵۳) کے متعلق پوچھا۔آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس سے مراد علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور اللہ کی قسم! وہی میزان اور صراط ہیں۔

حدیث ۱۰ علی بن محمد بن سعد عن حمدان بن سلیمان عن عبدالله بن محمد الیمانی عن منیع عن یونس عن صباح المزنی عن ابی عبدالله علیه السلام قال عرج بالنبی صلی الله علیه وآله (إلی السماء) مائة وعشرین مرة مامن مرة الا وقد اوصی الله النبی صلی الله علیه وآله بولایة علی والائمة من بعده اکثر مما اوصاه بالفرایض.

صباح المزنی نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک سوبیس ۱۲۰ مرتبہ آسمان کی معراج کرائی گئی ہر بار اللہ نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے بعد ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت کی فرائض کے ساتھ وصیت کی۔

باب نمبر ﴿۱۲﴾

اللہ نے مومنین سے ائمہ ؑ کی ولایت کا میثاق لیا اور اُنہیں اپنے نور سے پیدا کیا

حدیث ① حدثنا محمد بن عیسی عن سلیمان الجعفری قال کنت عند ابی الحسن علیه السلام فقال یاسلیمان اتق فراسة المؤمن فانه ینظر بنور الله فسکت حتی اصبت خلوة فقلت جعلت فداك سمعتك تقول اتق فراسة المؤمن فانه ینظر بنور الله قال نعم یاسلیمان ان الله خلق المؤمنین من نوره (وصبغهم) فی رحمته واخذ میثاقهم لنا بالولایة والمؤمن اخو المؤن لابیه وامه ابوه النور وامه الرحمة وانما ینظر بذلك النور الذی خلق منه.

سلیمان الجعفری نے بیان کیا کہ میں ابو الحسن علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس تھا آپؑ نے فرمایا: اے سلیمان! مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ پھر آپ خاموش ہو گئے جب مجھے علیحدگی میں موقع ملا تو میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں میں نے آپؑ کو فرماتے سنا: مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں اے سلیمان! اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اپنے نور سے خلق کیا اور انہیں اپنی رحمت میں رنگا اور ان سے ہمارے لیے ولایت کا

میثاق لیا مومن مومن کا سگا بھائی ہے اس کا باپ نور اور اس کی ماں رحمت ہے اور وہ اس نور سے دیکھتا ہے جس سے اسے خلق کیا گیا۔

حدیث ② حدثنا الحسن بن علی بن معاویة عن محمد بن سلیمان عن ابیه عن عیثم بن اسلم عن معاویة بن عمار قال قلت لابی عبدالله علیه السلام جعلت فداك هذا الحدیث الذی سمعته منك ما تفسیره قال وما هو؟ قلت ان المؤمن ینظر بنور الله فقال یامعاویة ان الله خلق المؤمنین من نوره وصبغهم فی رحمته واخذ میثاقهم لنا بالولایة علی معرفته یوم عرفهم نفسه فالمؤمن اخو المؤمن لابیه وامه ابوه النور وامه الرحمة وانما ینظر بذلك النور الذی خلق منه.

معاویہ بن عمار نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ حدیث جو میں نے آپؑ سے سنی ہے اس کی وضاحت کیجئے؟۔آپؑ نے فرمایا: کونسی حدیث؟۔ میں نے کہا: ''مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے''۔آپؑ نے فرمایا: اے معاویہ! اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اپنے نور سے خلق کیا ہے اور انہیں اپنی رحمت میں رنگا اور جس روز انہیں اپنے نفس کا تعارف کرایا ان سے اپنی معرفت پر ہمارے لیے ولایت کا میثاق لیا مومن مومن کا سگا بھائی ہے اس کا باپ نور اور اس کی ماں رحمت ہے وہ اس نور سے دیکھتا ہے جس سے اسے خلق کیا گیا۔

حدیث ③ حدثنا (الحسن بن علی عن ابراهیم عن محمد بن سلیمان) عن ابیه عن ابی عبدالله علیه السلام قال ان الله جعل لنا شیعة فخلقهم من نوره وصبغهم فی رحمته واخذ میثاقهم لنا بالولایة علی معرفته یوم عرفهم نفسه فهو المتقبل من محسنهم المتجاوز عن مسیئهم من لم یلق الله بما هو

عليه لم يتقبل منه حسنة ولم يتجاوز عنه سيئة.

محمد بن سلیمان نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شیعوں کو اپنے نور سے خلق کیا اور انہیں اپنی رحمت میں رنگا جس روز انہیں اپنے نفس کا تعارف کرایا ان سے ہمارے لیے اپنی معرفت پر ولایت کا میثاق لیا وہی ان میں سے نیکی کرنے والوں کی نیکیاں قبول کرنے والا اور برائی کرنے والوں سے درگزر کرنے والا ہے جو ائمہ علیہ الصلوۃ والسلام کے اوصاف پر ایمان لائے بغیر مر گیا تو اللہ نہ اس کی نیکی قبول کرے گا اور نہ ہی برائی سے درگزر کرے گا۔

باب نمبر (۱۳)

اللہ نے مخلوق سے ائمہؑ کی ولایت کا میثاق لیا

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسين عن محمد بن اسماعيل عن صالح بن عقبة عن عبدالله بن محمد الجعفی عن ابی جعفر (و) عن عقبة عن ابی جعفر عليه السلام قال ان الله خلق الخلق فخلق من احب مما احب وكان (ما) احب ان يخلقه من طينة الجنة وخلق من ابغض مما ابغض وكان ما ابغض ان يخلقه من طينة النار ثم بعثهم فی الظلال قال قلت (و) ای شیء الظلال؟ قال الم تر ظلّك فی الشمس شیء وليس بشیء ثم بعث فيهم النبيين يدعونهم إلى الاقرار بالله وهو قوله (ولئن سألتهم من خلقهم ليقولن الله) ثم دعاهم إلى الاقرار بالنبيين فاقر بعضهم وانكر بعضهم ثم دعاهم إلى ولايتنا فاقر (والله بها) من احب وانكرها من ابغض وهو قوله (فما كانوا ليؤمنوا بما كذبوا به من قبل) ثم قال ابو جعفر عليه السلام كان التكذيب ثمة.

ابوجعفر اور عقبہ نے بیان کیا کہ امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو خلق کیا تو جسے اس نے پسند کیا اسے اپنی محبوب چیز سے خلق کیا اور اس کے نزدیک محبوب یہ تھا کہ وہ اسے جنت کی طینت سے خلق کرے اور جسے اس نے ناپسند کیا اسے اپنی ناپسندیدہ چیز سے خلق کیا اور اس کے نزدیک ناپسندیدہ یہ تھا کہ وہ اسے آگ کی طینت سے خلق کرے پھر ان کو ظلال میں بھیج دیا۔(عقبہ کہتے

ہیں) میں نے عرض کیا: ظلال کیا چیز ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: کیا تم دھوپ میں اپنا سایہ نہیں دیکھتے جبکہ وہ کچھ بھی نہیں ہوتا پھر ان میں انبیاء مبعوث کئے جو انہیں اللہ کے اقرار کی دعوت دیتے تھے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ﴾ ''اور اگر تُو ان سے پوچھے کہ انہیں کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے''۔ (زخرف۔ ۸۷) پھر انہیں انبیاء کے اقرار کی دعوت دی تو ان میں سے بعض نے اقرار کیا اور بعض نے انکار کر دیا پھر انہیں ہماری ولایت کی طرف دعوت دی تو اللہ کی قسم! جس نے اسے پسند کیا اس نے اقرار کیا اور جس نے بغض رکھا اس نے اس کا انکار کر دیا اللہ کا فرمان ہے ﴿فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ ط﴾ ''پھر جس جس بات کو وہ پہلے جھٹلا چکے تھے اس پر وہ ایمان نہ لائے''۔ (یونس۔ ۷۴) پھر ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: یہ سراسر تکذیب ہے۔

حدیث ② حدثنا احمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن الحسین بن نعیم الصحاف قال سألت اباعبدالله علیه السلام عن قول الله تبارك وتعالی (فمنکم کافر ومنکم مؤمن) فقال عرف الله والله ایمانهم بولایتنا و کفرهم بها یوم اخذ الله علیهم المیثاق فی صلب آدم وهم ذر.

نعیم الصحاف نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ط﴾ ''پس تم میں سے کوئی کافر ہے اور تم میں سے کوئی مومن ہے'' (تغابن۔ ۲) کے متعلق سوال کیا۔آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ نے ہماری ولایت سے ان کے ایمان کو اور ہماری ولایت سے ان کے کفر کو اس روز پہچان لیا تھا جب صلبِ آدم میں اُن سے میثاق لیا تھا جبکہ وہ ذرّوں کی شکل میں تھے۔

حدیث ③ حدّثنا محمّد بن الحسین، عن الحسن بن محبوب، عن علی بن

رئاب، عن بكير بن أعين قال: كان أبو جعفر عليه السلام يقول ان الله أخذ ميثاق شيعتنا بالولاية لنا وهم ذرّ يوم أخذ الميثاق على الذرّ بالاقرار له بالربيّة ولمحمّد بالنبوّة۔

بکیر بن اعین نے بیان کیا ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیعوں سے ہماری ولایت کا میثاق لیا جبکہ وہ ذرّوں کی شکل میں تھے جس روز اس نے اُن ذرّوں سے اپنی ربوبیت کے اقرار اور محمدؐ کی نبوت کے اقرار کا میثاق لیا۔

حدیث ④ حدّثنا محمّد بن أحمد، عن يعقوب بن يزيد، عن الحسن بن محبوب، عن محمّد بن الفضيل، عن أبي الحسن عليه السلام في قول الله عزّوجلّ: (يُوفُونَ بِالنَّذْرِ) قال: يوفون بالنذر الذي أُخذ عليهم في الميثاق مِن ولايتنا۔

محمد بن فضیل نے بیان کیا کہ ابوالحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ﴾ ''وہ نذر کو پورا کرتے ہیں''۔(دھر۔۷) کے متعلق فرمایا: وہ اس نذر کو پورا کرتے ہیں جس کا عہد ہماری ولایت کے میثاق میں لیا گیا۔

حدیث ⑤ حدثنا الحسين بن محمد عن معلى بن محمد عن محمد بن جمهور عن عبدالله بن عبدالرحمن عن الهيثم بن واقد عن ابي يوسف البزاز قال تلا علينا ابوعبدالله عليه السلام هذه الاية (واذكروا آلاء الله) قال اتدري ما آلاء الله؟ قلت لا قال هي اعظم نعم الله على خلقه وهي ولايتنا۔

ابو یوسف البزاز نے بیان کیا کہ ہمارے سامنے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی ﴿فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ﴾ ''پس تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کرو''۔(اعراف۔۶۹) پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو اللہ کی نعمتیں کیا ہیں؟۔میں نے کہا: نہیں۔آپؑ نے فرمایا: مخلوق پر اللہ کی سب سے عظیم نعمت ہماری ولایت ہے۔

باب نمبر (۱۴)

ائمہؑ اللہ کی مخلوق میں حلال وحرام پر اُس کے گواہ ہیں

حدیث ① حدثنا عبداللہ بن محمد عن ابراھیم بن محمد الثقفی قال فی کتاب بندار بن عاصم عن الحلبی عن ھارون بن خارجة عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ تبارك وتعالی (و کذلك جعلنا کم امة وسطا لتکونوا شھداء علی الناس) قال نحن الشھداء علی الناس بما عندھم من الحلال والحرام وما ضیعوا منه.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾ ''اور اسی طرح ہم نے تمھیں امت وسطہ بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ رہو'' ۔ (بقرہ۔۱۴۳) کے متعلق فرمایا: ہم لوگوں میں ان کے حلال وحرام اور جو اس میں سے انہوں نے ضائع کردیا اس کے گواہ ہیں۔

حدیث ② حدثنا عبداللہ بن محمد عن ابراھیم بن محمد فی کتاب بندار بن عاصم عن عمر بن حنظلة قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام (و کذلك جعلنا کم امة وسطا لتکونوا شھداء علی الناس) قال ھم الائمة.

عمر بن حنظلہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾ ''اور اسی طرح ہم نے تمھیں امت وسطہ بنایا

تا کہ تم لوگوں پر گواہ رہو“۔ (بقرہ۔۱۴۳) کے متعلق پوچھا۔آپؑ نے فرمایا: وہ گواہ ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حدیث ③ حدثنا یعقوب بن یزید و محمد بن الحسین عن ابن ابی عمیر عن عمر بن اذینة عن برید بن معاویة قال قلت لابی جعفر علیه السلام قول الله تعالى (و كذلك جعلنا كم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس) قال نحن امة الوسط و نحن شهداء الله على خلقه و حجته فى ارضه.

برید بن معاویہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾ ”اور اسی طرح ہم نے تمھیں امت وسطہ بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہ رہو“۔ (بقرہ۔۱۴۳) آپؑ نے فرمایا: امتِ وسطہ ہم ہی ہیں اور ہم ہی اللہ کی مخلوق پر اس کے گواہ اور اس کی زمین پر اس کی حجت ہیں۔

حدیث ④ حدثنا عبدالله بن جعفر عن محمد بن عیسى عن الحسين بن سعيد عن جعفر بن بشير عن عمرو بن ابى المقدام عن ميمون البان عن ابى جعفر عليه السلام فى قوله تبارك و تعالى (و كذلك جعلنا كم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس) قال عدلا ليكونوا شهداء على الناس قال الائمة (و يكون الرسول عليكم شهيدا) قال على الائمة.

میمون البان نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ کے فرمان ﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾ کے متعلق فرمایا: تا کہ وہ لوگوں پر گواہ بنیں۔پھر فرمایا اس سے مراد ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں ﴿وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ﴾ ”اور رسول تم پر گواہ رہے“ (بقرہ۔۱۴۳) فرمایا: یعنی ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر۔

حدیث ⑤ وعنه عن محمد بن عیسی عن الحسین بن سعید عن جعفر بن بشیر عن ابی بصیر عن ابی عبدالله علیه السلام (و کذلك جعلنا کم أمة وسطا لتکونوا شهداء علی الناس و یکون الرسول علیکم شهیدا) قال نحن الامة الوسط ونحن شهداؤه علی خلقه وحجته فی ارضه.

ابوبصیر نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے اللہ کے فرمان ﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط﴾ کے متعلق فرمایا: ہم ہی امتِ وسطہ ہیں اور ہم ہی اللہ کی مخلوق پر اس کے گواہ اور اس کی زمین پر اس کی حجت ہیں۔

حدیث ⑥ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن حماد بن عیسی عن ابراهیم بن عمر الیمانی عن سلیم بن قیس الهلالی عن امیر المؤمنین صلوات الله ع قال ان الله طهرنا وعصمنا وجعلنا شهداء علی خلقه وحجته فی ارضه وجعلنا مع القران وجعل القران معنا لانفارقه ولا یفارقنا.

سلیم بن قیس ھلالی نے بیان کیا کہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں پاک اور معصوم بنایا اور ہمیں اپنی مخلوق پر گواہ اور اپنی زمین پر حجت بنایا اور قرآن ہمارے ساتھ اور ہم قرآن کے ساتھ ہیں نہ ہم اس سے جدا ہوتے ہیں اور نہ وہ ہم سے جدا ہوتا ہے۔

باب نمبر ﴿۱۵﴾

رسولؐ اللہ نے مخلوق کو ابتداء تخلیق اور موہوم صورت میں دیکھ کر پہچان لیا

حدیث ① (حدثنا) احمد بن محمد و یعقوب بن یزید عن الحسن بن علی بن فضال عن ابی جمیله عن محمد بن الحلبی عن ابی عبدالله علیه السلام قال (ان رسول علیه السلام قال) ان الله مثل لی امتی فی الطین وعلمنی اسمائهم کلها کما علم آدم الاسماء کلها فمر بی اصحاب الرایات فاستغفرت لعلی و شیعته ان ربی وعدنی فی شیعة علی خصلة قیل یارسول الله وماهی؟ قال المغفرة منهم لمن آمن واتقی لایغادر منهم صغیرة ولا کبیرة ولهم تبدل السیئات حسنات.

محمد الحلبی نے بیان کیا کہ ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: اللہ نے میرے لیے میری امت کی طینت پیش کی اور مجھے ان سب کے نام سکھا دئے جس طرح آدم کو سب نام سکھائے تھے میرے رب نے مجھ سے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شیعوں میں ایک خصلت کا وعدہ کیا ہے۔ پوچھا گیا یارسولؐ اللہ! وہ کون سی خصلت ہے؟ فرمایا: ان میں ایمان لانے اور تقویٰ اختیار کرنے والے کے لیے بخشش ہے ان میں صغیرہ اور کبیرہ کوئی برائی نہ چھوڑی جائے گی اور برائیوں کا نیکیوں میں بدلنا

بھی انہی کے لیے ہے۔

حدیث ② الحسن بن محبوب عن صالح بن سهل عن ابی عبدالله علیه السلام ان بعض قریش قال لرسول الله صلی الله علیه وآله بای شئ سبقت الانبیاء وانت بعثت آخرهم وخاتمهم؟ قال انی کنت اول من اقر بربی واول من اجاب حیث اخذ الله میثاق النبیین واشهدهم علی انفسهم الست بربکم؟ قالوا بلی و کنت انا اول نبی قال بلی فسبقتهم بالاقرار بالله.

صالح بن سھل نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: بعض قریش نے رسولؐ اللہ سے کہا: دیگر انبیاء آپؐ سے سبقت کیوں لے گئے کہ آپؐ ان کے آخر اور خاتم مبعوث کیے گئے؟۔فرمایا: میں پہلا نبی ہوں جس نے رب کا اقرار کیا اور میں ہی پہلا ہوں جس نے اس میثاق کا جواب دیا کہ جب اللہ نے انبیاء سے میثاق لیا اور انہیں ان نفسوں پر گواہ بنایا اورفرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں؟۔انہوں نے کہا: ہاں کیوں نہیں پس میں ہی پہلا نبی تھا جس نے کہا: ہاں کیوں نہیں پس میں نے ان میں اللہ کا اقرار کرنے میں سبقت کی تھی۔

حدیث ③ حدثنا (احمد بن محمد و الحسن بن علی عن علی بن النعمان) عن ابن مسکان عن عبدالرحیم القصیر عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله ان امتی عرضت علی عند المیثاق فکان اول من امن بی وصدقنی علی و کان اول من امن بی وصدقنی حین بعثت فهو الصدیق الاکبر.

عبدالرحیم القصیر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: میثاق کے وقت میرے سامنے میری امت پیش کی گئی تو ان میں سے مجھ پر سب سے پہلے ایمان لانے والے اور

میری تصدیق کرنے والے علی علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور جب مجھے مبعوث کیا گیا تب بھی وہی سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی وہی صدیق اکبر ہے۔

حدیث ④ حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عيسى عن ابى الجارود و ابى بصير عن ابى جعفر عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله ذات يوم وعنده جماعة من اصحابه اللهم لقنى اخوانى مرتين (قال)فقال من حوله من اصحابه اما نحن اخوانك يارسول الله صلى الله عليه وآله؟ فقال لا انكم اصحابى واخوانى قوم فى آخر الزمان امنوا بى ولم يرونى لقد عرفنيهم الله باسمائهم واسماء ابائهم من قبل ان يخرجهم من اصلاب آبائهم وارحام امهاتهم لاحدهم اشد (على تقية) دينه من خرط القتاد فى الليلة الظلماء او كالقابض على جمر الغضا اولئك مصابيح الدجى ينجيهم الله من كل فتنة غبراء مظلمة.

ابوبصیر نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے ایک روز صحابہ کی ایک جماعت کی موجودگی میں فرمایا: اے اللہ! میرے بھائیوں سے میری ملاقات کروادے آپؐ نے ایسا دومرتبہ فرمایا۔ آپؐ کے گردموجود صحابہ نے کہا: یا رسولؐ اللہ! کیا ہم آپؐ کے بھائی نہیں ہیں؟۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں تم میرے صحابہ ہو اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو آخری زمانے میں ہوں گے وہ مجھ پر مجھے دیکھے بغیر ایمان لائیں گے اللہ نے مجھے ان کے اور ان کے آباء کے نام ان کے آباء کے اصلاب اور ماؤں کے ارحام سے نکالنے سے قبل ہی متعارف کرادیے تھے ان میں ہر ایک اپنے دین کا تقیہ کرنے میں اس قدر متشدد و مضبوط ہوگا جس طرح شدید سیاہ رات میں خرط قتاد ہو یا دھکتے انگارے کو تھامنے والا ہو وہی تاریکی کے چراغ ہوں گے اللہ انہیں ہر پھیلنے والے تاریک فتنہ سے محفوظ رکھے گا۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن الحسین عن عبداللہ جبلۃ عن معاویۃ بن عمار عن جعفر عن ابیہ عن جدہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یاعلی لقد مثلت لی امتی فی الطین حتی رایت صغیرھم و کبیرھم ارواحا قبل ان یخلق الاجساد وانی مررت بك وبشیعتك فاستغفرت لکم (فقال علی) یانبی اللہ زدنی فیھم قال نعم یا علی تخرج انت وشیعتك من قبورکم ووجوھکم کالقمر لیلۃ البدر وقد فرجت عنکم الشدائد وذھبت عنکم الاحزان تستظلون تحت العرش یخاف الناس ولا تخافون ویحزن الناس ولا تحزنون وتوضع لکم مائدۃ والناس فی الحساب.

معاویہ بن عمار نے جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انہوں نے اپنے والد محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انہوں نے اپنے دادا محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: اے علیؑ: میرے سامنے میری امت کی طینت لائی گئی حتیٰ کہ میں نے ان کے اجسام کی تخلیق سے قبل ہی ہر چھوٹے بڑے کوروح کی صورت میں دیکھ لیا اور میں تمھارے اور تمہارے شیعوں کے پاس سے گزرا تو میں نے ان (شیعوں) کے لیے استغفار کیا۔علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: یا نبی اللہ! اِن میں میری (محبت کی) زیادتی کیجئے۔آپؐ نے فرمایا: ہاں اے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام تم اور تمہارے شیعہ جب اپنی قبروں سے نکلیں گے تو تمہارے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے تم سے تکالیف اور غم دور کر دیے جائیں گے تمہیں عرش کا سایہ نصیب ہوگا لوگ خوفزدہ ہوں گے اور تم بے خوف ہو گے لوگ غمگین ہوں گے اور تمھیں کوئی غم نہ ہوگا تمہارے لیے دستر خوان لگا دیا جائے گا جبکہ لوگ ابھی حساب کے مرحلے میں ہوں گے۔

حدیث ⑥ حدثنا بعض اصحابنا عن محمد بن الحسین عن علی بن

اسباط عن علی بن معمر عن ابیه قال سألت اباعبداللہ علیه السلام عن قول اللہ تبارك وتعالی (هذا نذیر من النذر الاولی) (قال) یعنی (به) محمدا صلی اللہ علیه وآله حیث دعاهم (بالاقرار باللہ) فی الذر الاول.

علی بن معمر نے اپنے والد سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرمان ﴿هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى﴾ "یہ پہلے ڈرانے والوں میں سے ایک ڈرانے والا ہے"۔ (نجم۔۵۶) کے متعلق پوچھا۔آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جب آپؐ نے عالم ذر میں اللہ کے اقرار کی دعوت دی۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن عیسی عن یونس عن علی بن هاشم عن محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع عن ابیه عن جده قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله مثل (لی) امتی فی الطین وعلمت الاسماء کما علم آدم الاسماء کلها ورایت اصحاب الرایات فکلما مررت بك یاعلی وبشیعتك استغفرت لکم.

محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے بیان کیا انہوں نے کہا رسولؐ اللہ نے فرمایا: میرے سامنے میری امت کی طینت پیش کی گئی اور مجھے ان کے نام بھی بتا دیے گئے جس طرح آدمؑ کو بتا دیے گئے تھے اور میں نے اصحاب الرایات کو دیکھا اور اے علیؑ! جب میں تمہارے اور تمہارے شیعوں کے پاس سے گزرا تو میں نے اُن (شیعوں) کے لیے استغفار کیا۔

حدیث ⑧ حدثنا عباد بن سلیمان عن سعد بن سعد عن مقاتل بن مقاتل عن ابی الحسن الرضا علیه السلام قال قال ابو جعفر علیه السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله مثلت له امته فی الطین فعرفهم باسمائهم واسماء آبائهم (واخلاقهم) وحلاهم قال قلنا له جعلت فداك جمیع الامة

من اولها إلی آخرها؟ قال هکذا قال ابو جعفر علیه السلام.
مقاتل بن مقاتل نے ابو الحسن الرضا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا انہوں نے فرمایا: ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: رسول اللہ کے لیے آپؐ کی امت کی طینت کو پیش کیا گیا تو آپؐ نے ان کو ان کے ناموں اور ان کے آباء کے ناموں سے اور ان کے اخلاق اور زیور و زینت سے پہچان لیا۔(راوی بیان کرتا ہے) ہم نے کہا: میں آپؐ پر قربان جاؤں کیا اول تا آخر ساری امت؟۔ابو الحسن رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہاں!۔ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسی طرح فرمایا ہے۔

حدیث ⑨ حدثنا یعقوب بن یزید عن محمد بن سنان عن ابی الجارود قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول قال رسول الله صلی الله علیه وآله عرضت علی امتی البارحة لدی هذه الحجرة اولها إلی آخرها (قال) قال قائل یارسول الله قد عرض علیك من خلق ارایت من لم یخلق؟ قال صور لی والذی یحلف به رسول الله فی الطین حتی لانا اعرف بهم من احدکم بصاحبه.
ابوالجارود نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: رسول اللہ نے فرمایا: گزشتہ رات اس حجرہ کے قریب اول تا آخر میری تمام امت میرے سامنے پیش کی گئی۔کسی کہنے والے نے کہا: یا رسول اللہ وہ لوگ تو آپؐ کے سامنے پیش کیے گئے جو پیدا ہو چکے ہیں اور کیا آپ نے ان کو بھی دیکھا جو ابھی پیدا نہیں ہوئے۔رسول اللہ نے حلفاً کہا میرے لیے مٹی میں ان کی تصاویر بنائی گئیں حتیٰ کہ میں نے اسے تمہارے کسی محبوب دوست کو پہچاننے سے بہتر پہچان لیا۔

حدیث ⑩ حدثنا عباد بن سلیمان عن سعد بن سعد عن صفوان بن یحیی عن ابی الحسن الرضا علیه السلام (قال) قال ان رسول الله صلی الله علیه وآله مثلت له امته فی الطین فعرفهم باسمائهم واسماء آبائهم وحلاهم قال

فقلت جعلت فداك جميع الامة من اولها إلى آخرها؟ قال هكذا قال ابو جعفر او جعفر عليه السلام.

صفوان بن یحییٰ نے ابوالحسن الرضا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: رسولؐ اللہ کے لیے آپؐ کی امت کی طینت پیش کی گئی تو آپؐ نے ان کو ان کے ناموں اور ان کے آباء کے ناموں اور ان کے زیور وزینت سے پہچان لیا۔(راوی کہتا ہے) میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا اول سے آخر تک تمام امت؟۔آپؑ نے فرمایا: ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی طرح فرمایا ہے (یا فرمایا) جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی طرح فرمایا ہے۔

حدیث ⑪ حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عيسى عن حريز عن ابن خربوز عن ابى جعفر عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله لعلى ان ربى مثل لى امتى فى الطين و علمنى اسمائهم كلها كما علم آدم الاسماء كلها فمر بى اصحاب الرايات فاستغفرت لك ولشيعتك ياعلى ان ربى وعدنى فى شيعتك خصلة قلت وماهى يارسول الله؟ قال المغفرة لمن امن منهم واتقى لايغادر منهم صغيرة ولا كبيرة ولهم تبدل سيئاتهم حسنات.

ابن خربوذ نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: رسولؐ اللہ نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: میرے رب نے میری امت کی طینت پیش کی اور مجھے ان سب کے نام سکھائے جس طرح آدمؑ کو سکھائے تھے میرے پاس سے اصحاب الرایات گزرے تو میں نے تمہارے اور تمہارے شیعوں کے لیے استغفار کیا۔اے علیؑ! میرے رب نے مجھ سے تمہارے شیعوں میں ایک خصلت کے ہونے کا وعدہ کیا ہے۔علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: یارسولؐ اللہ! وہ کیا خصلت ہے؟۔فرمایا: ان میں سے جو ایمان لایا

اور تقویٰ اختیار کیا اس کے لیے بخشش ہے ان میں صغیرہ اور کبیرہ کوئی برائی نہ چھوڑی جائے گی اور برائیوں کا نیکیوں میں تبدیل ہونے کا اعزاز بھی انہی کے لیے ہے۔

حدیث ⑫ حدثنا علی بن اسماعیل عن محمد بن اسماعیل عن سعدان بن مسلم عن صالح بن سهل عن ابی عبدالله علیه السلام قال سئل رسول الله بای شئ سبقت ولد آدم؟ قال انّی اول من اقرب (بلی) ان الله اخذ میثاق النبیین واشهدهم علی انفسهم الست بربکم؟ قالوا بلی فکنت اول من اجاب.

صالح بن سہل نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: رسولؐ اللہ سے سوال کیا گیا کہ آپؐ نے کس بات سے اولا دآدمؑ سے سبقت حاصل کی؟۔آپؐ نے فرمایا: میں نے سب سے پہلے ''بلیٰ'' کا اقرار کیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے میثاق لیا اور انہیں ان کی جانوں پر گواہ بنایا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں؟۔انہوں نے کہا: بلیٰ ہاں کیوں نہیں۔پس میں نے سب سے پہلے جواب دیا تھا۔

حدیث ⑬ حدثنا عبدالله بن جعفر عن محمد بن عیسی عن حماد بن عیسی عن حریز عن معروف بن خربوذ عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله لعلی علیه السلام ان ربی مثل (لی) امتی فی الطین وعلمنی اسمائهم کما علم آدم الاسماء کلها فمر بی اصحاب الرایات فاستغفرت لك ولشیعتك.

معروف بن خربوذ نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؐ نے فرمایا: رسولؐ اللہ نے علیؑ سے فرمایا: میرے رب نے میرے سامنے میری امت کی طینت پیش کی اور مجھے ان کے نام سکھائے جس طرح آدمؑ کو سب نام سکھا دیے تھے جب میرے پاس سے اصحاب الرایات کا گزر ہوا تو میں

نے تمہارے اور تمہارے شیعوں کے لیے استغفار کیا۔

حدیث ⑭ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن بعض اصحابنا عن حنان بن سدیر عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان ربی مثل لی امتی فی الطین وعلمنی اسماء امتی کما علم آدم الاسماء کلھا فمر بی اصحاب الرایات فاستغفرت لعلی وشیعته.

حنان بن سدیر نے آپؑ سے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: میرے رب نے میرے لیے میری امت کی طینت پیش کی اور مجھے میری امت کے نام سکھائے جس طرح آدمؑ کو سب نام سکھائے تھے میرے پاس سے اصحاب الرایات گزرے تو میں نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے شیعوں کے لیے استغفار کیا۔

حدیث ⑮ حدثنا احمد بن محمد او غیرہ عن الحسن بن محبوب عن حنان عن سدیف المکی قال سمعت محمد بن علی علیہ السلام یقول قال حدثنی جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان ربی مثل لی امتی فی الطین وعلمنی اسماء الانبیاء کما علم آدم الاسماء کلھا فمر بی اصحاب الرایات فاستغفرت لعلی وشیعته.

سدیف المکی نے محمد بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ مجھ سے جابر بن عبداللہ نے روایت کیا ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: میرے پروردگار نے میرے سامنے میری امت کی طینت پیش کی اور مجھے انبیاء کے اسماء سکھائے جیسے آدمؑ کو اسماء سکھائے پس میرے پاس سے اصحاب رایات گزرے انہوں نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے شیعوں کے لیے بخشش طلب کی۔

باب نمبر ﴿۱۶﴾

امیرؑ المومنین نے میثاق کے وقت جسے دیکھا اُسے پہچان لیا

حدیث ① حدثنا احمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن صالح بن سهل عن ابی عبدالله علیه السلام ان رجلا جاء إلی امیر المؤمنین وهو مع اصحابه فسلم علیه ثم قال انا والله احبك واتولاك فقال له امیر المؤمنین (كذبت۔ قال: بلی والله انی لاحبك و اتولاّك ، فقال له امیر المومنین: كذبت) ما انت كما قلت ویلك ان الله خلق الارواح قبل الابدان بالفی عام ثم عرض علینا المحب لنا فوالله ما رایت روحك فیمن عرض علینا فاین كنت؟ قال فسكت الرجل عند ذلك ولم یراجعه.

صالح بن سهل نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ ایک آدمی امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا جبکہ آپؑ اپنے اصحاب کے ساتھ تھے اس نے سلام کیا اور کہا: اللہ کی قسم! میں آپؑ سے محبت کرتا ہوں اور آپؑ کو اپنا ولی سمجھتا ہوں۔ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تُو جھوٹ کہتا ہے اور اپنے قول میں صادق نہیں اللہ تعالیٰ نے اجسام خلق کرنے سے دو ہزار سال قبل ارواح کو خلق کیا پھر ہمارے سامنے ہم سے محبت کرنے والے پیش کیے اللہ کی قسم! جو ہمارے سامنے پیش کیے گئے تھے میں نے ان میں تیری روح نہیں دیکھی تھی تُو اُس وقت کہاں تھا؟۔ وہ آدمی خاموش ہو گیا اور کوئی تکرار نہ کی۔

حدیث ② حدثنا ابراهیم بن هاشم عن عمرو بن عثمان عن ابی محمد

المشھدی من آل رجاء البجلی عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قال رجل لامیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام یا امیر المؤمنین انا واللہ احبك (قال) فقال لہ کذبت قال (بلی واللہ انی لاحبك واتولاك فقال لہ امیر المؤمنین کذبت قال) سبحان اللہ یاامیر المؤمنین احلف باللہ انی احبك فتقول کذبت قال وما علمت ان اللہ خلق الارواح قبل الابدان بالفی عام فاسکنھا الھواء ثم عرضھا علینا اھل البیت فواللہ مامنھا روح الا وقد عرفنا بدنہ فواللہ مارایتك فیھا فاین کنت؟ قال ابوعبداللہ علیہ السلام کان فی النار.

آل رجاء البجلی نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: ایک آدمی نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا: یا امیرؑ المومنین! اللہ کی قسم! میں آپؑ سے محبت کرتا ہوں۔آپؑ نے فرمایا: تُو جھوٹ کہتا ہے۔اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپؑ سے محبت کرتا اور آپؑ کو اپنا ولی سمجھتا ہوں۔ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تُو جھوٹ کہتا ہے۔اس آدمی نے پھر کہا: سبحان اللہ! امیرؑ المومنین! میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ میں آپؑ سے محبت کرتا ہوں اور آپؑ کہتے ہیں ''تُو جھوٹ بولتا ہے''۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اجسام خلق کرنے سے دو ہزار سال قبل ارواح خلق کیں اور انہیں ہوا میں ٹھہرایا پھر انہیں ہم اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے پیش کیا پس اللہ کی قسم! ہر روح کا بدن بھی ہم نے پہچانا مگر اللہ کی قسم! میں نے تجھے ان میں نہیں دیکھا تھا تُو اُس وقت کہاں تھا؟۔ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: وہ آگ میں تھا۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن الحسین عن جعفر بن بشیر عن آدم ابی الحسین عن اسماعیل بن ابی حمزۃ عمن حدثہ عن ابیہ عبداللہ علیہ السلام

قال جاء رجل إلى امير المؤمنين عليه السلام فقال والله ياامير المؤمنين انى لاحبك فقال كذبت فقال الرجل سبحان الله كان تعرف مافى قلبى فقال على عليه السلام ان الله خلق الارواح قبل الابدان بألفى عام ثم عرضهم علينا فاين كنت لم ارك؟.

اسماعیل بن ابی حمزہ نے کسی بیان کرنے والے سے انہوں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: ایک آدمی امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس آیا اور کہا: یا امیرؑ المومنین! میں آپؑ سے بہت محبت کرتا ہوں آپؑ نے فرمایا: تُو جھوٹ کہتا ہے۔ اس آدمی نے کہا: سبحان اللہ! معلوم ہوتا ہے کہ آپؑ میرے دل کی بات جانتے ہیں۔ حضرت علی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اجسام خلق کرنے سے دو ہزار سال قبل ارواح کو خلق کیا پھر انہیں ہمارے سامنے پیش کیا پس تُو اُس وقت کہاں تھا میں نے تجھے نہیں دیکھا تھا۔

حدیث ۴ حدثنا حسن بن على بن عبدالله بن المغيرة قال حدثنا عبيس بن هشام عن عبدالكريم عن سماعة بن مهران عن ابى عبدالله عليه السلام قال بينا امير المؤمنين فى مسجد الكوفه اذ اتاه رجل فقال ياامير المؤمنين والله انى لاحبك قال ماتفعل؟ قال والله انى لاحبك قال ماتفعل قال بلى والله الذى لااله الا هو قال والله الذى لا اله الا هو ماتحبنى فقال ياامير المؤمنين(سبحان الله) انى احلف بالله انى احبك وانت تحلف بالله مااحبك؟ والله كانك تخبرنى انك اعلم بما فى نفسى(قال) فغضب امير المؤمنين عليه السلام وانما كان الحديث العظيم يخرج منه عند الغضب قال فرفع يده إلى السماء (وقال) وكيف يكون ذلك وهو ربنا تبارك وتعالى

خلق الارواح قبل الابدان بألفی عام ثم عرض علینا المحب من المبغض فو الله ما رایتك فیمن احبنا فاین كنت؟.

سماعہ بن مہران نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کوفہ کی مسجد میں تشریف فرما تھے کہ آپؑ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: یا امیرؑ المومنین! اللہ کی قسم! میں آپؑ سے محبت کرتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: تُو جھوٹ بول رہا ہے۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپؑ سے محبت کرتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: تُو نہیں کرتا۔ اس نے کہا: اُس اللہ کی قسم کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں میں آپؑ سے محبت کرتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: اُس اللہ کی قسم کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں تُو مجھ سے محبت نہیں کرتا۔ اس نے کہا: یا امیرؑ المومنین! سبحان اللہ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں میں آپؑ سے محبت کرتا ہوں اور آپؑ اللہ کی قسم اٹھا کر فرماتے ہیں کہ میں آپؑ سے محبت نہیں کرتا۔ اللہ کی قسم! معلوم ہوتا ہے کہ آپؑ میرے دل میں جو راز ہے اسے جانتے ہیں۔ پس امیر المومنینؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جلال آ گیا اور جلال کے عالم میں آپؑ نے آسمان کی طرف اپنا ہاتھ اٹھایا اور فرمایا: یہ کیسے ممکن ہے حالانکہ ہمارے رب نے اجسام خلق کرنے سے دو ہزار سال قبل ارواح کو خلق کیا پھر بغض رکھنے والوں میں سے محبت کرنے والوں کو ہمارے سامنے پیش کیا اللہ کی قسم! میں نے تجھے ہم سے محبت کرنے والوں میں نہیں دیکھا تو اُس وقت کہاں تھا۔

حدیث ⑤ حدثنا عبدالله بن محمد عن ابراهیم بن محمد عن عبدالرحمن بن ابی هاشم (قال) حدثنی سلام بن ابی عمیر عن عمارة قال كنت جالسا عند امیر المؤمنین علیه السلام اذ اقبل رجل فسلم علیه ثم قال یاامیر المؤمنین والله انی لاحبك فسأله ثم قال له ان الارواح خلقت قبل الابدان بألفی عام ثم اسكنت الهواء فما تعارف منها ثم ایتلف هاهنا

وما تنا کر منها ثم اختلف هاهنا وان روحی انکر روحك.

عمارہ نے بیان کیا کہ میں امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی آیا اس نے سلام کیا اور کہا: اے امیرؑ المومنین! اللہ کی قسم! میں آپؑ سے محبت کرتا ہوں۔ آپؑ نے اس سے پھر پوچھا تو اس نے اسی طرح کہا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: ارواح کو اجسام سے دو ہزار سال قبل خلق کر دیا گیا اور انہیں ہوا میں ٹھہرایا گیا جنہوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا انہیں الفت میں اکٹھا کر دیا گیا اور جنہوں نے پہچاننے سے انکار کر دیا اُنہیں جُدا کر دیا گیا اور میری روح نے تیری روح کو نہیں پہچانا تھا۔

حدیث ۶ حدثنا ابو محمد عن عمران بن موسی عن موسیٰ بن جعفر عن علی بن اسباط عن محمد بن الفضیل عن ابی حمزة الثمالی عن ابی عبدالله علیه السلام ان رجلا قال لامیر المؤمنین علیه السلام والله انی لاحبك ثلاث مرات فقال (له)علی علیه السلام والله ما تحبنی فغضب الرجل فقال كانك والله تخبرنی ما فی نفسی؟ قال له علی علیه السلام لا ولكن الله خلق الارواح قبل الابدان بالفی عام فلم ار روحك فیها.

ابوحمزہ الثمالی نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: ایک آدمی نے امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا: اللہ کی قسم! میں آپؑ سے محبت کرتا ہوں اس نے یہ بات تین مرتبہ کہی۔ پس علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے فرمایا: اللہ کی قسم! تُو مجھ سے محبت نہیں کرتا۔ اس آدمی کو غصہ آیا اور اس نے کہا: کیا جو میرے دل میں ہے آپؑ اس کی خبر رکھتے ہیں؟ ۔علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اجسام خلق کرنے سے دو ہزار سال قبل ارواح کو خلق کیا پس میں نے تیری روح کو نہیں دیکھا۔

حدیث ۷ حدثنا ابو محمد عن عمران بن موسی عن ابراهیم بن مهزیار عن محمد بن عبد الوهاب عن ابراهیم بن ابی البلاد عن ابیه عن

بعض اصحاب امیر المؤمنین قال دخل عبدالرحمن بن ملجم (لعنه الله) علی امیر المؤمنین علیه السلام فی وفد مصر الذی اوفدهم محمد(رہ) بن ابی بکر ومعه کتاب الوفد قال فلمامر باسم عبدالرحمن بن ملجم قال انت عبدالرحمن لعن الله عبدالرحمن قال نعم یاامیر المؤمنین اما والله یاامیر المؤمنین ان لاحبك قال کذبت والله ما تحبنی ثلاثا قال یا امیر المؤمنین احلف ثلثة ایمان انی احبك و(انت) تحلف ثلاثة ایمان انی لا احبك؟ قال ویلك او ویحك ان الله خلق الارواح قبل الاجساد بالفی عام فاسکنها الهواء فماتعارف منها هنالك ایتلف فی الدنیا وماتناکر منها(هنالك) اختلف فی الدینا وان روحی لاتعرف روحك قال فلما ولی قال اذا سرکم ان تنظروا إلی قاتلی فانظروا إلی هذا قال بعض القوم اولا تقتله؟ او قال تقتله؟ فقال من اعجب من هذا؟ تأمرونی ان اقتل قاتلی لعنه الله۔

ابراہیم بن ابی بلاد نے اپنے والد سے انہوں نے امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اصحاب سے بیان کیا انہوں نے کہا: عبدالرحمن ابن ملجم لعنۃ اللہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک مصری وفد کے ساتھ آیا اس وفد کا قاصد محمد بن ابی بکر تھا اس کے پاس وفد کے ناموں کی کتاب تھی جب آپؑ نے عبدالرحمن ابن ملجم لعنۃ اللہ کا نام دیکھا تو فرمایا: تُو عبدالرحمان ہے؟۔(اللہ عبدالرحمٰن ابن ملجم پر لعنت کرے) اس نے کہا: ہاں! لیکن اللہ کی قسم! امیرؑ المومنین! میں آپؑ سے محبت کرتا ہوں۔آپؑ نے فرمایا: تُو جھوٹ بولتا ہے آپؑ نے تین بار کہا۔اس نے کہا: امیرؑ المومنین: میں تین بار قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ میں آپؑ سے محبت کرتا ہوں اور آپؑ تین قسمیں اٹھا کر کہتے ہیں کہ میں آپؑ سے محبت نہیں کرتا؟۔آپؑ نے فرمایا: ویل ہو تجھ پر! اللہ تعالیٰ نے اجسام خلق کرنے سے دو ہزار سال قبل ارواح کو

خلق کیا اور انہیں ہوا میں ساکن کیا جنہوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا ان کے درمیان دنیا میں بھی محبت پیدا کر دی گئی اور جنہوں نے ایک دوسرے کو نہ پہچانا ان کے درمیان دنیا میں بھی جُدائی ڈال دی یعنی ان میں اختلاف پیدا کر دیا اور میری روح تیری روح کو نہیں پہچانتی۔ جب وہ چلا گیا تو آپؑ نے فرمایا: جو میرے قاتل کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اسے دیکھ لے۔ کچھ لوگوں نے کہا: آپؑ کیوں نہیں اسے قتل کر دیتے؟۔ آپؑ نے فرمایا: کس قدر تعجب کی بات ہے کہ تم مجھے میرے ہی قاتل کو قتل کر دینے کا کہہ رہے ہو اللہ اس پر لعنت کرے۔

حدیث ⑧ محمد بن الحسين عن جعفر بن بشير عن (آدم ابی الحسين) عن (اسماعيل عن ابی حمزة) عمن حدثه عن ابی عبدالله عليه السلام جاء رجل إلى امير المؤمنين فقال ياامير المؤمنين والله انی لاحبك فقال له كذبت فقال له الرجل سبحان الله كانك تعرف ما في نفسي؟ قال فغضب امير المؤمنين عليه السلام (وكان يخرج منه الحديث العظيم عندالغضب، قال) ورفع يده إلى السماء وقال كيف لايكون ذلك وهو ربنا تبارك وتعالى خلق الارواح قبل الابدان بألفي عام ثم عرض علينا المحب من المبغض فوالله ما رأيتك فيمن احبنا (فاين كنت).

اسماعیل بن ابی حمزہ نے کسی بیان کرنے والے سے بیان کیا انہوں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا کہ ایک آدمی امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس آیا اس نے کہا: یا امیرؑ المومنین! اللہ کی قسم! میں آپؑ سے محبت کرتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: تُو جھوٹ بولتا ہے۔ اس آدمی نے کہا: سبحان اللہ! آپؑ تو گویا میرے دل کا راز جانتے ہیں؟۔ امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کو جلال آیا اور جلال کی حالت میں آپؑ نے آسمان کی طرف اپنا ہاتھ اٹھایا اور فرمایا: ایسا کیوں ممکن نہیں جبکہ ہمارے رب نے اجسام خلق کرنے

سے دو ہزار سال قبل ارواح کو خلق کیا پھر ہمارے سامنے بغض رکھنے والوں میں سے محبت کرنے والے پیش کیے گئے پس اللہ کی قسم! ہم سے محبت کرنے والوں میں، میں نے تجھے نہیں دیکھا تھا تُو اُس وقت کہاں تھا؟۔

باب نمبر (۱۷)

ائمہؑ نے میثاق کے وقت جسے دیکھا اُسے پہچانتے ہیں

حدیث ① حدثنا احمد بن محمد و محمد بن الحسین جمیعا عن الحسن بن محبوب عن علی بن رئاب عن بکیر بن اعین قال کان ابوجعفر علیه السلام یقول ان الله اخذ میثاق شیعتنا بالولایة لنا وهم ذر یوم اخذ المیثاق علی الذر بالاقرار له بالربوبیة ولمحمد صلی الله علیه وآله بالنبوة وعرض الله علی محمد امته فی الطین وهم اظلة وخلقهم من الطینة التی خلق منها آدم وخلق الله ارواح شیعتنا قبل ابدانهم بالفی عام وعرضهم علیه وعرفهم رسول الله وعرفهم علیا ونحن نعرفهم فی لحن القول.

بکیر بن اعین نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیعوں سے ہماری ولایت کا عہد و میثاق لیا جبکہ وہ ابھی ذرّوں کی شکل میں تھے جس روز اللہ نے اِن ذرّوں سے اپنے لیے ربوبیت اور محمدؐ کے لیے نبوت کا میثاق لیا تو اللہ نے محمدؐ کے سامنے آپؐ کی امت کی طینت کو پیش کیا جبکہ وہ ابھی موہوم مخلوق ارواح تھے انہیں اسی مٹی سے خلق کیا جس سے آدمؑ کو خلق کیا گیا اور اللہ نے ہمارے شیعوں کی ارواح ان کے اجسام سے دو ہزار سال قبل خلق کر دی تھیں پس انہیں آپؐ کے سامنے پیش کیا گیا اور رسولؐ اللہ کو ان کا تعارف کرایا گیا اور علی علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی ان کا تعارف کرایا گیا اور ہم انہیں ان کے حسنِ کلام سے پہچان لیتے ہیں۔

حدیث ② حدثنا محمد بن احمد عن یعقوب بن یزید عن الحسن بن محبوب عن محمد بن الفضیل عن ابی الحسن علیہ السلام فی قول اللہ تعالی (یوفون بالنذر) الذی اخذ علیهم المیثاق من ولایتنا.

محمد بن فضیل نے ابو الحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: اللہ کا فرمان ہے ﴿یُوۡفُوۡنَ بِالنَّذۡرِ﴾ ''وہ نذر کو پورا کرتے ہیں''۔ (دھر ۔ ۷) یعنی وہ میثاق جو اللہ نے ہماری ولایت کے لئے لیا تھا۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن حماد الکوفی عن اخیه عن نصر بن مزاحم عن عمرو بن شمر عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان اللہ اخذ میثاق شیعتنا من صلب آدم فنعرف بذلك (فی ذاك) حب المحب وان اظهر خلاف ذلك بلسانه ونعرف بغض المبغض وان اظهر حبنا اهل البیت.

جابر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیعوں سے صلبِ آدمؑ میں ہی میثاق لے لیا تھا اسی وجہ سے ہم محبت کرنے والے کی محبت پہچان لیتے ہیں چاہے اُس کی زبان اس کے برخلاف بیان دیتی ہو اور اسی وجہ سے ہم مبغض کا بغض پہچان لیتے ہیں چاہے وہ ہم اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت کا اظہار کرتا ہو۔

باب نمبر ﴿۱۸﴾

فرشتے ائمہؑ کے گھروں میں داخل ہوتے اور اُن کی مسند پر جلوہ افروز ہوتے

حدیث ① حدثنا یعقوب بن یزید عن ابن سنان عن مسمع کردین قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام انی اعتللت(فکنت اذا) اکلت عند الرجل تأذیت بہ وانی اکلت من طعامک ولم اتأذ بہ قال انک لتأکل طعام قوم تصافحھم الملائکۃ علی فرشھم قال قلت ویظھرون لکم؟ قال ھم الطف بصبیاننا منا.

مسمع کردین نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کیا: میں مریض ہوں میں نے ایک شخص کے ساتھ کھانا کھایا تو مجھے اس سے اذیت ہوئی اور آپؑ کے ساتھ کھانا کھایا تو مجھے کچھ اذیت نہیں ہوئی۔آپؑ نے فرمایا: تم نے اس قوم کے ساتھ کھانا کھایا ہے جن کے ساتھ فرشتے ان کے فرش پر مصافحہ کرتے ہیں۔(راوی کہتا ہے) میں نے کہا وہ آپؑ کے سامنے ظاہر ہوتے ہیں؟۔فرمایا: وہ ہمارے بچوں کے ساتھ ہم سے زیادہ مہربان ہیں۔

حدیث ② حدثنا احمد بن محمد عن البرقی عن محمد بن القاسم عن الحسین بن ابی العلا عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال یاحسین بیوتنا مھبط

الملائكة ومنزل الوحی وضرب بيده إلى مساور فی البيت فقال ياحسين مساور واللہ طال ما اتكت عليها الملئكة وربما التقطنا من زغبها.

حسین بن ابی العلاء نے ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اے حسین! ہمارے گھر فرشتوں کے اترنے کی جگہ اور وحی کے نازل ہونے کی جگہ ہیں۔ پھر اپنے گھر کے تکیوں کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: اے حسین! ان مسندوں پر دیر تک فرشتے تکیہ لگائے رہے حتیٰ کہ بعض اوقات ہم ان کی زلفیں دیکھ لیا کرتے۔

حدیث ③ حدثنا عمران بن موسی عن موسی بن جعفر عن الحسن بن علی قال حدثنا عبداللہ بن سهل الاشعری عن ابیه عن ابی الیسع قال دخل حمران بن اعین علی ابی جعفر علیه السلام وقال له جعلت فداك يبلغنا ان الملائكة تنزل عليكم فقال (ان الملائكة) والله لتنزل علينا تطأ فرشنا اما تقراء كتاب الله تعالى ((ان الذين) قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملائكة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی كنتم توعدون).

ابی الیسع نے بیان کیا کہ حمران بن اعین ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا اور کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ آپؑ کے گھر فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارے گھر فرشتے نازل ہوتے ہیں ہمارے فرش پر بیٹھا کرتے ہیں کیا تم نے کتاب اللہ میں یہ بات نہیں پڑھی ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾ ”یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ (اس قول پر) قائم رہے اُن پر فرشتے نازل ہوں گے (اور کہیں گے) تم خوف نہ کرو اور نہ غم کھاؤ اور تمہیں اس جنت کی خوشخبری ہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا“

(سجدہ۔۳۰)۔

حدیث ④ حدثنا عبداللہ بن عامر عن الربیع بن (ابیہ) الخطاب عن جعفر بن بشیر (عن ابان بن عثمان) عن سلیمان بن خالد عن ابی عبداللہ علیہ السلام قوله تعالی (ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل علیهم الملائکة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون) فقال ابوعبدالله علیه السلام اما والله (لربما) وسدناهم الوسائد فی منازلنا.

سلیمان بن خالد نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾ ”یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ (اِس قول پر) قائم رہے اُن پر فرشتے نازل ہوں گے (اور کہیں گے) تم خوف نہ کرو اور نہ غم کھاؤ اور تمھیں اس جنت کی خوشخبری ہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (سجدہ۔۳۰) کے متعلق بیان کیا آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم ہم فرشتوں کو اپنے گھر میں تکیے پیش کیا کرتے ہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا احمد بن الحسن بن علی بن فضال عن عمرو بن سعید عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطی قال اصبت شیئا علی وساید کانت فی منزل ابی عبدالله علیه السلام فقال له بعض اصحابنا ماهذا جعلت فداك؟ وکان (یشبه شیئا) یکون فی الحشیش کثیرا کانه خرزة فقال (له) ابوعبدالله علیه السلام هذا مما یسقط من اجنحة الملائکة ثم قال یاعمار ان الملائکة لتأتینا وانها لتمر باجنحتها علی رؤس صبیاننا یاعمار ان الملائکة لتزاحمنا علی نمارقنا.

عمار الساباطی نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں ان کی مسند پر پرندوں کے پَروں کے ذرّات دیکھے جس طرح سوکھی گھاس کے ذرّے ہوتے ہیں تو آپؑ سے ایک صاحب نے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ کیا ہے؟۔ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: یہ فرشتوں کے پَروں میں سے گرتا ہے۔پھر فرمایا: اے عمار! فرشتے ہمارے پاس آتے رہتے ہیں ہمارے بچوں کے سَروں کے اوپر سے گزرتے ہیں۔اے عمار! فرشتوں کا ہمارے گھر آنا جانا رہتا ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا احمد بن محمد عن علی بن الحکم قال حدثنی مالك بن عطية الاحمسی عن ابی حمزة الثمالی قال دخلت علی علی بن الحسين عليه السلام فاحتبست فی الدار ساعة ثم دخلت عليه البيت وهو يلتقط شيئاً وادخل يده فی وراء الستر فناوله من كان فی البيت فقلت جعلت فداك هذا الذی اراك تلتقط ای شیء (هو)؟ فقال فضلة من زغب الملائكة نجمعه اذا جاؤنا (و) نجعله سخاباً لاولادنا قال قلت له جعلت فداك وانهم ليأتونكم؟ قال يا اباحمزة انهم ليزاحمونا علی تكأتنا.

ابوحمزہ الثمانی نے بیان کیا انہوں نے کہا میں علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا کچھ دیر رکنے کے بعد ان کے گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ آپؑ کوئی گری ہوئی چیز اٹھا رہے تھے آپؑ نے پردے کے پیچھے ہاتھ ڈالا اور گھر کے کسی فرد کو وہ دے دی۔میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں آپؑ نیچے سے کیا اُٹھا رہے تھے؟۔فرمایا: فرشتوں کے پَروں کے ذرّات۔جب وہ ہمارے پاس آتے ہیں ہم ان پَروں کے ذرّات کو جمع کر لیتے ہیں اور ان سے اپنے بچوں کے لیے ہار بناتے ہیں۔(ابوحمزہ کہتے ہیں) میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا وہ آپؑ کے پاس آتے ہیں؟۔فرمایا: اے ابوحمزہ! ہماری مسندوں پر ان کا آنا جانا رہتا ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا عبداللہ بن عامر عن العباس بن معروف عن عبداللہ بن عبدالرحمن البصری عن ابی المغرا عن ابی بصیر عن خیثمۃ عن ابی جعفر علیہ السلام قال سمعتہ یقول نحن الذین الینا تختلف الملائکۃ.

خیثمہ نے بیان کیا میں نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام کو فرماتے سنا: ہم ہی وہ لوگ ہیں جن کے گھر فرشتوں کا آنا جانا رہتا ہے۔

حدیث ⑧ حدثنا احمد بن محمد عن البرقی عن علی بن الحکم عن مالک عن ابی حمزۃ الثمالی عن ابی جعفر علیہ السلام قال منا من یسمع الصوت ولا یری الصورۃ وان الملائکۃ لتزاحمنا علی تکأتنا وانا لنأخذ من زغبھم فنجعلہ سخابا لاولادنا.

ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ہم میں ایسے افراد بھی ہیں جو آواز ہی سنتے ہیں اور صورت نہیں دیکھ سکتے یقیناً فرشتوں کا ہماری مسندوں پر اژدہام رہتا ہے اور ہم ان کے پَروں کے گرنے والے ذرّوں کو اٹھا لیتے ہیں اور ان سے اپنے بچوں کے لیے ہار بناتے ہیں۔

حدیث ⑨ حدثنا احمد بن محمد وعبداللہ بن عامر عن ابن سنان عن مسمع کردین البصری قال کنت لا ازید علی اکلۃ فی اللیل والنہار فربما استأذنت علی ابی عبداللہ علیہ السلام (واجد المائدۃ قد رفعت) لعلی لا اراھا بین یدیہ فاذا دخلت دعا بھا فاصبت معہ من الطعام ولا اتأذی بذلک واذا عقبت بالطعام عند غیرہ لم اقدر علی ان اقر ولم انم من النفخۃ فشکوت ذلک الیہ واخبرتہ بانی اذا اکلت عندہ لم اتأذ بہ فقال یا اباسیار

انك لتأكل طعام قوم صالحين تصافهم الملائكة على فرشهم قال قلت يظهرون لكم؟ قال فمسح يده على بعض صبيانه فقال هم الطف بصبيانا منا بهم.

مسمع کردین البصری نے بیان کیا کہ میں دن رات میں ایک لقمہ سے زیادہ نہیں کھا پاتا تھا لیکن بعض اوقات میں ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوتا اور میں آپؑ کے سامنے دسترخوان لگا نہیں دیکھتا یا آپؑ کا دسترخوان اٹھالیا گیا ہوتا تو آپؑ کھانا منگواتے میں آپؑ کے ساتھ کھانا کھاتا اور مجھے بالکل تکلیف نہ ہوتی اور جب میں آپؑ کے علاوہ کسی کے ساتھ کھانا کھاتا تو میری طبیعت خراب ہوجاتی اور میرا پیٹ پھول جاتا جس کی وجہ سے مجھے نیند نہیں آتی تھی میں نے آپؑ کے سامنے یہ ماجرہ ذکر کیا کہ جب میں آپؑ کے ساتھ کھانا کھاتا ہوں تو مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوتی پس آپؑ نے فرمایا: اے ابوسیار! تم اس صالح قوم کے ساتھ کھانا کھاتے ہو جن سے فرشتے ان کے فرش پر بھی مصافحہ کرتے ہیں۔ میں نے کہا کیا وہ آپؑ کے سامنے ظاہر ہوتے ہیں؟۔ آپؑ نے اپنے بعض بچوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے فرمایا: وہ ہمارے بچوں کے ساتھ ہم سے زیادہ مہربان ہیں۔

حدیث ⑩ حدثنا محمد بن عبدالجبار عن البرقی عن فضالة بن ایوب عن شعیب عن الحارث النصری قال رایت علی بعض صبیانهم تعویذا فقلت جعلنی الله فداك امایکره تعویذ القرآن یعلق علی الصبی؟ قال ان ذا لیس بذا انما ذا من ریش الملائكة (ان الملائكة) تطاء فرشنا وتمسح رؤس صبیاننا.

حارث نصری نے بیان کیا کہ میں نے آپؑ کے بعض بچوں کے گلے میں تعویز دیکھا میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا بچوں کے گلوں میں تعویز لٹکانا بُرا نہیں سمجھا جاتا؟۔ آپؑ نے فرمایا: ایسا کچھ

نہیں ہے یہ فرشتوں کے پَر ہیں فرشتے ہمارے فرش پر آتے اور ہمارے بچوں کے سَروں پر ہاتھ پھیرتے ہیں۔

حدیث ⑪ حدثنا عبدالله بن عبدالرحمن عن حماد بن عيسى عن الحسين بن المختار عن عبدالحميد الطائى قال سمعت ابا عبدالله عليه السلام يقول انهم ليأتونا ويسلمون ونثنى لهم وسائدنا يعنى الملائكة.

عبدالحمید الطائی نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کوفرماتے سنا: فرشتے ہمارے گھر آیا کرتے ہیں اور سلام کہتے ہیں اور ہم ان کے لیے تکیے لگاتے ہیں۔

حدیث ⑫ حدثنا ابراهيم بن هاشم عن صالح عن جعفر بن بشير عن (على بن الحكيم عن مالك ابن عطية) عن ابى حمزة عن ابى جعفر عليه السلام قال ان الملائكة لتزاحمنا (على تكأتنا) وانا لنأخذ من زغبهم فنجعله سخابا لاولادنا.

ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہماری مسندوں پر فرشتوں کا اژدہام رہتا ہے اور ہم ان کے پَروں کے گرے ہوئے ٹکڑے پکڑ لیتے ہیں اور ان سے اپنے بچوں کے لیے ہار تیار کرتے ہیں۔

حدیث ⑬ حدثنا ابراهيم بن اسحق عن عبدالله بن حماد عن المفضل بن عمر قال دخلت على ابى عبدالله عليه السلام فبينا انا جالس عنده اذا قبل موسى ابنه وفى رقبته قلادة فيها ريش غلاظ فدعوت به فقبلته وضممته إلى ثم قلت لابى عبدالله عليه السلام جعلت فداك اى شئ

هذا الذی فی رقبة موسی؟ فقال هذا من اجنحة الملائكة قال فقلت وانها لتأتينكم؟ قال نعم انها لتأتينا وتتعفر فی فرشنا وان هذا الذی فی رقبة موسی من اجنحتها.

مفضل بن عمر نے بیان کیا میں ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھا تھا کہ آپؑ کے صاحبزادے امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام سامنے آئے اور ان کے گلے میں سخت بالوں کا ایک ہار تھا میں نے انہیں بلایا انہیں بوسہ دیا اور گلے لگایا پھر میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گلے میں یہ کیا ہے؟۔فرمایا: یہ فرشتوں کے پَر ہیں۔ میں نے عرض کیا کیا وہ آپؑ کے پاس آتے ہیں؟۔فرمایا: ہاں! وہ ہمارے پاس آتے ہیں ہمارے فرش پر بیٹھتے ہیں اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گلے میں انہی کے پَر ہیں۔

حدیث ⑭ حدثنا عبدالله بن عامر عن (الربيع بن ابی الخطاب) عن جعفر بن بشير عن (علی بن الحكم عن مالك) عن ابی حمزة قال (قال) ان الملائكة لتزاحمنا علی تكائتنا وانا لنأخذ من زغبهم فنجعله سخابا لاولادنا.

ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا فرشتے ہمارے پاس کثیر تعداد میں آتے ہیں اور ہم ان کے بالوں سے اپنے بچوں کے لیے ہار بناتے ہیں۔

حدیث ⑮ حدثنا احمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن ابی ايوب عن ابی بصير قال سألت اباعبدالله عليه السلام عن قول الله عزوجل (ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملائكة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی كنتم توعدون) قال هم الائمة من آل محمد.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا

رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾ ”یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ (اِس قول پر) قائم رہے اُن پر فرشتے نازل ہوں گے (اور کہیں گے) تم خوف نہ کرو اور نہ غم کھاؤ اور تمھیں اس جنت کی خوشخبری ہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا (سجدہ۔۳۰) کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا: اِن سے مراد آلِ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امام ہیں۔

حدیث ⑯ حدثنا محمد بن الحسين عن احمد بن محمد بن ابي نصر عن عبدالكريم عن سليمان بن خالد قال تلا ابو عبدالله عليه السلام هذه الاية (ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملائكة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التى كنتم توعدون) إلى آخر الاية (فقال) اما والله يا سليمان لربما اتكأناهم وسائدنا في بيوتنا.

سلیمان بن خالد نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ آیت مبارک تلاوت فرمائی ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾ پھر فرمایا: اے سلیمان! اللہ کی قسم بعض اوقات ہم ان فرشتوں کے لیے تکیے لگاتے ہیں۔

حدیث ⑰ حدثنا احمد بن الحسين عن الحسن بن برة الاصم عن ابي (ابن بكير، عن) ابي عبدالله عليه السلام قال سمعته يقول ان الملائكة لتنزل علينا في رحالنا وتتقلب على فرشنا وتحضر موائدنا وتأتينا من كل نبات في زمانه رطب ويابس وتقلب علينا اجنحتها وتقلب اجنحتها على صبياننا، وتمنع الدواب ان تصل الينا وتأتينا في وقت كل صلوة لتصليها

معنا وما من یوم یأتی علینا ولالیل الا واخبار الارض عندنا وما یحدث فیھا وما من ملك یموت فی الارض ویقوم غیرہ الا وتأتینا بخبرہ و کیف کان سیرته فی الدنیا.

ابن بکیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: فرشتے ہمارے گھروں میں اترتے ہیں ہمارے فرش پر بیٹھتے اور ہمارے دسترخوانوں پر حاضر ہوتے ہیں ہمارے پاس موسم کی ہر طرح کی رطب و یابس (تر اور خشک) نباتات لاتے ہیں ہمارے اوپر اپنے پَر پھیلاتے اور ہمارے بچوں پر اپنے پَر پھیلاتے ہیں جانوروں کو ہم تک پہنچنے سے روکتے ہیں اور نماز کے وقت ہمارے ساتھ نماز ادا کرنے کے لیے آتے ہیں۔کوئی دن اور رات ایسے نہیں کہ جن میں زمین اور اس پر رونما ہونے والے حوادثات کے متعلق ہمارے پاس خبریں نہ ہوں دنیا میں کوئی بھی بادشاہ فوت ہو جائے اور اس کی جگہ دوسرا آ جائے تو اس کی خبر بھی ہمارے پاس پہنچ جاتی ہے اور یہ بھی کہ اس کا دنیا میں کردار کیسا تھا۔

حدیث ۱۸ حدثنا ابراھیم بن ھاشم او احمد بن الحسین عن ابیه عن عبدالکریم عن سلیمان بن خالد قال سمعت ابا عبداللہ علیه السلام یقول (تتنزل علیھم الملائکة الاتخافوا ولاتحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون(نحن اولیاء کم فی الحیوة الدنیا وفی الاخرة ولکم فیھا ماتشتھی انفسکم ولکم فیھا ماتدعون) نزلا من غفور رحیم) ثم قال واللہ انا لنتکیھم علی وسائدنا.

سلیمان بن خالد نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا ﴿تَتَنَزَّلُ عَلَيۡهِمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّةِ الَّتِىۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ۝۳۰ نَحۡنُ

اَوۡلِيٰٓؤُكُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَفِى الۡاٰخِرَةِ‌ ۚ وَلَـكُمۡ فِيۡهَا مَا تَشۡتَهِىۡۤ اَنۡفُسُكُمۡ وَلَـكُمۡ فِيۡهَا مَا تَدَّعُوۡنَؕ‏ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنۡ غَفُوۡرٍ رَّحِيۡمٍ ﴿۳۲﴾﴾ اُن پر فرشتے نازل ہوں گے (اور کہیں گے) تم خوف نہ کرو اور نہ غم کھاؤ اور تمھیں اس جنت کی خوشخبری ہو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ہم دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی تمھارے دوست ہیں اور جو کچھ تمھارا جی چاہے گا اس (جنت) میں تمھارے لئے (موجود ہے)۔(یہ) مہمانی بڑے بخشنے والے رحم کرنے والے (اللہ) کی طرف سے ہے'' (سجدہ۔۳۰تا۳۲) پھر فرمایا: اللہ کی قسم! ہم انہیں (ملائکہ کو) اپنی مسندوں پر ٹیک لگا کر بٹھاتے ہیں۔

حدیث ⑲ حدثنا احمد بن محمد عن الحسن بن محبوب (عن ابی ایوب) عن ابی بصیر قال سألت ابا عبداللہ علیہ السلام عن قول اللہ تعالیٰ (ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا) قال یا ابا محمد ھم الائمۃ من آل محمد فقلت لہ (تتنزل علیھم الملائکۃ)؟ (فقال یا بامحمد تتنزل علینا الملائکۃ) عند الموت بالبشری (الا تخافوا ولا تحزنوا) وھی واللہ تجری فیمن استقام من شیعتنا وسکت لامرنا وکتم حدیثنا ولم یوزعہ عند عدونا.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿اِنَّ الَّذِيۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا﴾ ''یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ (اس قول پر) قائم رہے'' کے متعلق پوچھا۔آپؑ نے فرمایا: اے ابومحمد! وہ آل محمد علیہ الصلوۃ والسلام کے امام ہیں۔میں نے کہا: ﴿تَتَنَزَّلُ عَلَيۡهِمُ الۡمَلٰٓـئِكَةُ﴾ ''اُن پر فرشتے نازل ہوں گے'' فرمایا: اے ابومحمد! موت کے وقت خوشخبری دینے کے لیے ہمارے پاس فرشتے آتے ہیں کہ ﴿اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا﴾ ''تم خوف نہ کرو اور نہ غم کھاؤ'' اللہ کی قسم ہمارے شیعوں میں سے جو اس پر قائم رہا اور ہمارے حکم کو

قبول کیا ہماری بات کو چھپایا اور اسے ہمارے دشمنوں کے سامنے ظاہر نہ کیا اس کیلئے بھی یہی سلسلہ جاری ہے۔

حدیث ⑳ حدثنا ابراهيم بن هاشم عن عبدالله بن حماد عن المفضل بن عمر قال دخلت على ابى عبدالله عليه السلام فبينا انا عنده جالس اذ اقبل موسى ابنه وفى رقبته قلادة فيها ريش غلاظ فدعوت به فقبلته وضممته إلى ثم قلت لابى عبدالله عليه السلام جعلت فداك اى شىء هذا الذى فى رقبة موسى؟ فقال هذا من اجنحة الملائكة قال قلت وانها لتأتينكم؟ فقال نعم انها لتأتينا وتعفر فى فرشنا وان هذا الذى فى رقبة موسى من اجنحتها.

مفضل بن عمر نے بیان کیا کہ میں ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھا تھا کہ آپؑ کے صاحبزادے موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے اور ان کے گلے میں سخت بالوں کا ہار تھا میں نے انہیں بلایا بوسہ دیا اور گلے لگایا پھر میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گلے میں کیا چیز ہے؟۔فرمایا: یہ فرشتوں کے پَر ہیں۔ میں نے کہا: وہ آپؑ کے پاس آتے ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا: ہاں وہ ہمارے پاس آتے ہیں اور ہمارے فرش میں داخل ہوتے ہیں اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گلے میں انہی کے پَر ہیں۔

حدیث ㉑ حدثنا احمد عن الحسين عن الحسن بن برة الاصم عن ابن بكير عن ابى عبدالله عليه السلام قال سمعته يقول ان الملائكة لتتنزل علينا فى رحالنا وتتقلب على فرشنا وتحضر موائدنا وتأتينا من كل نبات فى زمانه رطب ويابس وتقلب صبياننا وتمنع الدواب ان تصل الينا وتأتينا فى

وقت كل صلوة لتصليها معنا وما من يوم يأتي علينا ولاليل الا واخبار اهل الارض عندنا ومايحدث فيها وما من ملك يموت في ارض ويقوم غيره الا وتأتينا بخبره وكيف كان سيرته في الدنيا.

ابن بکیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کوفرماتے سنا: فرشتے ہمارے گھروں میں اترتے ہیں ہمارے فرش پر بیٹھتے اور ہمارے دسترخوانوں پر حاضر ہوتے ہیں ہمارے پاس موسم کی ہر طرح کی رطب و یابس (تر اور خشک) نباتات لاتے ہیں ہمارے اوپر اپنے پَر پھیلاتے اور ہمارے بچوں پر اپنے پَر پھیلاتے ہیں جانوروں کو ہم تک پہنچنے سے روکتے ہیں اور ہر نماز کے وقت ہمارے ساتھ نماز ادا کرنے کے لیے آتے ہیں ہمارے پاس زمین والوں کی ہر دن اور ہر رات کی خبریں ہوتی ہیں اور زمین پر ہونے والے واقعات کی خبریں بھی ہوتی ہیں کوئی بادشاہ فوت ہوجائے اور اس کی جگہ کوئی اور آجائے تو اس کی خبر بھی لاتے ہیں اور یہ بھی بتاتے ہیں کہ دنیا میں اس کا کردار کیسا تھا۔

حدیث ۲۲ حدثنا محمد بن الحسين (عن محمد) بن اسلم عن علي بن ابي حمزة عن ابي الحسن موسى بن جعفر عليه السلام قال سمعته يقول ما من ملك يهبطه الله في امر (مما يهبطه له) الا بدأ بالامام فعرض ذلك عليه وان مختلف الملائكة من عندالله تبارك وتعالى إلى صاحب هذا الامر.

علی بن ابی حمزہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا آپؑ فرمارہے تھے: جس فرشتے کو بھی اللہ تعالیٰ اپنا اَمر دے کر زمین پر بھیجتا ہے وہ امامؑ سے اس کی ابتداء کرتا ہے پس وہ اس اَمر کو امامؑ پر پیش کرتا ہے اور مختلف فرشتے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے صاحب اَمر کی طرف آتے ہیں۔

نوادر

حدیث ① حدثنا احمد بن الحسین عن الحسین بن اسد عن الحسین القمی عن نعمان بن المنذر عن عمرو بن شمر عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال امیر المؤمنین علیہ السلام بعد قتل عمر حین ناشد القوم نشدتکم اللہ ھل فیکم احد سلم علیہ جبرئیل ومیکائیل و اسرافیل فی ثلاثة الف من الملائکة یوم بدر غیری؟ قالوا اللھم لا.

جابر نے **ابوجعفر** علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا آپؑ نے فرمایا: **امیر المومنین** علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمر کے قتل کے بعد لوگوں کو قسم دے کرفرمایا: میں تمھیں اللہ کی قسم! دیتا ہوں کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جسے تین ہزار فرشتوں میں سے جبریلؑ میکائیلؑ اور اسرافیلؑ نے جنگ بدر کے دن میرے علاوہ سلام کیا ہو؟۔ سب نے کہا: واللہ کوئی نہیں ہے۔

باب نمبر ﴿۱۹﴾

جنّات ائمہؑ کے پاس آتے اور ان سے دین کی باتیں پوچھتے

حدیث ① حدثنا علی بن حسان عن موسی بن بکر عن رجل عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال یوم الاحد للجن لیس تظھر فیہ لاحد غیرنا.

موسیٰ بن بکر نے ایک آدمی سے وہ ابی عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: اتوار کے دن جنّات ہمارے علاوہ اور کسی کے سامنے ظاہر نہیں ہوتے۔

حدیث ② حدثنا محمد بن الحسین عن ابراھیم بن ابی البلاد عن سدیر الصیرفی قال اوصانی ابوجعفر علیہ السلام بحوائج (لہ) بالمدینۃ قال فبینا انا فی فج الروحاء علی راحلتی اذا انسان یلوی بثوبہ قال فملت الیہ وظننت انہ عطشان فناولتہ الادواۃ قال فقال(لی) لا حاجۃ لی بھا (ثم ناولنی) کتابا طینہ رطب قال فلما نظرت (إلی ختمہ اذا ھو خاتم) ابی جعفر علیہ السلام (فقلت لہ) متی عھدك بصاحب الکتاب؟ قال الساعۃ قال فاذا فیہ اشیاء یأمرنی بھا (قال ثم التفت) فاذا لیس عندی احد قال فقدم ابوجعفر علیہ السلام فلقیتہ فقلت لہ جعلت فداك رجل اتانی بکتاب

وطینہ رطب؟ قال اذا عجل بنا امر ارسلت بعضھم یعنی الجن وزادفیہ محمد بن الحسین بھذا الاسناد یاسدیر ان لنا خدما من الجن فاذا اردنا السرعۃ بعثناھم.

سدیر الصیرفی نے بیان کیا کہ ہمیں ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کچھ کاموں کی وصیت کی جو مدینہ سے متعلق تھے وہ کہتے ہیں کہ میں فج الروحاء میں اپنی سواری پر تھا کہ ایک شخص نے اپنے کپڑے سے اشارہ کیا میں اس کی طرف جھکا اور میں نے خیال کیا کہ یہ پیاسا ہے پس میں نے اس کو برتن پکڑایا تو اس نے مجھ سے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔پھر اس نے مجھے ایک خط دیا جس کی سیاہی ابھی تازہ اور گیلی تھی میں نے اس کی مہر کی طرف دیکھا تو وہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہر تھی میں نے اس شخص سے کہا: اس خط والے سے ملاقات کئے ہوئے تمہیں کتنا وقت گزر گیا۔اس نے کہا: ابھی ابھی ان سے ملا ہوں ان میں کچھ ایسی چیزیں تھیں جن کے متعلق آپؑ نے مجھے حکم دیا۔(راوی کہتا ہے) پھر میں نے توجہ کی تو دیکھا کہ میرے پاس کوئی بھی نہیں ہے۔پھر ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تو میں نے آپؑ سے ملاقات کی اور کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں ایک شخص میرے پاس آپؑ کا مکتوب گرامی لایا تھا اور ابھی اس کی سیاہی گیلی تھی۔آپؑ نے فرمایا: جب ہمیں کسی کام میں جلدی ہوتی ہے تو ہم ان میں سے کسی کو بھیج دیتے ہیں یعنی جنّات میں سے کسی کو بھیجتے ہیں۔

محمد بن حسین نے اسی سند کے ساتھ یہ اضافہ کیا ہے: اے سدیر جنّات میں سے بھی ہمارے کچھ خادم ہیں جب ہمیں جلدی ہوتی ہے تو ہم انہیں بھیج دیتے ہیں۔

حدیث ۳ حدثنا احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن مالك بن عطیہ عن ابی حمزۃ الثمالی قال کنت استأذن علی ابی جعفر علیہ السلام فقیل (لی) عندہ قوم اثبت قلیلا حتی یخرجوا فخرج قوم انکرتھم ولم اعرفھم ثم

اذن لی فدخلت علیہ فقلت جعلت فداك هذا زمان بنی امیة وسیفهم یقطر دما فقال لی یا ابا حمزة هولاء وفد شیعتنا من الجن جاؤا یسئلونا عن معالم دینهم۔

ابوحمزہ الثمالی نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے (ملاقات کے لئے) اجازت مانگی تو مجھ سے کہا گیا ان کے پاس کچھ لوگ ہیں میں تھوڑی دیر ٹھہرا رہا حتٰی کہ وہ نامعلوم لوگ نکلے جنہیں میں نہیں جانتا تھا پھر آپؑ نے مجھے اجازت دی تو میں اندر داخل ہو گیا میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ بنوامیہ کا دور ہے اور ان کی تلوار خون بہا رہی ہے۔آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوحمزہ! یہ جنّات میں سے ہمارے شیعوں کی جماعت تھی یہ ہم سے اپنے دین کی باتیں پوچھنے آئے تھے۔

حدیث ④ (و)حدثنی محمد بن اسمعیل عن علی بن الحکم عن مالك بن عطیه عن ابی حمزة قال کنت مع ابی عبدالله علیه السلام فیمابین مکة والمدینة اذا التفت عن یسارہ فاذا کلب اسود فقال مالك قبحك الله ما اشد مسارعتك فاذا هو شبیه بالطائر فقلت ماهو جعلت فداك؟ فقال هذا عثم برید الجن مات هشام الساعة فهو یطیر ینعاہ فی کل بلدة۔

مالک بن عطیہ ابوحمزہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان میں تھا اچانک میں نے توجہ کی تو آپؑ کی بائیں جانب ایک سیاہ کتّا تھا آپؑ نے فرمایا: تجھے اللہ تعالیٰ قبیح کرے تُو کتنا ہی زیادہ تیز ہوتا تھا پس اچانک وہ پرندے کے مشابہ ہو گیا۔میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ کون ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: یہ عثم ہے جو جنّات کا ڈاکیہ ہے اس وقت ہشام مر گیا ہے تو یہ اڑ کر ہر شہر میں اس کی موت کی اطلاع کرے گا۔

حدیث ⑤ حدثنا (احمد بن) محمد عن علی بن حدید عن منصور بن

حازم عن سعد الاسکاف قال اتیت باب ابی جعفر علیہ السلام مع اصحاب لنا لندخل علیہ فاذا ثمانیۃ نفر کأنھم من اب و ام علیھم ثیاب زرابی واقبیۃ طاق طاق وعمائم صفر دخلوا فما احتبسوا حتی خرجوا قال لی یا سعد رأیتھم؟ قلت نعم جعلت فداك قال اولئك اخوانکم من الجن اتونا یستفتوننا فی حلالھم وحرامھم کما تأتونا وتستفتونا فی حلالکم وحرامکم.

سعد اسکاف نے بیان کیا وہ کہتے ہیں میں ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دروازے کے پاس اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ آیا تا کہ آپؑ سے ملاقات کی سعادت نصیب ہوتو وہاں آٹھ اشخاص پہلے سے موجود تھے جو ایک ہی ماں باپ کے بیٹے دکھائی دے رہے تھے جن کے کپڑے زرد رنگ کے تھے انہوں نے قبائیں پہن رکھی تھیں جو بغیر گریباں کے تھیں اور عمامہ باندھے ہوئے تھے وہ زیادہ دیر نہ ٹھہرے اور کچھ دیر بعد چلے گئے ۔پھر آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے سعد! تم نے انہیں دیکھا؟ ۔میں نے کہا: جی ہاں! میں آپؑ پر قربان جاؤں ۔آپؑ نے فرمایا: یہ جنّات میں تمہارے بھائی ہیں یہ ہمارے پاس اپنے حلال وحرام کے متعلق خبر لینے آئے تھے جیسے تم ہمارے پاس اپنے حلال وحرام کے متعلق پوچھنے آئے ہو۔

حدیث ⑥ وعنہ عن ابن سنان عن ابن مسکان عن سعد الاسکاف قال طلبت الاذن عن ابی جعفر علیہ السلام فبعث إلی لا تعجل فان عندی قوما من اخوانکم فلم البث ان خرج علی اثنا عشر رجلا یشبھون الزط علیھم اقبیۃ طبقین وخفاف فسلموا ومروا ودخلت علی ابی جعفر علیہ السلام قلت(لہ) (ما أعرف ھؤلاء جعلت فداك الذین خرجوا فمن ھم؟) قال

هؤلاء قوم من اخوانكم من الجن قلت له ويظهرون لكم؟ قال نعم.

سعد الاسکاف نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے (ملاقات کی) اجازت مانگی تو آپؑ کا پیغام پہنچا کہ جلدی نہ کرو کیونکہ میرے پاس تمہارے بھائیوں کی ایک قوم بیٹھی ہے۔ (سعد کہتے ہیں) زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ اندر سے بارہ مرد نکل کر آئے جو سوڈان کی قوم زط سے تعلق رکھنے والوں کے مشابہ تھے انہوں نے قبائیں پہن رکھی تھیں جن کے دو حصے تھے اور موزے بھی پہن رکھے تھے انہوں نے سلام کیا اور چلے گئے۔ پھر میں امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا اور آپؑ سے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں ان کو نہیں پہچانتا جو لوگ آپؑ کے پاس سے باہر گئے ہیں یہ کون تھے؟۔ آپؑ نے فرمایا: یہ جنّات میں سے تمہارے بھائی ہیں۔ (سعد کہتے ہیں) میں نے کہا یہ آپؑ کے سامنے آتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

حدیث ⑦ حدثنا ابراهيم بن هاشم عن عمرو بن عثمان (الخزاز) عن ابراهيم بن ايوب عن عمرو بن شمر عن جابر عن ابی جعفر عليه السلام قال بينا امير المؤمنين عليه السلام على المنبر اذ اقبل ثعبان من ناحية باب من ابواب المسجد فهم الناس ان يقتلوه فارسل امير المؤمنين عليه السلام اليهم (ان كفوا) فكفوا واقبل الثعبان ينساب حتى انتهى إلى المنبر فتطاول وسلم على امير المؤمنين عليه السلام فاشار امير المؤمنين بيده (فنظر الناس والثعبان فى اصل المنبر) حتى فرغ على امير المؤمنين عليه السلام من خطبته ثم اقبل عليه فقال له من انت؟ قال انا عمرو بن عثمان خليفتك على الجن وان ابى مات واوصانى ان آتيك فاستطلع رأيك فقد اتيتك ياامير المؤمنين فما تأمرنى به وما ترى؟ فقال (له امير المؤمنين عليه

السلام) اوصيك بتقوى الله و ان تنصرف فتقوم مقام ابيك فى الجن فانك خليفتى عليهم قال فودع (عمرو)امير المؤمنين وانصرف فهو خليفته على الجن (قال)فقلت له جعلت فداك فيأتيك عمرو؟ (قال نعم وذلك الواجب عليه).

جابر ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: ایک مرتبہ امیر المومنین علیہ السلام منبر پرتشریف فرما تھے کہ مسجد کے دروازے سے ایک سانپ آ گیا لوگوں نے اسے مارنا چاہا پس امیر المومنین علیہ السلام نے اُن سے کہا رک جاؤ وہ رک گئے۔سانپ منبر کے قریب آ گیا اور بڑا ہو گیا پھر امیر المومنین علیہ السلام کو سلام پیش کیا امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور لوگوں نے دیکھا کہ سانپ منبر کے بالکل ساتھ بیٹھا رہا جب علی علیہ السلام خطبے سے فارغ ہوئے تو اس سے پوچھا تُو کون ہے؟۔اس نے کہا: میں عمرو بن عثمان ہوں جنات پر آپؑ کا خلیفہ ہوں میرا باپ مر گیا اور مجھے وصیت کر گیا کہ آپؑ کے پاس آؤں اور آپؑ سے رائے لوں۔اے امیرؑ المومنین! میں آپؑ کے پاس آ گیا ہوں آپؑ مجھے کیا حکم دیتے ہیں اور آپؑ کیا رائے رکھتے ہیں؟۔آپؑ نے اس سے فرمایا: میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور یہ کہ تو اپنے باپ کی جگہ جنّات میں ذمہ داری ادا کر اور تُو اُن پر میرا خلیفہ ہے۔پس عمرو نے امیرؑ المومنین کو الوداع کہا اور چلا گیا وہ جنّات پر آپؑ کا خلیفہ مقرر ہو گیا۔(راوی کہتا ہے) میں نے آپؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا یہ عمرو پھر آپؑ کے پاس آئے گا؟۔آپؑ نے فرمایا: ہاں! یہ بات اس پر واجب ہے۔

حدیث ⑧ حدثنا (ابراهيم بن هاشم عن ابراهيم بن اسحق عن عبدالله بن حماد) عن عمرو بن يزيد بياع السابرى قال قال ابوعبدالله عليه السلام بينا رسول الله صلى الله عليه وآله ذات يوم جالس اذ اتاه رجل

طویل کانہ نخلۃ فسلم علیہ فرد علیہ السلام فقال تشبہ الجن و کلامہم فمن انت یا عبداللہ؟ فقال انا الهام بن الهیم بن لاقیس بن ابلیس فقال(له) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مابینك و بین ابلیس الا ابوین؟ فقال نعم یارسول اللہ قال فکم اتی لك؟ قال اکلت عمر الدنیا الا اقله انا ایام قتل قابیل هابیل غلام افهم الکلام وانهی عن الاعتصام واطوف الاجام و أمر بقطیعة الارحام وافسد الطعام فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ بئس سیرۃ الشیخ المتأمل والغلام المقبل (قال الهام) یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ انی تآئب قال (و) علی یدی من جرت توبتك من الانبیاء؟ قال علی یدی نوح و کنت معه فی سفینته وعاتبته علی دعائه علی قومه حتی بکی وابکانی وقال لاجرم انی علی ذلك من النادمین واعوذ باللہ ان اکون من الجاهلین ثم کنت مع هود فی مسجده مع الذین آمنوا معه فعاتبته علی دعائه علی قومه حتی بکی وابکانی وقال لاجرم انی علی ذلك من النادمین واعوذ باللہ ان اکون من الجاهلین ثم کنت مع ابراهیم حین کاده قومه فالقوه فی النار فجعلها اللہ علیه بردا وسلاما ثم کنت مع یوسف حین حسده اخویه فالقوه فی الجب فبادرته إلی قعر الجب فوضعته وضعا رفیقا ثم کنت معه فی السجن اؤنسه فیه حتی اخرجه اللہ منه ثم کنت مع موسی وعلمنی سفرا من التوریة وقال ان ادرکت عیسی(فاقرئه منی السلام) فلقیته واقرائه من موسی السلام وعلمنی سفرا من الانجیل وقال ان ادرکت محمدا فاقرأه منی السلام فعیسی یارسول اللہ یقرء علیك السلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وعلی

عیسی روح اللہ و کلمتہ وجمیع انبیاء اللہ ورسلہ مادامت السموات والارض السلام وعلیك یاھام بما بلغت السلام فارفع الینا حوائجك قال حاجتی ان یبقیك اللہ لامتك و یصلحھم لك ویرزقھم الاستقامة لوصیك من بعدك فان الامم السالفة انما ھلك بعصیان الاوصیاء وحاجتی یارسول اللہ ان تعلمنی سورا من القرآن اصلی بھا فقال(رسول اللہ علیہ السلام) لعلی یاعلی علم الھام وارفق بہ فقال ھام یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من ھذا الذی ضممتنی الیہ فانا معاشر الجن قدامرنا ان لانکلم الا نبیا اووصی نبی فقال لہ رسول اللہ یاھام من وجدتم (فی الکتاب) وصی آدم؟ قال شیث بن آدم قال فمن وجدتم وصی نوح؟ قال سام بن نوح قال فمن کان وصی ھود؟ قال یوحنا بن حزان بن عم ھود قال فمن کان وصی ابراھیم؟ قال اسحق بن ابراھیم قال فمن کان وصی موسی؟ قال یوشع بن نون قال فمن کان وصی عیسی؟ قال شمعون بن حمون الصفا ابن عم مریم قال فمن وجدتم فی الکتاب وصی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ؟ قال ھو فی التوراة الیا قال (لہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ھذا الیا ھو علی وصیی قال الھام یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فلہ اسم غیر ھذا؟ قال نعم ھو حیدرة فلم تسئلنی عن ذلك؟ قال انا وجدنا فی کتاب الانبیاء انہ فی الانجیل ھیدارا قال ھو حیدرہ قال فعلمہ علی سورا من القرآن فقال ھام یاعلی یاوصی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اکتفی بما علمتنی من القرآن؟ قال نعم یاھام قلیل من القران کثیر (ثم قام ھام) إلی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ فودعہ فلم یعد إلی النبی حتی قبض۔

عمرو بن یزید بیاع السابری نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ایک مرتبہ رسولؐ اللہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا جو انتہائی قدآور تھا گویا کہ وہ کھجور کا درخت ہو پس اُس نے آپؐ کو سلام کیا آپؐ نے اسے جوابِ سلام دیا پھر فرمایا: تُو جنّات کے مشابہ ہے اور تیرا کلام جنّات کے کلام سے مشابہ ہے اے اللہ کے بندے تو کون ہے؟۔ اس نے کہا: میں **الھام بن الھیم بن لاقیس بن ابلیس** ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: تیرے اور ابلیس کے درمیان صرف دو پشتیں ہیں ہیں؟۔ اس نے کہا جی ہاں یارسولؐ اللہ۔ آپؐ نے فرمایا: تجھ پر کتنا عرصہ گزرا ہے اس نے کہا میں نے دنیا کی عمر کا کچھ حصہ چھوڑ کر سب کھالیا میں قابیل کے ھابیل کو قتل کرنے کے ایام میں بچہ تھا میں باتوں کو نہیں سمجھتا تھا لوگوں کو اللہ کے دین کو مضبوط پکڑنے سے روکتا تھا پہاڑوں میں گھومتا قطع رحمی کا حکم دیتا اور کھانے کی چیزیں گندی کر دیتا تھا۔ رسولؐ اللہ نے اس سے فرمایا: یا در کھنے والے بوڑھے اور ماضی کے جوان کی سیرت بہت بُری ہے۔ ھام نے کہا یارسولؐ اللہ! میں نے توبہ کر لی ہے۔ آپؐ نے اس سے پوچھا کون کون سے نبی ہیں جن کے ہاتھ پر تیری توبہ جاری ہوئی۔ اس نے کہا نوحؑ کے ہاتھوں پر اور میں ان کے ساتھ کشتی میں تھا اور میں نے ان کو اپنی قوم کے لئے دعا کرنے کی نصیحت کی یہاں تک کہ آپؑ بھی رونے لگے اور مجھے بھی رلا دیا اور کہنے لگے یقینی بات ہے میں اس پر شرمندہ ہوں اور میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ جاہلوں سے ہوجاؤں۔ پھر میں ھودؑ کے ساتھ مسجد میں ان لوگوں کے ساتھ موجود تھا جو آپ پر ایمان لائے ان کو بھی اپنی قوم کے لئے دعا کرنے کی نصیحت کی تھی یہاں تک کہ وہ بھی رونے لگے اور مجھے بھی رلا دیا اور کہنے لگے میں اس پر نادم ہوں اور میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ جاہلوں سے ہوجاؤں پھر میں ابراہیمؑ کے ساتھ تھا جب ان سے ان کی قوم نے بُری تدبیر کی اور انہیں آگ میں ڈال دیا پس اللہ تعالیٰ نے آگ کو ان پر ٹھنڈک اور سلامتی والا بنا دیا پھر میں یوسفؑ کے ساتھ تھا جب کہ اِن سے اِن کے بھائیوں نے حسد کیا اور ان کو گہرے کنوئیں میں پھینک

دیا پس میں نے جلدی سے ان کو گہرے کنوئیں میں آہستہ سے رکھا پھر میں قید خانہ میں بھی ان کے ساتھ رہا انہیں مانوس کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے آزاد کر دیا۔ پھر میں موسیٰ کے ساتھ تھا انہوں نے مجھے تورات کے کچھ حصے پڑھائے انہوں نے مجھے کہا اگر تو عیسیٰ علیہ السلام کو پائے تو انہیں میرا اسلام کہنا پس میں عیسیٰ علیہ السلام سے ملا اور اُن کا سلام پہنچا دیا پھر انہوں نے بھی مجھے انجیل سکھائی اور کہا کہ اگر میں آپؐ کو ملوں تو آپؐ کو عیسیٰ کا سلام پہنچا دوں پس اے رسولؐ اللہ عیسیٰؑ آپؐ کو سلام کہتے ہیں۔ نبیؐ نے فرمایا: عیسیٰؑ روح اللہ اور کلیم اللہ پر اور تمام انبیاء اور رسل پر جب تک آسمان اور زمینیں موجود ہیں سلام ہو اور اے ھام! تجھ کو بھی سلام ہو کیونکہ تُو نے ہم تک سلام پہنچایا ہے پس تُو ہمیں اپنی ضرورت کا کام بتا۔ اس نے کہا میری ضرورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو اپنی امت کے لیے باقی رکھے اور انہیں آپؐ کے لیے نیک رکھے اور انہیں آپؐ کے بعد آپؐ کے وصی کے لیے استقامت بخشے کیونکہ یہی امتیں اوصیاء کی نافرمانی کی وجہ سے ہلاک ہوئی ہیں اور میری ایک ضرورت آپؐ سے یہ بھی ہے کہ آپؐ مجھے قرآن مجید کی کچھ سورتیں سکھا دیں تا کہ میں انہیں نماز میں پڑھا کروں آپؐ نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ھام کو علم سکھاؤ اور اس کے ساتھ نرمی کرنا۔ ھام نے کہا یا رسولؐ اللہ! یہ کون شخص ہے آپؐ نے مجھے جس کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے، ہم جنّات کی جماعت کو حکم دیا گیا ہے کہ سوائے نبی یا نبی کے وصی کے کسی سے بات نہ کریں۔ آپؐ نے فرمایا: اے ھام! تم نے کتاب میں آدمؑ کا وصی کسے پایا ہے؟۔ اس نے کہا شیث بن آدم کو۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے نوحؑ کا وصی کسے پایا ہے؟۔ اس نے کہا: سام بن نوح کو۔ آپؐ نے فرمایا: ھودؑ کا وصی کون تھا؟۔ اس نے کہا یوحنا بن حزان جناب ھود کا چچا زاد بھائی۔ آپؐ نے فرمایا: ابراہیمؑ کا وصی کون تھا؟۔ اس نے کہا اسحاق بن ابراہیمؑ۔ آپؐ نے فرمایا: موسیٰؑ کا وصی کون تھا؟۔ اس نے کہا یوشع بن نون۔ آپؐ نے فرمایا: عیسیٰؑ کا وصی کون تھا؟۔ اس نے کہا شمعون بن حمون الصفاء جناب مریم کا چچا زاد

بھائی۔آپؑ نے فرمایا: پھر تم کتاب میں محمدؐ کا وصی کسے سمجھتے ہو؟۔اس نے کہا وہ تورات میں ایلیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: وہ ایلیا علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جو میرے وصی ہیں۔ھام نے کہا یا رسولؐ اللہ! اس کے علاوہ ان کا کوئی اور نام بھی ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: ہاں! حیدر ہے مگر تو نے مجھ سے یہ کیوں پوچھا۔وہ کہنے لگا میں نے ان کو کتاب الانبیاء میں پایا ہے یہ انجیل میں ھیدارا ہے۔آپؑ نے فرمایا: یہی حیدر ہیں۔(پھر ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا) علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ھام کو قرآن کی کچھ سورتیں سکھائیں تو ھام نے کہا اے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام اے محمدؐ کے وصی آپؑ نے جو مجھے قرآن سکھایا ہے کیا میں اس پر اکتفاء کروں؟۔آپؑ نے فرمایا: ہاں اے ھام! قرآن قلیل بھی کثیر ہے۔پھر ھام اٹھا اور آپؑ کے پاس گیا اور آپؑ نے اسے الوداع کیا پھر وہ آپؑ کی وفات تک نہیں آیا۔

حدیث ⑨ حدثنا عبداللہ بن محمد عن محمد بن ابراهیم قال حدثنا بشر عن فضاله عن محمد بن مسلم عن المفضل بن عمر قال حمل إلى ابی عبدالله علیه السلام مال من خراسان مع رجلین من اصحابه لم یزالا یتفقدان المال حتی مرا بالری فرفع الیهما رجل من اصحابهما کیسا فیه الفا درهم فجعلا یتفقدان(المال) فی کل یوم(و) الکیس حتی دنیا من المدینة فقال احدهما لصاحبه تعال حتی ننظر ما حال المال فنظرا فاذا المال علی حاله ماخلا کیس الرازی فقال احدهما لصاحبه الله المستعان مانقول الساعة لابی عبدالله؟ فقال احدهما انه کریم وانا ارجو ان یکون(عنده علم مانقول) فلما دخلا المدینة قصد الیه فسلما الیه المال فقال لهما این کیس الرازی؟ فاخبراه بالقصة فقال لهما ان رأیتما الکیس تعرفانه؟ قالا نعم قال یاجاریة علی بکیس کذا و کذا واخرجت الکیس فرفعه ابو عبدالله

علیه السلام الیهما فقال تعرفانه قالا هو ذاك قال انی احتجت فی جوف اللیل إلی مال فوجهت رجلا من الجن من شیعتنا فاتانی (بهذا الکیس من متاعکما).

مفضل بن عمر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب میں سے دو اشخاص اپنے ساتھ آپؑ کے لئے خراسان سے کچھ مال لا رہے تھے وہ مال اُس وقت تک سلامت تھا حتیٰ کہ وہ شہرِ رے پہنچے تو اِن کے تیسرے ساتھی نے انہیں ایک تھیلی دی جس میں ایک ہزار درھم تھے ان دونوں نے مال اور اس تھیلی کی حفاظت کی یہاں تک کہ وہ مدینہ کے قریب پہنچ گئے پھر ایک نے دوسرے سے کہا آؤ دیکھیں مال کا کیا حال ہے پس دیکھا مال اسی طرح ہے صرف رازی والی تھیلی نہیں تھی تو ایک نے دوسرے سے کہا اب اللہ ہی جانتا ہے ہم اس وقت ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیا جواب دیں گے دوسرے نے کہا وہ کریم ہیں امید ہے کہ آپؑ کے پاس اس کا کوئی علم ہو جو ہم کہہ رہے ہیں۔ جب وہ مدینہ میں داخل ہوئے تو آپؑ کی طرف جانے کا ارادہ کیا یہاں تک کہ آپؑ کے پاس پہنچے اور مال آپؑ کے حوالے کیا۔ آپؑ نے فرمایا: رازی کی تھیلی کہاں ہے؟۔ انہوں نے واقعہ سنایا تو آپؑ نے فرمایا: اگر تم وہ تھیلی دیکھو تو پہچان لو گے؟۔ انہوں نے کہا ہاں۔ آپؑ نے فرمایا: اے لڑکی فلاں اور فلاں تھیلی لا پس وہ اسے لے کر آ گئی پس وہ تھیلی ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِن کے حوالے کر دی۔ پھر آپؑ نے فرمایا: تم اسے جانتے ہو؟۔ انہوں نے کہا یہ وہی تھیلی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: رات کے وقت مجھے کچھ مال کی ضرورت پڑ گئی تو میں نے جنّات میں سے ایک جن کو بھیجا وہ تمھارے مال میں سے یہ تھیلی اٹھا کر لے آیا۔

حدیث ⑩ حدثنا الحسن بن علی بن عبدالله عن الحسن بن علی بن فضال عن بعض اصحابنا عن سعد الاسکاف قال اتیت ابا جعفر علیه

السلام ارید الاذن علیه واذا رواحل علی الباب مصفوفة واذا اصوات قد ارتفعت فخرج علی قوم معتمون بالعمائم یشبهون الزط قال فدخلت علی ابی جعفر علیه السلام فقلت جعلت فداك یابن رسول الله ابطاء اذنك الیوم وقد رأیت (قوماً)خرجوا علی معتمین بالعمایم فانکرتهم؟ فقال او تدری من اولئك یا سعد؟ قال قلت لا قال اولئك اخوانك من الجن یأتوننا یسئلوننا عن حلالهم وحرامهم ومعالم دینهم.

سعد اسکاف نے بیان کیا کہ میں امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا میں اندر جانے کی اجازت لینا چاہتا تھا لیکن وہاں دروازے پر ایک قوم صفیں بنائے ہوئے کھڑی تھی کچھ آواز بھی بلند ہو رہی تھی تو میرے پاس کچھ لوگ آئے جو عمامہ باندھے ہوئے تھے وہ قوم زط سے مشابہت رکھتے تھے (سعد کہتے ہیں) جب میں اندر داخل ہوا تو میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں اے اللہ کے رسولؐ کے بیٹے آج بہت دیر سے آپؑ کی اجازت ملی اور میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو عمامہ باندھے ہوئے تھے وہ میرے پاس آئے مگر میں نے انہیں نہیں پہچانا۔امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے سعد! تجھے معلوم ہے کہ وہ کون تھے؟۔ میں نے عرض کیا نہیں مجھے معلوم نہیں۔آپؑ نے فرمایا: یہ تمھارے جنّات بھائی تھے وہ ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم سے اپنے حلال وحرام کے متعلق پوچھتے ہیں اور دین کی بڑی بڑی باتیں سیکھتے ہیں۔

حدیث (۱۱) حدثنا محمد بن الحسین عن ابراهیم بن ابی البلاد عن عمار السجستانی قال کنت (لاستاذن) علیه یعنی ابا عبدالله علیه السلام فجئت ذات (یوم او) لیلة وجلست فی فسطاطه بمنی قال فاستوذن بشباب کانهم رجال الزط (قال)فخرج عیسی شلقان فذکرنی له فاذن لی قال فقال لی

یا ابا عاصم متی جئت؟ قلت قبل اولئك الذین دخلوا علیك ومارأیتھم خرجوا قال اولئك قوم من الجن فسئلوا عن مسائلھم ثم ذھبوا.

عمار سجستانی بیان کرتے ہیں کہ میں امام ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے اجازت نہیں لیا کرتا تھا لہٰذا میں ایک دن یا پھر رات میں آیا اور منٰی میں آپؑ کے خیمے میں بیٹھ گیا (میں نے دیکھا) آپؑ سے چند نوجوانوں کے لیے اجازت مانگی گئی جو کہ قوم زط سے تعلق رکھتے تھے لہٰذا عیسیٰ شلقان باہر آئے انہوں نے مجھے دیکھا اور اندر جا کر میرا ذکر کیا پس آپؑ نے مجھے بھی اجازت دے دی۔(جب میں اندر داخل ہوا تو) آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو عاصم! تم کب آئے؟۔ میں نے کہا یہ لوگ جو آپؑ کے پاس آئے تھے اِن سے پہلے آیا تھا پھر میں نے انہیں نکلتے ہوئے نہیں دیکھا۔آپؑ نے فرمایا: یہ لوگ جنّات میں سے تھے یہ اپنے مسائل پوچھ کر چلے گئے۔

حدیث ⑫ حدثنا ابراهیم بن هاشم عن عمرو بن عثمان الخزاز عن عمر بن یزید عن ابی عبدالله علیه السلام قال انا عنده یومئذ اذ قال اتی رسول الله صلی الله علیه وآله رجل شبه النخلة طویل ثم (حدث بحدیث هام) (قال) فقال رسول الله لعلی علمه وارفق به فقال هام یارسول الله صلی الله علیه وآله من هذا الذی امرته ان یعلمنی ونحن معشر الجن امرنا ان لانطیع الا نبیا او وصی نبی؟ قال النبی صلی الله علیه وآله یاهامه من وجدتم وصی آدم؟ قال شیث ابن آدم قال فمن وجدتم وصی نوح؟ قال ذلك سام بن نوح قال فمن وجدتم وصی هود؟ قال ذاك یاسر بن هود قال فمن وجدتم وصی ابراهیم؟ قال ذاك اسحق بن ابراهیم قال فمن وجدتم وصی موسی؟ قال ذاك یوشع بن نون قال فمن وجدتم وصی عیسی؟ قال شمعون بن حمون

السفا ابن عم مریم قال له رسول الله یاهام ولم کانوا هؤلاء اوصیاء الانبیاء؟ فقال یارسول الله صلی الله علیه وآله لانهم کانوا ازهد الناس فی الدنیا و(ارغب الناس) إلی الله فی الاخرة فقال النبی فمن وجدتم وصی محمد صلی الله علیه وآله؟ فقال له هام ذاك الیا ابن عم محمد صلی الله علیهما (والهما) فقال هو علی وهو وصیی واخی وهو ازهد (الناس) فی الدنیا وارغبهم (الی الله) فی الاخرة (قال) فسلم هام علی امیر المؤمنین وتعلم منه سورا ثم قال یاعلی اخبرنی بهذا السور اصلی بها؟ قال نعم یاهام قلیل القرآن کثیر (قال) فسلم علی رسول الله وعلی امیر المؤمنین وانصرف ولم یر بعد رسول الله صلی الله علیه وآله حتی قبض فلما کان یوم الهریر اتی امیر المؤمنین فی حربه فقال (له) یاوصی محمد صلی الله علیه وآله انا وجدنا فی کتب الانبیاء ان الاصلع وصی محمد خیر الناس اکشف راسك فکشف عن راسه مغفره (و) قال انا والله ذلك یاهام۔

عمر بن یزید نے **ابوعبداللہ** علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ میں **ابوعبداللہ** علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس موجود تھا جب آپؑ نے فرمایا: رسولؐ اللہ کے پاس ایک شخص آیا جو کھجور کے درخت کی مانند لمبے قد کا تھا پھر آپؑ نے ھام والی حدیث بیان فرمائی پھر رسولؐ اللہ نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: اس کو تعلیم دو اور نرمی سے پیش آ ؤ تو ھام نے کہا یا رسولؐ اللہ یہ کون شخص ہے جسے آپؑ نے مجھے علم دینے کا حکم دیا ہے ہم جنّات کی جماعت کو یہ حکم ہے کہ ہم نبی یا نبی کے وصی کی ہی اتباع کریں۔ آپؑ نے فرمایا: اے ھام تم آدمؑ کا وصی کسے پاتے ہو۔ اس نے کہا شیث بن آدم کو۔ آپؑ نے فرمایا: نوحؑ کے وصی کون تھے؟۔ اس نے کہا سام بن نوح تھے۔ آپؑ نے فرمایا: ھود کے وصی کون تھے؟۔ اس نے کہا یاسر بن ھود۔ آپؑ نے

فرمایا پھر تم ابراھیم کا وصی کسے پاتے ہو۔اس نے کہا اسحٰق بن ابراھیم کو۔آپؑ نے فرمایا: پھر موسیٰ کا وصی کسے پاتے ہو۔اس نے کہا یوشع بن نون کو پاتے ہیں۔آپؑ نے فرمایا پھر عیسیٰ کا وصی کسے پاتے ہو۔اس نے کہا شمعون بن حمون الصفا جناب مریم کے چچا زاد بھائی کو۔آپؑ نے فرمایا: اے ھام! یہ لوگ انبیاء کے اوصیاء کیوں ہوئے؟۔اس نے کہا کیونکہ یہ لوگ دنیا سے انتہائی بے رغبت تھے اور اللہ کی طرف آخرت میں راغب تھے۔آپؑ نے فرمایا: تم محمدؐ کا وصی کسے پاتے ہو۔اس نے کہا وہ ایلیا ہے جو محمدؐ کا چچا زاد ہے اور ان کی آل سے ہے۔آپؑ نے فرمایا: یہ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور (میرے) وصی ہیں اور میرے بھائی ہیں یہ دنیا سے بے رغبت ہیں اور آخرت میں اللہ کی طرف راغب ہیں۔ (ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا) پھر اس نے امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام کہا اور کچھ سورتیں ان سے پڑھیں پھر کہا اے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھے یہ سورتیں بتائیں جنہیں میں نماز میں پڑھا کروں۔امیرؑ المومنین نے فرمایا: اے ھام! قلیل قرآن مجید بھی کثیر ہوتا ہے۔ پھر ھام نے رسولؐ اللہ اور امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام کیا پھر واپس چلا گیا اس کے بعد آنحضرتؐ کی وفات تک نہیں دیکھا گیا جب ھریر کا دن آیا تو وہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا اور آپؑ سے کہنے لگا اے محمدؐ کے وصی: ہم نے انبیاء کی کتب میں پایا ہے کہ جس کے سر سے بال گر گئے ہیں وہ محمدؐ کا وصی تمام لوگوں سے بہتر ہے اپنا سر کھول دیں۔آپؑ نے اپنا خود سر سے اتارا اور فرمایا: اللہ کی قسم! اے ھام وہ میں ہی ہوں۔

حدیث ⑬ حدثنا ابراهيم بن هاشم عن عمرو بن عثمان عن الحسن بن محبوب عن رجل عن ابی عبدالله عليه السلام قال بينا رسول الله صلى الله عليه وآله بين جبال تهامة اذا رجل على عكازة فقال له النبی صلى الله عليه وآله لغة جنی ووطيئهم (من جبال تهامة وقال) من الرجل؟ قال (انا) هامة بن هيم بن لاقيس السليم بن ابليس قال ليس بينك وبين ابليس غير

ابوین؟ قال لا (قال کم اتی علیك؟) قال اکلت (عامة) عمر الدنیا قال علی ذلك کم اتی علیك؟ قال کنت ایام قتل قابیل هابیل اخاہ غلاما اعلو آلاکام وانهی عن الاعتصام وأمر بفساد الطعام فقال رسول الله (بعس) لعمر الله عمل الشیخ المتوسم والشاب المؤمل فقال دع یامحمد عنك اللوم والهتك فقد جئتك تائبا وانی اعوذ بالله ان اکون من الجاهلین ولقد کنت مع (الیاس بالرملح، ولقد کنت مع) ابراهیم فلم ازل معه حتی القی فی النار وقال لی ان لقیت عیسی فأقرأه منی السلام ولقد کنت مع عیسی وقال لی ان لقیت محمدا صلی الله علیه وآله وعلی جمیع انبیائه ورسله فاقرأه منی السلام (والقد کنت معه) وعلمنی الانجیل فقال رسول الله صلی الله علیه وآله وعلی عیسی السلام مادامت الدنیا وعلیك یاهامة بما ادیت الامانة هات حاجتك قال علمنی من القرآن قال فامر علیا ان یعلمه فقال یارسول الله من هذا الذی امرتنی ان اتعلم منه؟ قال یاهامة من کان وصی آدم؟ قال کان شیث قال من کان وصی نوح؟ کان سام قال فمن وجدتم وصی هود؟ قال ذاك یاسر بن هود قال فمن وجدتم وصی عیسی؟ قال شمعون بن حمون الصفا ابن عم مریم ثم قال له رسول الله یاهام ولم کانوا هؤلاء اوصیاء الانبیاء؟ فقال یارسول الله لانهم کانوا ازهد الناس فی الدنیا وارغب الناس فی الاخرة فقال له النبی صلی الله علیه وآله فمن وجدتم وصی محمد صلی الله علیه وآله؟ قال هام ذاك الیا ابن عم محمد صلی الله علیه وآله قال فهو علی وهو وصیی (واخیه) و هو ازهد امتی فی الدنیا وارغب إلی الله فی الاخرة قال فسلم

هام إلى امير المؤمنين وتعلم منه سورا ثم قال يأعلى اخبرني هذه السور اصلي بها؟ قال له نعم ياهام قليل القرآن كثير (قال) فسلم هام على رسول الله صلى الله عليه وآله وانصرف فلم يلقه رسول الله حتى قبض فلما كان يوم الهرير اتى امير المؤمنين في حربه فقال له ياوصي محمد انا وجدنا في كتب الانبياء ان الاصلع وصي محمد خير الناس اكشف راسك فكشف عن راسه مغفره وقال انا والله ذاك ياهام.

حسن بن محبوب نے ایک مرد سے روایت کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ایک دفعہ رسولؐ تہامہ کے پہاڑوں میں تھے کہ ایک شخص آپؐ کو نظر آیا جو برچھی پر ٹیک لگائے ہوئے تھا آپؐ نے اُس سے فرمایا: زبان تو جنات والی ہے اور چال اور عادت تہامہ کے پہاڑوں کی ہے تُو کون مرد ہے؟۔ کہنے لگا میں هام بن هيم بن الا قيس اسليم بن ابليس ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: تیرے اور ابلیس کے درمیان دو پشتوں سے زیادہ نہیں ہیں؟۔ اس نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تجھے (دنیا میں) کتنا عرصہ گزر چکا ہے؟۔ کہنے لگا میں نے دنیا کی اکثر عمر کھالی ہے آپؐ نے فرمایا: اس لحاظ سے تجھے کتنا عرصہ گزرا ہے؟۔ اس نے کہا جن دنوں قابیل نے ہابیل کو مارا تھا ان دنوں میں بچہ تھا ٹیلوں پر چڑھتا تھا اور دین پر چلنے سے روکا جاتا تھا اور مجھے کھانے خراب کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا: اللہ کی قسم سمجھ دار بوڑھا اور سوچ وفکر والا نوجوان اچھا نہیں بُرا ہے۔ وہ کہنے لگا اے محمدؐ یہ ملامت اور توہین چھوڑیں کہ میں آپؐ کے پاس تائب ہوکر آیا ہوں اور میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ جاہلوں سے ہوجاؤں۔ میں الیاسؑ کے ساتھ رملے میں تھا اور میں ابراھیمؑ کے ساتھ بھی رہا میں ان کے ساتھ مسلسل رہا یہاں تک کہ وہ آگ میں پھینکے گئے اور مجھ سے کہا کہ اگر میں عیسیٰؑ سے ملوں تو اُنہیں سلام کہوں۔ پھر عیسیٰؑ کے ساتھ بھی رہا انہوں نے مجھ سے کہا کہ اگر میں محمدؐ کو ملوں تو اُن پر میری طرف

سے سلام کہنا انہوں نے مجھے انجیل بھی سکھائی ۔رسولؐ اللہ نے فرمایا: جب تک دنیا قائم ہے اس وقت تک عیسیٰؑ پر بھی اور اے ہام تجھ پھر بھی سلام ہو تو نے امانت پہنچا دی اپنی کوئی ضرورت پیش کرو۔ وہ کہنے لگا مجھے قرآن سکھا دیں۔ آپؐ نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: اسے قرآن سکھائیں تو وہ کہنے لگا یارسولؐ اللہ یہ کون ہے جس کو آپؐ نے مجھے قرآن سکھانے کا حکم دیا۔ آپؐ نے فرمایا: آدم کا وصی کون تھا؟۔ اس نے کہا شیث تھے۔ فرمایا نوح کے وصی کون تھے؟۔ اس نے کہا سام تھے۔ آپؐ نے فرمایا: ھود کے وصی کون تھے۔ اس نے کہا یاسر بن ھود تھے۔ فرمایا: پھر عیسیٰ کے وصی کون تھے۔ اس نے کہا شمعون بن حمون الصفا جو مریم کا چچا زاد بھائی تھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے ھام! یہ لوگ انبیاء کے وصی کیوں بنے؟۔ اس نے کہا یارسولؐ اللہ اس لیے کہ یہ لوگ تمام لوگوں سے زیادہ دنیا میں بے رغبت تھے اور آخرت میں تمام لوگوں سے زیادہ رغبت کرنے والے تھے۔ آپؐ نے اس سے پوچھا کہ تم محمدؐ کا وصی کسے پاتے ہو؟۔ اس نے کہا وہ ایلیا محمدؐ کا چچا زاد بھائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: وہ علیؑ ہیں جو میرے وصی اور بھائی ہیں وہ میری ساری امت سے زیادہ دنیا میں بے رغبت ہیں اور اللہ کی طرف آخرت میں بہت رغبت کرنے والے ہیں۔ (امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں) پھر اس نے امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام کہا اور ان سے کچھ سورتیں سیکھیں پھر اس نے کہا اے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام (آپؑ نے جو) مجھے یہ سورتیں بتائیں کیا انہیں نماز میں پڑھوں؟۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں پڑھو اے ھام قلیل قرآن بھی کثیر ہے۔ (امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا) پھر ھام نے رسولؐ اللہ کو سلام کہا اور واپس چلا گیا پھر تا وفات آپؐ کو نہیں ملا۔ جب ھریر کا دن آیا تو وہ جنگ میں امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا اور کہنے لگا ہم نے انبیاء کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ جس کے سر کے آگے کے بال گر گئے ہیں وہ وصیِ محمدؐ تمام لوگوں سے افضل ہے اپنا سر کھولیے۔ آپؑ نے اپنے سر سے خود اتار دیا اور فرمایا: اے ھام: وہ میں ہی ہوں جو محمدؐ کا وصی ہوں۔

حدیث ⑭ حدثنا محمد بن عیسی عن ابی عبداللہ المؤمن عن ابی حنیفة سائق الحاج عن بعض اصحابنا قال اتیت ابا عبدالله علیه السلام (فقلت له) اقیم علیك حتی تشخص؟ فقال لا امض حتی یقدم علینا ابو الفضل سدیر فان تهیئا لنا بعض ما نرید کتبنا الیك قال فسرت یومین ولیلتین قال فاتانی رجل طویل ادم بکتاب خاتمه رطب والکتاب رطب فقرأته (فاذا فیه) ان ابا الفضل قد قدم علینا ونحن شاخصون ان شاء الله فاقم حتی نأتیك قال فاتانی فقلت جعلت فداك انه اتانی الکتاب رطبا والخاتم رطبا؟ قال فقال ان لنا اتباعا من الجن کما ان لنا اتباعا من الانس فاذا اردنا امرا بعثناهم.

ابوحنیفہ سائق الحاج نے ہمارے بعض ساتھیوں سے بیان کیا کہ میں ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا اور آپؑ سے کہا میں آپؑ کے پاس ٹھہروں یہاں تک کہ کوئی آجائے؟۔آپؑ نے فرمایا نہیں !تم جاؤ اگر ہمارے پاس ابوالفضل سدیر آگیا اور اس نے ہمارے مقصد کی چیزیں تیار کر دیں تو ہم تمھیں لکھ دیں گے۔(راوی کہتا ہے) پھر میں دو دن اور دو راتیں چلتا رہا تو میرے پاس ایک لمبے قد والا گندمی رنگ کا ایک شخص خط لایا جس پر مہر بھی تازہ اور گیلی تھی اور خط کی سیاہی بھی گیلی تھی پس میں نے اسے پڑھا اس میں لکھا تھا کہ ابوالفضل ہمارے پاس آیا ہے اور ہم انشاءاللہ لوٹ رہے ہیں تم وہاں ٹھہرو کہ ہم آجائیں۔(راوی کہتا ہے) پھر آپؑ میرے پاس آگئے تو میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ میرے پاس خط لایا جس کی سیاہی اور مہر تازہ تھی۔آپؑ نے فرمایا: جس طرح کچھ انسان ہمارے تابع ہیں اسی طرح کچھ جنّات بھی ہمارے تابع ہیں جب کسی کام کیلئے ہم چاہتے ہیں تو انہیں بھیج دیتے ہیں۔

حدیث ⑮ حدثنا احمد بن محمد عن القاسم بن یحیی عن الحسن بن راشد عن یعقوب بن ابراهیم بن محمد بن عبدالله بن جعفر بن ابی طالب قال سمعت ابراهیم بن وهب وهو یقول خرجت وانا ارید ابا الحسن علیه السلام بالعریض فانطلقت حتی اشرفت علی قصر بنی سراة ثم انحدرت الوادی فسمعت صوتا لا اری شخصه وهو یقول یا ابا جعفر صاحبك خلف القصر عند السدة فاقراه منی السلام فالتفت فلم ار احدا ثم رد علی الصوت باللفظ الذی کان ثم فعل ذلك ثلاثا فاقشعر جلدی ثم انحدرت فی الوادی حتی اتیت قصد رأی الطریق الذی خلف القصر ولم اطاء فی القصر ثم اتیت السد نحو السمرات ثم انطلقت قصد الغدیر فوجدت خمسین حیات روافع من عند الغدیر ثم استمعت فسمعت کلاما ومراجعة فطفقت بنعلی لیسمع وطئی فسمعت ابا الحسن یتنحنح فتنحنحت واجبته ثم (نظرت و)هجمت فاذا حیه متعلقه بساق شجرة فقال لا تخشی ولا ضایر فرمت بنفسها ثم نهضت علی منکبه ثم ادخلت رأسها فی اذنه فاکثرت من الصفیر فاجاب بلی قد فصلت بینکم ولا یبغی خلاف ما اقول الا ظالم ومن ظلم فی دنیاه فله عذاب النار فی اخرته مع عقاب شدید اعاقبه ایاه وأخذ مالاً ان کان له حتی یتوب فقلت (له)بابی انت وامی الکم علیهم طاعة؟ فقال نعم والذی اکرم محمدا بالنبوة واعز علیا علیه السلام بالوصیة والولایة انهم لاطوع لنا منکم یامعشر الانس وقلیل ماهم.

ابراھیم بن وھب نے بیان کیا کہ میں عریض میں ابوالحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا جب بنی سراۃ کے محل

میں پہنچا تو میں وادی کی طرف چل پڑا میں نے ایک آواز سنی مگر اسکا وجود نظر نہیں آرہا تھا وہ کہہ رہا تھا:
''اے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام آپؑ کا ساتھی محل کے پیچھے سدہ کے پاس ہے اسے میرا اسلام کہہ دیں''۔ میں نے دیکھا تو مجھے کوئی نظر نہ آیا پھر انہی الفاظ میں وہی آواز پھر آئی یہ آواز تین دفعہ آئی میرا جسم کانپنے لگا اور بال کھڑے ہو گئے میں وادی میں اترا تو میں سیدھے راستے پر آ گیا جو محل کے پیچھے ہے اور محل میں نہ گیا پھر میں اس دیوار کے پاس آیا جو کیکر کے درختوں کی طرف تھی میں حوض کا قصد کرنے لگا تو اس حوض کے پاس میں نے پچاس سانپ پائے جو (کافی) لمبے تھے پھر میں نے کان لگایا تو ایک کلام سنا اور اس کی مراجعت بھی سنی۔ میں نے اپنے جوتے سے آواز پیدا کی تاکہ میرے چلنے کی آہٹ وہ سن سکے میں نے ابوالحسن علیہ الصلوۃ والسلام کو سنا جو کھانس رہے تھے پس میں بھی کھانسا اور میں نے انہیں (کھانس کر) جواب دیا پھر میں دوسری طرف مڑا تو ایک سانپ ایک درخت کے تنے سے چمٹا تھا ابوالحسن علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ڈرو نہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر وہ سانپ اپنے کندھے پر اٹھا پھر اپنا سر آپؑ کے کان کے قریب لایا تو بہت زیادہ سیٹی بجائی (جیسے کچھ کہہ رہا ہو) آپؑ نے جواباً فرمایا: کیوں نہیں بے شک میں نے تمہارے درمیان فیصلہ کر دیا اور جو میں کہتا ہوں اس کے خلاف کچھ تلاش نہیں کرتا مگر ظالم جس نے دنیا میں ظلم کیا تو اس کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ہوگا اور سخت سزا ہوگی میں اسے سزا دوں گا اور اگر اس کا مال ہوا تو وہ بھی لے لوں گا یہاں تک کے وہ توبہ کر لے۔ میں نے آپؑ سے کہا میری ماں اور باپ آپؑ پر قربان ہوں کیا آپؑ کی اطاعت اِن پر بھی لازم ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں! قسم ہے اُس ذات کی جس نے محمدؐ کو نبوت سے سرفراز کیا اور علی علیہ الصلوۃ والسلام کو وصایت وولایت سے سرفراز کیا جنّات تم سے بھی زیادہ ہمارے تابع ہیں مگر یہ تھوڑے ہیں۔

باب نمبر (۲۰)

ائمہؑ آسمان وزمین میں اللہ کے علم کے خازن ہیں

حدیث ① حدثنا احمد بن (محمد عن) الحسین بن سعید عن علی بن اسباط عن ابیه اسباط عن سورة بن کلیب قال قال لی ابوجعفر علیه السلام والله انا لخزان الله فی سمائه وارضه لا علی ذهب ولا علی فضة الا علی علمه (وان منا لحملة العرش یوم القیامة)۔

سورۃ بن کلیب نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم ہی آسمان وزمین پر اللہ کے خزانچی ہیں سونے چاندی کے نہیں بلکہ اس کے علم کے خزانچی ہیں اور ہم ہی سے قیامت کے دن عرش اٹھانے والے ہوں گے۔

حدیث ② حدثنا ابراهیم بن هاشم عن ابی عبدالله البرقی عن خلف بن حماد عن ذریح المحاربی عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر علیه السلام قال ان منا لخزنة الله فی الارض وخزنته فی السماء لسنا بخزان علی ذهب ولا فضة.

ابوحمزہ ثمالی نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہم میں سے آسمان وزمین میں اللہ کے خزانچی ہیں ہم سونے چاندی کے خزانچی نہیں ہیں۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن الحسین عن النضر بن شعیب عن خالد

بن مادعن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر علیہ السلام قال سمعتہ یقول واللہ انا لخزان اللہ فی سمائہ وخزانہ فی ارضہ لاعلی ذھب ولا علی فضة وان منا لحملة العرش یوم القیمة.

ابوحمزہ ثمالی بیان کرتے ہیں کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم اللہ کی زمین وآسمان پر اُس کے خزانچی ہیں اور ہم سونے چاندی کے خزانچی نہیں ہیں قیامت کے روز ہم ہی سے اللہ کے عرش کو اٹھانے والے ہوں گے۔

حدیث ۴ حدثنا احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن ذریح المحاربی عن ابی حمزة الثمالی عن علی بن الحسین علیہ السلام قال سمعتہ یقول ان منا لخزان اللہ فی سمائہ وخزانہ فی ارضہ ولسنا بخزان علی ذھب ولا فضة.

ابوحمزہ ثمالی نے بیان کیا کہ میں نے علی بن الحسین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا آپؑ فرمارہے تھے کہ ہم میں سے اللہ تعالیٰ کے آسمان وزمین میں خزانچی ہیں اور ہم سونے چاندی کے خزانچی نہیں۔

حدیث ۵ حدثنا محمد بن الحسین عن محمد بن سنان عن عمار بن مروان عن المنخل بن جمیل عن جابر الجعفی قال قال ابوجعفر علیہ السلام واللہ انا لخزان اللہ فی السماء وخزانہ فی الارض.

جابر جعفی نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہم اللہ کے آسمان وزمین کے خزانچی ہیں۔

حدیث ۶ حدثنا احمد بن محمد عن الحسین بن سعید وابی عبداللہ البرقی عن ابی طالب عن سدیر (عن ابی عبداللہ) قال قلت (لہ) جعلت فداك ما انتم؟ قال نحن خزان اللہ علی علم اللہ نحن تراجمة وحی اللہ نحن الحجة

البالغة علی من دون السماء وفوق الارض.

ابی طالب سدیر نے ابی عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ میں نے آپؑ سے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں آپؑ کیا ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا: ہم اللہ کے علم کے خزانچی ہیں ہم اس کی وحی کے ترجمان ہیں اور ہم آسمان وزمین پر اس کی حجتِ بالغہ ہیں۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن عبدالجبار عن ابی عبداللہ البرقی عن فضالۃ بن ایوب عن عبداللہ بن ابی یعفور قال قال ابوعبداللہ علیہ السلام یا ابن ابی یعفور ان اللہ واحد متوحد بالوحدانیۃ متفرد بامرہ فخلق خلقا فقدرھم لذلک الامر فنحن ھم یا ابن ابی یعفور فنحن حجج اللہ فی عبادہ وخزانہ علی علمہ والقائمون بذلک.

عبداللہ بن ابی یعفور نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے ابن ابی یعفور اللہ اپنی وحدانیت کے ساتھ واحد ہے اپنے امر کے ذریعے یکتا ہے پس اس نے مخلوق کو خلق کیا تو انہیں امر کے لیے مقرر کیا۔پس ہم ہی وہ لوگ ہیں اور ہم ہی اس کے بندوں میں اس کی حجت ہیں اور اس کے علم کے خزانچی ہیں اور اس کے علم کو قائم کرنے والے ہیں۔

حدیث ⑧ حدثنا احمد بن موسی عن الحسن بن موسی الخشاب عن علی بن حسان عن عبدالرحمن بن کثیر قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام یقول نحن ولاۃ امر اللہ وخزنۃ علم اللہ وعیبۃ وحی اللہ.

عبدالرحمٰن بن کثیر نے روایت کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ ہم اللہ کے حکم کے والی ہیں اور اسکے علم کے خزانچی ہیں اور اللہ کی وحی کے ترجمان ہیں۔

حدیث ⑨ (حدثنا احمد عن الحسین عن الحسین بن اسد)عن موسی بن القاسم عن علی بن جعفر عن اخیه قال قال ابوعبدالله ان الله خلقنا فاحسن خلقنا وصورنا فاحسن صورتنا فجعلنا خزانه فی سمواته وارضه (ولولانا ماعرف الله).

علی بن جعفر اپنے بھائی عبداللہ سے بیان کرتے ہیں کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ نے ہمیں خلق کیا تو ہمیں بہترین خلق کیا اور ہمیں صورتیں دیں تو بہترین صورتیں دیں اور ہمیں اپنے آسمانوں و زمین کے خزانچی بنایا اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی پہچان نہ ہوتی۔

حدیث ⑩ حدثنا عبدالله بن عامر عن العباس بن معروف عن ابی عبدالرحمن البصری عن ابی المغرا عن ابی بصیر عن خیثمه عن ابی جعفر علیه السلام قال سمعته یقول نحن خزان الله.

ابوبصیر نے روایت کیا کہ خیثمہ نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہم اللہ کے خزانچی ہیں۔

حدیث ⑪ حدثنا (علی بن محمد عن القاسم بن محمد) عن سلیمان بن داود المنقری عن سفیان (بن موسی) عن سدیر عن ابی جعفر علیه السلام قال سمعته یقول نحن خزان الله فی الدنیا والاخرة وشیعتنا خزاننا (ولولانا ماعرف الله).

سدیر نے امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا ہے کہ میں نے امامؑ کو فرماتے ہوئے سنا: ہم دنیا و آخرت میں اللہ کے خازن ہیں اور ہمارے شیعہ ہمارے خازن ہیں اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ کی معرفت

نہ ہوتی۔

حدیث ⑫ حدثنا محمد بن الحسین عن النضر بن شعیب عن محمد بن الفضیل عن ابی حمزة الثمالی قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول قال رسول الله صلی الله علیه وآله قال الله تبارك وتعالی استكمال حجتی علی الاشقیاء من امتك من ترك ولایة علی والاوصیاء من بعدك فان فیهم سنتك وسنة الانبیاء من قبلك وهم (خزانی علی علمی) من بعدك ثم قال رسول الله لقد انبأنی جبرئیل باسمائهم واسماء آبائهم.

ابوحمزہ ثمالی نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے سنا آپؑ نے فرمایا: رسولؐ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے علی علیہ الصلوۃ والسلام کی ولایت اور آپؑ کے بعد دیگر اوصیاء کی ولایت کو ترک کیا تو تیری امت میں اُن اشقیاء پر میری حجت پوری ہو کر رہے گی۔ بیشک ان (ائمہ علیہ الصلوۃ والسلام) میں آپؑ کی سنت اور آپؑ سے پہلے دیگر انبیاء کی سنت ہے اور وہ آپؑ کے بعد میرے علم پر میرے خزانچی ہیں۔ اس کے بعد رسولؐ اللہ نے فرمایا: مجھے جبرائیل نے اُن کے اور اُن کے آباء کے نام بھی بتا دیئے ہیں۔

حدیث ⑬ حدثنا (محمد بن هارون عن موسیٰ بن القاسم عن علی بن جعفر) عن ابی الحسن موسی بن جعفر قال قال ابوعبدالله علیه السلام ان الله خلقنا فاحسن خلقا وصورنا فاحسن صورنا فجعلنا خزانه فی سمواته وارضه (ولولانا ماعرف الله).

علی بن جعفر نے ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلق کیا تو بہترین خلق کیا اور ہمیں صورتیں دیں تو بہترین صورتیں دیں پھر ہمیں اپنے آسمانوں و زمین میں اپنا خزانچی بنایا اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ نہ پہچانا جاتا۔

حدیث ⑭ حدثنا احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن داود العجلی عن زرارة عن حمران عن ابی جعفر علیه السلام قال ان الله تبارك وتعالی اخذ المیثاق علی اولی العزم انی ربكم ومحمد رسولی وعلی امیر المؤمنین علیه السلام واوصیائه من بعده ولاة امری وخزان علمی وان المهدی انتصر به لدینی.

حمران نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اولوالعزم (پیغمبروں) سے یہ میثاق لیا کہ میں تمھارا رب ہوں اور محمدؐ میرے رسولؐ ہیں اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام امیر المومنین ہیں اُن کے بعد اُن کے اوصیاء میرے حکم کے والی ہیں اور میرے علم کے خزانچی ہیں اور مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے میں اپنے دین کی مدد کروں گا۔

حدیث ⑮ حدثنی عبدالله بن محمد عن ابراهیم بن محمد عن عبدالله بن جبله عن ذریح عن ابی عبدالله علیه السلام قال سمعته یقول انا لخزان الله فی الارض وخزانه فی السماء لسنا بخزانه علی ذهب ولافضة وانا منا لحملة عرشه یوم القیمة.

ذریح ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: ہم زمین وآسمان میں اللہ کے خزانچی ہیں ہم سونے چاندی کے خزانچی نہیں ہیں۔ روز قیامت اللہ تعالیٰ کا عرش اٹھانے والے بھی ہم سے ہوں گے۔

حدیث ⑯ حدثنا عبدالله بن عامر عن ابی عبدالله البرقی عن الحسین بن عثمان عن محمد بن الفضیل عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر علیه السلام

فی قول الله تبارك وتعالى (صراط الله الذی له مافی السموات وما فی الارض(الا إلى الله تصير الامور)) يعنى عليا انه جعل عليا خازنه على مافی السموات ومافی الارض من شیٔ وائتمنه عليه (الا إلى الله تصير الامور).

ابوحمزہ ثمالی نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ﴾ ''راستہ اللہ تعالیٰ کا کہ جس کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے خبردار رہو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تمام امور لوٹیں گے''۔ (شوریٰ۔۵۳) کے متعلق فرمایا: اس سے مراد علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اللہ نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا خازن بنایا اور آسمانوں اور زمینوں کی تمام چیزوں پر وہ خازن ہیں اور اللہ نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان پر امین بنایا خبردار تمام امور اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔

باب نمبر (۲۱)

ائمہؑ پر آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہی پیش کی گئی جس طرح نبیؐ پر پیش کی گئی

حدیث ① حدثنا (احمد بن) محمد عن عبد الله بن (محمد الحجال) عن ثلعبة عن عبد الرحیم عن ابی جعفر علیه السلام فی هذه الایة (و کذلك نری ابراهیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین) قال کشط (الله) له عن الارض حتی رأها ومن فیها وعن السماء حتی رأها ومن فیها والملك الذی یحملها والعرش ومن علیه و کذلك اری صاحبکم.

عبدالرحیم نے روایت کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت ﴿وَكَذٰلِكَ نُرِيٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ﴾ ''اور اس طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی دکھلاتے رہے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہوجائیں''۔ (انعام۔ ۷۵) کے متعلق فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے زمین سے پردے ہٹا دیئے حتیٰ کہ انہوں نے اس کو اور جو اس کے اندر ہے سب دیکھ لیا اسی طرح آسمان سے پردے ہٹا دیئے گئے حتیٰ کہ انہوں نے اس کو اور جو اس کے اندر ہے سب دیکھ لیا اور فرشتے اسے اور عرش کو اور جو کچھ اس پر ہے اسے اٹھائے ہوئے تھے اسی طرح تمہارے صاحب (امام علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو بھی دکھایا گیا اور ان کے بعد اماموں کو بھی۔

حدیث ② حدثنا احمد بن محمد (عن ابیہ) عن عبداللہ بن المغیرۃ عن عبداللہ بن مسکان قال قال ابوعبداللہ علیہ السلام (و کذلک نری ابراهیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین) قال کشط لابراهیم (ملکوت) السموات السبع حتی نظر إلی مافوق العرش و کشط له الارض حتی رأی مافی الهواء وفعل بمحمد صلی الله علیه وآله مثل ذلک وانی لاری صاحبکم والائمة من بعده قد فعل بهم مثل ذلک.

عبداللہ بن مسکان نے روایت کیا کہ ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ﴿وَ كَذٰلِكَ نُرِيٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ﴾ ''اور اس طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی دکھلاتے رہے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہوجائیں''۔ (انعام۔ ۷۵) اللہ نے ابراہیم کے لیے سات آسمانوں کو کھولدیا تاکہ ساتوں آسمان مافوق العرش تک دیکھ لیں اس طرح زمین بھی کھولی گئی یہاں تک کہ انہوں نے جو کچھ ہوا میں ہے وہ بھی دیکھ لیا۔ اسی طرح محمدؐ کے ساتھ بھی کیا اور آئمہؑ کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا گیا۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن عیسی عن ابی عبداللہ المؤمن عن (ابی علی حسان بن مهران الجمال) عن ابی داود السبعی عن بریدة الاسلمی عن رسول الله صلی الله علیه وآله قال قال رسول الله یاعلی ان الله اشهدک معی سبع مواطن حتی ذکر الموطن الثانی اتانی جبرئیل فاسری بی إلی السماء فقال این اخوک؟ فقلت ودعته خلفی قال فقال فادع الله یأتیک به قال فدعوت (الله) فاذا انت معی فکشط لی عن علی السموات السبع والارضین السبع حتی رأیت سکانها وعمارها وموضع کل ملک منها فلم ار من ذلک شیئا الا وقد رأیته

کما رأیتہ.

بریدہ اسلمی نے روایت کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: اے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ نے تمھیں میرے ساتھ سات مقامات پر گواہ بنایا۔ دوسرے مقام کا اس طرح ذکر کیا کہ جبرائیلؑ میرے پاس آئے تو مجھے آسمان تک لے گئے اور کہا آپؐ کا بھائی کہاں ہے؟۔ میں نے کہا میں اُسے پیچھے چھوڑ آیا ہوں۔ جبرائیل نے کہا اللہ سے دعا کریں وہ اُنہیں آپؐ کے پاس لے آئے گا۔ میں نے دعا کی تو تم میرے پاس پہنچ گئے میرے لیے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں کھول دی گئیں یہاں تک کہ میں نے اِن کے رہنے والوں کو دیکھا اور ہر فرشتے کی جگہ دیکھی پس میں نے جو چیز بھی دیکھی اسی طرح دیکھی جس طرح تم نے دیکھی۔

حدیث ④ وعنہ عن البرقی عن النضر بن سوید عن یحیی الحلبی عن ابی بصیر قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام ھل رأی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ملکوت السموات والارض کما رأی ابراھیم؟ قال نعم وصاحبکم.

ابی بصیر نے روایت کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا: کیا محمدؐ نے آسمانوں وزمین کی بادشاہی دیکھی جس طرح ابراھیمؑ نے دیکھی تھی؟۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں! اور بے شک میں نے بھی۔

حدیث ⑤ حدثنا الحسن بن علی ابن النعمان عن ابیہ عن ابن مسکان عن ابی بصیر عن احدھما علیہ السلام قال قلت لہ (وکذلك نری ابراھیم ملکوت السموات والارض) قال کشفت لہ السموات (والارض) حتی رأھا ورأی مافیھا والعرش ومن علیہ قال قلت (لہ) فاوتی محمد مثل ما اوتی ابراھیم؟ قال نعم وصاحبکم ھذا (ایضاً).

ابوبصیر ان دو (امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام اور امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام) میں سے ایک سے بیان کرتے ہیں

کہ میں نے آپؑ سے کہا ﴿وَ كَذٰلِكَ نُرِيٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ ''اور اس طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی دکھلاتے رہے''۔ (انعام۔ ۷۵) آپؑ نے فرمایا: ان کے لیے آسمان وزمین دونوں کھولے گئے یہاں تک کہ انہوں نے ان کو اور جو بھی ان میں تھا سب دیکھ لیا اور عرش بھی اور جو اس پر ہے۔ ابوبصیر نے امامؑ سے پوچھا: کیا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی وہی کچھ دکھایا گیا جو ابراہیمؑ کو دکھایا گیا؟۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں! اور بے شک مجھے بھی۔

حدیث ⑥ حدثنا عبدالله بن محمد عن ابيه عن عبدالله بن المغيرة عن منصور بن حازم عن عبدالرحيم القصير عن ابى جعفر عليه السلام قال سألته عن قول الله عزوجل (و كذلك نرى ابراهيم ملكوت السموات والارض وليكون من الموقنين) قال كشط (له) السموات السبع والارضون السبع فرأى مافيهنّ،وفعل ذالك بمحمّد،ولا أرى صاحبكم الّا وقد فُعل به ذالك۔

عبدالرحیم القصیر نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے اللہ کے فرمان ﴿وَ كَذٰلِكَ نُرِيٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ﴾ کے متعلق فرمایا: ان کے لیے سات آسمانوں اور سات زمینوں کو کھول دیا گیا تو انہوں نے سب کچھ دیکھ لیا جو کچھ اِن میں تھا اور محمدؐ کے لیے بھی اسی طرح کیا گیا اور میرے لیے بھی۔

حدیث ⑦ حدّثنا أحمد بن محمّد، عن على بن الحكم، عن داود بن النعمان، عن أبى أيّوب، عن أبى بصير قال: قلت لابى عبدالله: بلغ رسول الله عليه السلام ملكوت السماوات والارض ورآها كما رأى ابراهيم؟ قال: نعم،وصاحبكم أيضاً۔

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہا کہ نبیؐ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی تک پہنچے اور اسے اس طرح دیکھا جس طرح ابراھیمؑ نے دیکھا؟۔آپؑ نے فرمایا: ہاں! اور میں نے بھی۔

حدیث ⑧ حدّثنا أحمد بن محمّد، عن محمّد بن سنان، عن ابن مسکان، عن أبي بصير و منصور بن حازم و عبدالرحيم القصير قال سالته عن قول الله عزّوجلّ (وَ كَذٰلِكَ نُرِي ابراهيم ملكوت السماواتِ والارض وَليكُونَ مِنَ المُوقِنينَ)، قال: كشط (له عن) السماوات والارض حتى رآها و مافيها، وحتى رأى العرش ومن عليه، وفعل ذالك برسول الله۔

ابوبصیر اور منصور بن حازم اور عبدالرحیم القصیر نے بیان کیا کہ انہوں نے امامؑ سے اللہ کے فرمان ﴿وَ كَذٰلِكَ نُرِيٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ﴾ کے متعلق پوچھا۔آپؑ نے فرمایا: آسمانوں اور زمینوں کو ان کیلئے کھولا گیا یہاں تک کہ انہوں نے ان کو دیکھ لیا اور جو کچھ ان کے اندر ہے وہ بھی دیکھا اور عرش کو بھی اور جو کچھ اس کے اوپر ہے اُسے بھی دیکھا۔(پھر فرمایا) نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی یہ سب کچھ دکھایا گیا۔

حدیث ⑨ وروى عبدالرحيم وفعل ذلك بصاحبكم.

عبدالرحیم سے روایت کیا کہ مجھے بھی یہ سب کچھ دکھایا گیا۔

حدیث ⑩ وروى ابوبصير ومنصور ولا ارى صاحبكم الا وقد فعل به ذلك.

ابوبصیر اور منصور نے روایت کیا کہ امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میرے لیے بھی ارض وسماء کے دروازے کھول دیئے گئے۔

حدیث ⑪ حدّثنا (علی بن) اسماعیل، عن صفوان بن یحیی، عن (أبی) أیّوب، عن أبی بصیر (عن أبی عبداللہ علیہ السلام قال: قلت: ھل رأی محمّد ملکوت السماوات والارض کما رأی ابراھیم؟ قال: نعم، وصاحبکم قد رأی ایضاً۔

ابوبصیر نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ میں نے آپؑ سے عرض کیا: کیا محمدؐ نے آسمانوں اور زمینوں کے ملکوت کو دیکھا جس طرح ابراھیمؑ نے دیکھا تھا؟ ۔آپؑ نے فرمایا: ہاں! اور بے شک میں بھی دیکھ چکا ہوں۔

حدیث ⑫ حدّثنا احمد بن محمّد، عن الحسین بن سعید، عن صفوان بن یحیی، عن منصور بن حازم، عن عبدالرحیم القصیر، عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ عزّوجلّ:(وَ کذالک نری ابراھیم ملکوت السماواتِ والارض) قال: کشط لہ السماوات السبع حتی نظر الی السماء السابعۃ وما فیھا، والارضون السبع حتی نظر الی الارضین السبع ومن فیھنّ، وفعل بمحمّد علیہ السلام کما فعل بابراھیم، وانّی لاری صاحبکم قد فعل بہ مثل ذالک۔

عبدالرحیم القصیر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ کے فرمان ﴿وَ كَذٰلِكَ نُرِيٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ کے متعلق فرمایا: اُن کے لئے ساتوں آسمان کھولے گئے یہاں تک کہ ساتویں آسمان کو بھی انہوں نے دیکھا اور وہ بھی دیکھا جو اُس کے اندر ہے اور اُن کے لیے ساتوں زمینوں کو بھی کھولا گیا تو انہوں نے ان ساتوں کو دیکھا اور جو کچھ ان میں ہے سب دیکھ لیا۔(پھر فرمایا) محمدؐ کے ساتھ بھی اسی طرح کیا گیا جس طرح ابراھیمؑ کے ساتھ کیا گیا تھا اور مجھے بھی وہ

سب کچھ دکھایا گیا۔

حدیث ⑬ حدثنا احمد بن محمد، عن علی بن الحکم أو غیرہ، عن سیف بن عمیرۃ، عن حسان، عن ابی داود، عن بریدۃ قال: کنت جالسا مع رسول اللہ علیہ السلام و علیّ معہ اذ قال: یا علی، الم اشھدك معی سبع مواطن حتّی ذکر الموطن الرابع: لیلۃ الجمعۃ أُریت ملکوت السماوات ولأرض، فرفعت لی حتّی نظرت الی ما فیھا فاشتقت الیك، فدعوت اللہ فاذا انت معی، فلم أر من ذلك شیئاً الّا وقد رأیت۔

بریدہ نے بیان کیا کہ میں رسولؐ اللہ کے ساتھ بیٹھا تھا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آپؐ کے ساتھ تھے آپؐ نے فرمایا اے علیؑ! کیا تم میرے ساتھ سات مقامات پر نہیں تھے یہاں تک کہ چوتھے مقام پر شب جمعہ میں نے زمینوں اور آسمانوں کی بادشاہت دیکھی پس میرے لیے بلند کیا گیا یہاں تک کہ جو کچھ اِس میں تھا میں نے دیکھ لیا پس میں تیرا مشتاق ہوا تو میں نے اللہ سے دعا کی اور تم میرے ساتھ تھے پس جو چیز بھی میں نے دیکھی وہ تم نے بھی دیکھی۔

باب نمبر ﴿۲۲﴾

اللہ کا کُل علم ائمہؑ کے پاس ہے

حدیث ① حدّثنا محمّد بن عبد الحمید وأبوطالب جمیعاً، عن حنّان عن سدیر، عن أبي جعفر علیه السلام قال: ان اللهِ علماً عامّاً، وعلماً خاصّاً، فأمّا الخاصّ فالذی لم یطّلع علیه ملك مقرّب ولا نبی مرسل، وأمّا علمه العام الذی اطّلعت علیه الملائكة المقرّبون ولأنبیاء المرسلون (وقد وقع) ذلك كلّه الینا۔ ثمّ قال: أما تقرأ (وعِندَهُ عِلمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الغَیثَ وَیَعلَمُ مَا فِی الأَرحَامِ وَمَا تَدرِی نَفس مَّاذَا تَكسِبُ غَداً وَمَا تَدرِی نَفس بِأَیِّ أَرضٍ تَمُوتُ)۔

حنان بن سدیر نے امام ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ کا ایک علم عام ہے اور ایک علم خاص ہے پس جو خاص ہے اُس سے نہ ہی کوئی ملک مقرب مطلع ہوا، نہ ہی نبی مرسل مطلع ہوا اور جو اُس کا عام علم ہے اُس سے ملائکہ مقربین و انبیاء مرسلین کو مطلع کیا گیا اور ہمارے پاس اللہ کا کُل علم ہے۔ پھر فرمایا: کیا تم اللہ کی کتاب میں نہیں پڑھتے ﴿عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۖ﴾ ”یقیناً اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ نازل کرتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ کہ رحموں میں ہے اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا نہ

کوئی نفس جانتا ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا''۔ (لقمان۔ ۳۴)

حدیث ② حدثنا احمد بن محمد، عن ابن ابی عمیر۔ أو عمّن رواہ عن ابن ابی عمیر۔، عن جعفر بن عثمان، عن سماعة، عن أبی بصیر، ووهیب، عن أبی بصیر، عن أبی عبدالله علیه السلام قال: ان اللهِ علمین: علم مکنون مخزون لا یعلمه الّا هو، من ذلك یکون البداء، وعلم علّمه ملائکته ورسله وأنبیائه ونحن نعلمه۔

ابوبصیر اور وہیب نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ کے دو علم ہیں ایک علم مکنون ومخزون ہے جسے اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور اسی سے بداء کا تعلق ہے اور ایک علم وہ ہے جو اُس کے ملائکہ وانبیاء کے پاس ہے اور ہم بھی اُسے جانتے ہیں۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن اسماعیل، عن علی بن الحکم، عن ضریس، عن أبی جعفر علیه السلام قال: سمعته یقول: ان اللهِ علمین: علم مبذول و علم مکفوف، فأمّا المبذول فانّه لیس من شیء یعلمه الملائکة والرسل الّا ونحن نعلمه، وأمّا المکفوف فهو الذی عنده فی أُمّ الکتاب اذا خرج نفذ۔

ضریس نے امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ کے دو علم ہیں ایک علمِ مبذول اور ایک علمِ مکفوف۔ علم مبذول وہ علم ہے کہ جس علم میں کوئی شئی ایسی نہیں جس کا علم ملائکہ اور رسولوں کے پاس ہو مگر ہم اُسے جانتے ہیں اور مکفوف علم وہ ہے کہ جو اللہ نے ام الکتاب میں رکھا ہوا ہے جب وہ ام الکتاب سے نکلتا ہے تو نافذ ہوتا ہے۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد، عن الحسین بن سعید، عن القاسم بن

محمد، عن ابن أبي حمزة، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إن الله تبارك و تعالى قال لنبيّه: (فَتَوَلَّ عَنۡهُمۡ فَمَآ أَنتَ بِمَلُومٍ) اراد أن يعذّب أهل الأرض، ثمّ بدا اللهِ فنزلت الرحمة، فقال: (ذَكِّر) يا محمد (فَإِنَّ الذِّكۡرَىٰ تَنفَعُ الۡمُؤۡمِنِينَ) فرجعت من قابل، فقلت لأبي عبدالله عليه السلام: جعلت فداك، انّي حدّثت أصحابنا فقالوا: بدا للهِ ما لم يكن في علمه۔ قال: فقال أبو عبدالله عليه السلام: ان اللهِ علمين: علم عنده لم يُطلع عليه أحداً من خلقه، وعلم نبذه على ملائكته ورسله، فما نبذه الى ملائكته فقد انتهى الينا۔

ابوبصیر نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا آپؑ نے فرمایا: اللہ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا: ﴿فَتَوَلَّ عَنۡهُمۡ فَمَآ أَنتَ بِمَلُومٍ﴾ ''پس تم ان سے منہ پھیر لو پھر تو ملامت کیا ہوا نہیں ہے''۔ (ذاریات۔ ۵۴) فرمایا: اللہ نے اہل زمین کو عذاب دینے کا ارادہ کیا پھر اُس کے علم میں بداء واقع ہوا تو اُس نے رحمت نازل کی پھر اللہ نے فرمایا ﴿وَذَكِّرۡ فَإِنَّ الذِّكۡرَىٰ تَنفَعُ الۡمُؤۡمِنِينَ﴾ ''اور تُو نصیحت کرتا رہے پس یقیناً نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے''۔ (ذاریات۔ ۵۵) (ابوبصیر کہتے ہیں) میں نے امامؑ سے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں ہمارے اصحاب نے مجھ سے حدیث بیان کی ہے کہ اللہ نے وہ کیا جو اُس کے علم میں نہیں تھا۔ امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ کے دو علم ہیں ایک علم اُس کے پاس ہے جسے اُس نے اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظاہر نہیں کیا اور ایک علم وہ ہے جو اُس نے ملائکہ اور رسولوں کو دیا پس جو علم اللہ نے ملائکہ کو دیا ہے اُس کی انتہاء ہم تک ہوتی ہے۔

حديث ﴿۵﴾ حدثنا يعقوب بن يزيد و محمد بن الحسين، عن ابن ابي عمير، عن عمر بن أُذينة، عن فضيل بن يسار، عن أبي جعفر (عليه الصلاة

والسلام) قال: ان اللهِ علماً لا يعلمه غيره، وعلماً قد أعلمه ملائكته وأنبيائه ورسله، فنحن نعلمه، ثمّ أشار بيده الى صدره۔

فضیل بن یسار نے امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا آپؑ نے فرمایا: اللہ کا ایک علم وہ ہے جسے اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور ایک علم وہ ہے جو اُس نے اپنے ملائکہ، انبیاء اور رسولوں کو سکھایا اور ہم اسے جانتے ہیں پھر آپؑ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن الحسين، عن ابن سنان، عن عمّار بن مروان، عن جابر قال: قال أبو جعفر عليه السلام ان اللهِ علماً لا يعلمه الا هو، وعلماً يعلمه الملائكة المقرّبون والأنبياء المرسلون، فما كان من علم يعلمه الملائكة المقرّبون وأنبيائوه المرسلون فنحن نعلمه۔

جابر نے بیان کیا کہ امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ کا ایک علم وہ ہے جسے اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور ایک علم وہ ہے جسے ملائکہ مقربین اور انبیاء ورسل جانتے ہیں پس جو علم ملائکہ مقربین، انبیا ورسل جانتے ہیں اُسے ہم بھی جانتے ہیں۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن عبد الجبار، عن عبدالله الحجّال، عن ثعلبة، عن عبدالله بن هلال، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: ان اللهِ علماً لا يعلمه الّا هو، وله علم (يعلمه ملائكته و) أنبيائوه ورسله، فنحن نعلمه۔

عبداللہ بن ہلال نے امام ابوعبداللہ سے روایت کیا آپؑ نے فرمایا: اللہ کا ایک علم ایسا ہے جسے اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور ایک علم ایسا ہے جسے اس کے انبیا ورسول جانتے ہیں پس ہم بھی اُسے جانتے ہیں۔

حدیث ⑧ حدثنا ابراهيم بن هاشم، عن يحيى بن أبي عمران، عن يونس، عن بشير الدهان قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: ان الله علماً لا يعلمه أحد غيره، و علماً قد علمه ملائكته و رسله، فنحن نعلمه۔

بشیر الدہان نے روایت کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ کا ایک علم ایسا ہے جسے اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور ایک علم اس نے اپنے فرشتوں اور رسولوں کو سکھایا ہے اور ہم اُسے جانتے ہیں۔

حدیث ⑨ حدثنا أحمد بن محمد عن محمد بن سنان عن أبي الجارود عن الأصبغ بن نباتة قال سمعت أمير المؤمنين ع يقول إن لله علمين علم استأثر به في غيبه فلم يطلع عليه نبيا من أنبيائه و لا ملكا من ملائكته و ذلك قول الله تعالى (إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ ما فِي الْأَرْحامِ وَ ما تَدْرِي نَفْسٌ ما ذا تَكْسِبُ غَداً وَ ما تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْض تَمُوتُ) و له علم قد اطلع عليه ملائكته فما اطلع عليه ملائكته فقد اطلع عليه محمد و آله و ما اطلع عليه محمد و آله فقد أطلعني عليه (يعلمه الكبير منا الصغير) إلى أن تقوم الساعة.

اصبغ بن نباتہ نے بیان کیا کہ میں نے امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: اللہ تعالیٰ کے پاس دو طرح کے علم ہیں ایک وہ ہے جسے اُس نے اپنے غیب میں رکھا (یعنی علم غیب) پس وہ اس پر انبیاء میں سے کسی نبی کو مطلع نہیں کرتا اور نہ ملائکہ میں سے کسی مَلَک کو مطلع کرتا ہے اور یہی مطلب ہے اللہ کے اس فرمان کا ﴿عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ﴾ ''یقیناً اللہ تعالیٰ ہی

کے پاس قیامت کا علم ہے اور وہی مینہ نازل کرتا ہے اور وہی جانتا ہے جو کچھ کہ رحموں میں ہے اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا نہ کوئی نفس جانتا ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا''۔ (لقمان۔ ۳۴) اور اللہ کے پاس ایک علم وہ ہے جس پر اُس نے ملائکہ کو مطلع کر دیا اور جس پر ملائکہ کو مطلع کر دیا اس پر محمد علیہ الصلوۃ والسلام کو اور آپؐ کی آل علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی مطلع کر دیا پس جس کی اطلاع محمد علیہ الصلوۃ والسلام اور آپؐ کی آل علیہ الصلوۃ والسلام کو ہوگئی اس کی اطلاع مجھے بھی ہوگئی ہم سے بڑا چھوٹے کو بتا دیتا ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک ہوگا۔

حدیث ⑩ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن محمد بن إسماعيل عن علي بن النعمان عن سويد القلا عن أبي أيوب عن أبي بصير (عن أبي عبد الله ع) قال إن لله علمين علم لا يعلمه إلا هو و علم علمه ملائكته و رسله فما علمه ملائكته و رسله فنحن نعلمه

ابوبصیر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اللہ کے لیے دو علم ہیں ایک علم وہ ہے جس کو اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا مگر اللہ کا ایک اور علم بھی ہے جسے اُس کے فرشتے اور رسول جانتے ہیں پس جسے اس کے فرشتے اور رسول جانتے ہیں اسے ہم بھی جانتے ہیں۔

حدیث ⑪ حدثنا عبد الله بن عامر عن الربيع بن أبي الخطاب عن جعفر بن بشير عن ضريس عن أبي جعفر ع قال إن لله علمين علما مبذولا و علما مكفوفا فأما المبذول فإنه ليس من شيء تعلمه الملائكة و الرسل إلا نحن نعلمه و أمّا المكفوف فهو الذي عند الله في أم الكتاب.

ضریس نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے دو علم ہیں ایک علمِ مبذول اور ایک علمِ مکفوف۔ مبذول علم یہ ہے کہ ایسی کوئی شئی نہیں جس کا علم ملائکہ اور رسل رکھتے ہوں مگر یہ کہ اُس کا علم

ہم بھی رکھتے ہیں اور مکفوف علم اللہ کے پاس ام الکتاب میں ہے۔

حدیث ⑫ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن حنان الكندي عن أبيه عن أبي جعفر ع قال إن لله علما خاصا و علما عاما فأما علمه الخاص فالذي لم يطلع عليه ملائكته المقربون و أنبياؤه المرسلون و أما علمه العام (فانه علمه) الذي اطلع (عليه) ملائكته المقربون و أنبياؤه المرسلون فقد وقع علينا من رسول الله.

حنان الکندی نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اللہ کیلئے ایک خاص علم ہے اور ایک عام علم ہے خاص علم پر اُس نے اپنے مقرب فرشتوں اور مرسل انبیاء کو بھی مطلع نہیں فرمایا اور عام علم اس کا وہ علم ہے جس کی اپنے مقرب فرشتوں اور مرسل انبیاء کو اطلاع دی ہے وہ رسولؐ سے ہم تک پہنچا ہے۔

حدیث ⑬ حدثنا عبد الله بن محمد عن محمد بن الحسين عن عثمان بن عيسى عن سماعة عن أبي عبد الله ع قال إن لله علما علمه ملائكته و أنبياءه و رسله فنحن نعلمه (و علما) لم يطلع عليه أحد من خلق الله.

سماعہ نے روایت کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اللہ کا ایک علم وہ ہے جسے اُس کے فرشتے، انبیاء اور رسول جانتے ہیں تو ہم بھی اسے جانتے ہیں اور ایک علم وہ ہے جس پر مخلوق میں سے کوئی مطلع نہیں ہوسکتا۔

حدیث ⑭ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن حماد بن عيسى عن ربعي عن الفضيل بن يسار قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن لله

علمين علم علمه ملائكته و رسله و علم عنده لا يعلمه إلا هو فما كانت الملائكة و الرسل تعلمه فنحن نعلمه أو ما شاء الله من ذلك.

فضیل بن یسار نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: اللہ تعالیٰ کے دو علم ہیں ایک علم وہ ہے جسے اُس کے فرشتے اور رسول جانتے ہیں اور ایک علم وہ ہے جسے اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا پس جسے اُس کے فرشتے اور رسول جانتے ہیں اُسے ہم بھی جانتے ہیں یا اس سے جو اللہ چاہے وہ ہم جانتے ہیں۔

حدیث ⑮ حدثنا عبد الله بن محمد عن محمد بن الحسين أو غيره عن أحمد بن (عمر الحلبي) عن زيد بن معدل النميري عن عبد الله بن سنان عن (جابر عن) أبي جعفر ع قال إن لله علما لا يعلمه غيره و علما يعلمه الملائكة المقربون و أنبياؤه المرسلون و نحن نعلمه.

جابر نے روایت کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک علم وہ ہے جسے اُس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اور ایک علم وہ ہے جسے مقرب فرشتے اور مرسل انبیاء جانتے ہیں پس ہم بھی وہ جانتے ہیں۔

حدیث ⑯ حدثنا عبد الله بن جعفر عن محمد بن عيسى عن محمد بن أبي عمير عن ربعي عن عبد الله عن الفضيل بن يسار عن أبي عبد الله ع قال إن لله علما يعلمه ملائكته و أنبياءه و رسله ألا و نحن نعلمه و لله علم لا يعلم ملائكته و أنبياءه و رسله.

فضیل بن یسار نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: اللہ کا ایک علم وہ ہے جسے اُس کے ملائکہ، انبیاء اور رسول جانتے ہیں پس ہم بھی اسے جانتے ہیں اور ایک علم وہ ہے جسے اللہ ہی جانتا

ہے اُس کے ملائکہ، انبیاء اور رسولوں سے کوئی نہیں جانتا۔

حدیث ⑰ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن أبي عبد الله البرقي يرفع الحديث قال قال أبو عبد الله ع إن لله علمين علم تعلمه ملائكته و رسله و علم لا يعلم غيره فما كان مما يعلمه ملائكته و رسله فنحن نعلمه و ما خرج من العلم الذي لا يعلم غيره فإلينا يخرج.

ابراھیم بن ھاشم نے ابو عبداللہ برقی سے بیان کیا ہے وہ حدیث کو مرفوع بیان کرتے ہیں کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے دو علم ہیں ایک وہ علم ہے جسے اُس کے ملائکہ اور رسول جانتے ہیں اور ایک علم وہ ہے جسے اُس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا پس جس علم کو اُس کے ملائکہ اور رسول جانتے ہیں اُسے ہم بھی جانتے ہیں اور وہ علم جو اللہ کے اُس علم سے نکلے جسے اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا وہ ہماری طرف ہی نکلتا ہے۔

حدیث ⑱ حدثنا أحمد بن محمد عن البرقي عن الربيع الكاتب عن جعفر بن بشير قال (قال ضريس) سمعت أبا جعفر ع يقول إن لله علمين علم مبذول و علم مكنون فأما المبذول فإنه ليس من شيء تعلمه الملائكة و الرسل إلا نحن نعلمه و أما المكنون فهو الذي عند الله تبارك و تعالى في أم الكتاب إذا خرج نفذ.

ضریس نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: اللہ تعالیٰ کے دو علم ہیں ایک علمِ مبذول اور ایک علم مکنون۔ علم مبذول یہ ہے کہ کوئی شئی ایسی نہیں جس کا علم ملائکہ اور رسل رکھتے ہوں مگر یہ کہ اُس کا علم ہم بھی رکھتے ہیں اور علم مکنون وہ علم ہے جو اللہ کے پاس ام الکتاب میں ہے جب نکلتا ہے تو نافذ ہو جاتا ہے۔

نوادر

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن علی بن رئاب عن سدير قال سمعت حمران بن أعين يسأل (أبي جعفر ع) عن قول الله تعالى (بَدِيعُ السَّماواتِ وَ الْأَرْضِ) قال أبو جعفر إن الله ابتدع الأشياء كلها على غير مثال كان قبله و ابتدع السماوات و الأرضين و لم يكن قبلهن سماوات و (لا) أرضون أما تسمع (لقوله تعالى) (وَ كانَ عَرْشُهُ عَلَى الْماءِ)؟ فقال له حمران بن أعين أ رأيت قوله (عالِمُ الْغَيْبِ فَلا يُظْهِرُ عَلى غَيْبِهِ أَحَداً) فقال له أبو جعفر ع (إِلَّا مَنِ ارْتَضى مِنْ رَسُول (فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهِ رَصَداً)) و كان (محمد و الله) ممن ارتضى و أما قوله (عالِمُ الْغَيْبِ) فإن الله تبارك و تعالى عالم بما غاب عن خلقه فما يقدر من شيء و يقضيه في علمه (قبل أن يخلقه و قبل أن يقبضه إلى الملائكة) فذلك يا حمران علم موقوف عنده (غير مقضى لا يعلمه غيره) إليه فيه المشية فيقضيه إذا أراد و يبدو له فيه فلا يمضيه فأما العلم الذي يقدره الله (و يقضيه) و يمضيه فهو العلم الذي انتهى إلى (رسول الله ص) ثم إلينا.

سدیر نے بیان کیا کہ میں نے حمران بن اعین سے سنا وہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق پوچھ رہے تھے ﴿بَدِیۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ط﴾ ’’(وہی) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے‘‘۔(بقرہ۔۱۱۷) آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کو ازسرنو بغیر کسی پہلی مثال کے خلق کیا اور اُس نے آسمانوں اور زمینوں کو بھی بغیر مثال کے ازسرنو خلق کیا اس سے پہلے نہ زمینیں تھیں نہ آسمان۔کیا تم سنتے نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَّکَانَ عَرۡشُہٗ عَلَی الۡمَآءِ﴾ ’اور اُس کا عرش

پانی پر تھا''۔ (ھود۔ ۷) حمران بن اعین نے آپؑ سے عرض کیا اس آیت کے متعلق بتائیے جو اللہ نے فرمایا ﴿عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا﴾ ''وہ غیب کا جاننے والا ہے پر وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا''۔ (جن۔ ۲۶)۔ ابوجعفرؑ نے فرمایا ﴿اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا﴾ ''سوائے اس کے جسے اِس نے رسول میں سے مرتضٰی کیا پس یقیناً وہ اُس کے آگے اور اُس کے پیچھے نگہبان چلا دیتا ہے''۔ (جن۔ ۲۷) اس سے مراد اللہ کی قسم محمدؐ ہیں جنہیں اللہ نے مرتضٰی فرمایا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿عٰلِمُ الْغَيْبِ﴾ ''یعنی غیب جاننے والا'' اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے ہر غائب شئی کو جانتا ہے پس جس شئی کو اللہ نے مقدر کیا اسے خلق کرنے سے پہلے اپنے علم میں جاری کیا اور وہ فرشتوں تک پہنچانے سے قبل اللہ کے علم میں تھی۔ اے حمران! یہ علم اللہ کی عندیت میں موقوف ہے جس کی طرف اُس کی مشیت ہوتی ہے اُس کی طرف اس علم کو جاری کرتا ہے جب وہ ارادہ کرتا ہے تو اُس کی ابتداء کرتا ہے پس اس علم کو اللہ نے مقدر کر دیا یہ علم وہ ہے جو رسولؐ تک پہنچتا ہے اور رسول کے بعد ہم تک پہنچتا ہے۔

حدیث ② حدثنا عبد الله بن محمد عن الحسن بن محبوب بهذا الإسناد و زاده فيه فما يقدر من شيء و يقضيه في علمه (قبل) أن يخلقه و قبل أن (يقضيه في علمه أن يخلقه و قبل أن) يقضيه إلى ملائكته فذلك يا حمران علم مقدر موقوف عنده غير مقضي لا يعلمه غيره إليه فيه المشية فيقضيه إذا أراد إلى آخر الحديث۔

ہمیں عبداللہ بن محمد نے حسن بن محبوب سے اسی سند کے ساتھ بیان کیا اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ جو چیز قضا وقدر سے ہے اس کے علم میں پیدائش سے پہلے موجود ہے اور فرشتوں تک پہنچانے سے پہلے وہ اس کے علم میں ہے: اے حمران اللہ کے پاس ایک ایسا علم ہے جو مقدر اور موقوف ہے اس کے متعلق ابھی فیصلہ نہیں ہوا اِس کو اُس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اس میں اُسی کی مشیت ہے جب ارادہ کرتا ہے تو اس کا فیصلہ کر دیتا ہے۔

الجزءثالث

باب نمبر ﴿۱﴾

ائمہؑ کا بیان کہ وہ آدمؑ اور تمام علماء کے علم کے وارث ہوتے ہیں

حدیث ① (حدثنا أبو القاسم قال حدثنا محمد بن يحيى العطار قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار قال حدثنا) يعقوب بن يزيد عن محمد بن أبي عمير (عن ربعي عن عبد الله بن الجارود) عن الفضيل بن يسار قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن العلم الذي هبط مع آدم لم يرفع وإن العلم يتوارث و ما يموت منا عالم حتى يخلفه من أهله من يعلم علمه أو ما شاء الله.

فضیل بن یسار نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ کہتے ہوئے سنا: جو علم آدمؑ کے ساتھ اترا تھا اٹھایا نہیں گیا۔ علم کے وارث ہوتے ہیں اور ہم میں سے جو عالم بھی فوت ہوتا ہے اُس کے اھل اس کے وارث ہوتے ہیں جو اتنا ہی علم رکھتے ہیں یا جو اللہ چاہے۔

حدیث ② حدثنا محمد بن الحسين عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن حماد بن عثمان عن فضيل عن أبي جعفر ع قال كانت في علي عليه السلام سنة ألف نبي و قال إن العلم الذي نزل مع آدم لم يرفع و ما مات عالم فذهب علمه وإن العلم ليتوارث إن الأرض لا تبقى بغير عالم.

فضیل نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: علی علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات میں ہزار نبیوں کی سنت موجود ہے۔آپؑ نے یہ بھی فرمایا: جوعلم آدمؑ کے ساتھ اتارا گیا وہ اٹھایا نہیں گیا اور یہ نہیں کہ کوئی فوت ہو گیا تو اُس کا علم ختم ہو گیا یقیناً علم وراثتاً چلتا ہے اور زمین بغیر عالم کے باقی نہیں رہ سکتی۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن حماد (عن اخیه احمد بن حماد) عن إبراهيم بن عبد الحميد عن أبيه عن أبي الحسن (الأول ع) قال قلت له جعلت فداك (اخبرني عن) النبي ص ورث علم النبيين كلهم ؟ قال لي نعم قلت من لدن آدم إلى أن انتهى إلى نفسه؟ قال نعم قلت ورثهم النبوة و ما كان في آبائهم من النبوة و العلم ؟ قال ما بعث الله نبيا إلا و قد كان محمد ص أعلم منه قال قلت إن عيسى ابن مريم كان يحيي الموتى بإذن الله قال صدقت (قلت) و سليمان بن داود كان يفهم منطق الطير قال و كان رسول الله ص يقدر على هذه المنازل (قال، فقال إن سليمان بن داود قال للهدهد حين فقده و شك في أمره (راى امراً هاله فقال) (ما لِيَ لا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كانَ مِنَ الْغائِبِينَ) (و كانت المردة و الريح و النمل و الإنس و الجن و الشياطين له طائعين) و غضب عليه فقال (لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذاباً شَدِيداً أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطانٍ مُبِينٍ) و إنما غضب عليه لأنه كان يدله على الماء فهذا و هو طير قد أعطي ما لم يعط سليمان (و إنما أراده ليدله على الماء فهذا لم يعط سليمان و كانت) المردة له طائعين و لم يكن يعرف الماء تحت الهواء و كانت الطير تعرفه إن الله يقول في كتابه (وَ لَوْ أَنَّ قُرْآناً سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتى) فقد ورثنا نحن هذا القرآن ففيه ما نقطع به الجبال

و نقطع به البلدان و نحيي به الموتى بإذن الله و نحن نعرف ما تحت الهواء و إن كان في كتاب الله لآيات ما يراد بها أمر من الأمور التي أعطاه الله الماضين النبيين و المرسلين إلا و قد جعله الله ذلك كله لنا في أم الكتاب إن الله تبارك و تعالى يقول(في كتابه) (وَ ما مِنْ غائِبَةٍ فِي السَّماءِ وَ الْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتابٍ مُبِينٍ) ثم قال (جل و عز) (ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنا مِنْ عِبادِنا) فنحن الذين اصطفينا الله (فقد ورثنا) علم هذا القرآن الذي فيه تبيان كل شيء.

ابراھیم بن عبدالحمید نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے وہ کہتے ہیں میں نے ابو الحسن اول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں آپؑ مجھے محمد رسولؐ اللہ کے متعلق بتائیں کہ وہ تمام انبیاء کے علم کے وارث ہوئے۔آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا آدمؑ سے آپؑ کی اپنی ذات تک؟۔آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: آپؐ کی وراثت نبوت بنی اور جو بھی آپؐ کے آباء میں نبوت اور علم تھا؟۔آپؑ نے فرمایا جتنے بھی نبی آئے ہیں محمدؐ ان سب سے زیادہ عالم تھے۔ میں نے کہا: عیسیٰ بن مریم مردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کرتے تھے؟۔آپؑ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔ میں نے کہا سلیمانؑ پرندوں کی بولی سمجھتے تھے۔آپؑ نے فرمایا: آپؐ ان سب منازل پر قادر و فائز تھے۔پھر آپؑ نے فرمایا: سلیمان بن داوٗدؑ نے جب ھُدھُد کو نہیں پایا تو اس کے معاملے میں شک کیا اور جب ہولناک معاملہ دیکھا تو کہنے لگے ﴿مَا لِيَ لَآ أَرَى الْهُدْهُدَ ۖ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِينَ﴾ ”مجھے کیا ہے کہ میں ھُدھُد کو نہیں دیکھتا کیا وہ غیر حاضروں میں سے ہے“۔ (نمل۔۲۰) آپؑ نے فرمایا: اور سرکش جن، ہوا، چیونٹیاں، جن و انس اور شیاطین ان کے تابع تھے سلیمانؑ ان پر ناراض ہوئے اور فرمانے لگے ﴿لَأُعَذِّبَنَّهُۥ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَا۟ذْبَحَنَّهُۥٓ أَوْ

لَيَاْتِيَنِّىْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ﴾ ''میں ضرور اُسے سخت عذاب کی سزا دوں گا یا میں ضرور اُس کو ذبح کر ڈالوں گا یا ضرور ہے کہ وہ میرے پاس (غیر حاضری کی) کھلی دلیل لائے''۔ (نمل۔۲۱) وہ اس پر اس لیے ناراض ہوئے کہ وہ ان کو پانی کی اطلاع کرتا تھا۔ یہ چیز ھُدھُد کے پرندہ ہونے کے باوجود اسے مل گئی مگر سلیمانؑ کو نہیں مل سکی۔ سلیمانؑ نے اس کا ارادہ اس لیے کیا تھا کہ وہ انہیں پانی کی خبر دیتا تھا یہ چیز سلیمانؑ کو حاصل نہیں تھی حالانکہ بڑے سرکش جن ان کے تابع تھے مگر وہ ہوا کے نیچے پانی کا پتہ نہیں جانتے تھے جبکہ ھُدھُد اس بات کو جانتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے ﴿وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى﴾ ''اور اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا جس سے پہاڑ چلائے جاتے یا اس سے زمین (آناً فاناً) قطع کی جاتی یا اُس کے ذریعے سے مُردوں سے باتیں کرائی جاتیں''۔ (رعد۔ ۳۱)۔فرمایا: بے شک ہم اس قرآن کے وارث ہوئے اور اس (قرآن) میں وہ بھی ہے جس کے ساتھ ہم پہاڑوں کو کاٹ سکتے ہیں اور شہروں کو بھی کاٹ سکتے ہیں اور مردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کر سکتے ہیں اور ہم وہ سب جانتے ہیں جو کچھ ہوا کے نیچے ہے اگرچہ اللہ کی کتاب میں وہ آیات ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کسی بھی اَمر کا ارادہ کرتا ہے جو اس نے ماضی میں نبیوں کو اور رسولوں کو عطاء کیا ہے اور ان سب چیزوں کو ہمارے لیے بھی ام الکتاب میں رکھ دیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے ﴿وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ﴾ ''اور آسمانوں اور زمین کی غائب چیزوں میں سے کوئی بھی ایسی نہیں مگر یہ کہ وہ کتابِ مبین میں ہے''۔ (نمل۔۷۵) پھر اللہ عزوجل نے فرمایا ﴿ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا﴾ ''پھر ہم نے کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے مصطفیٰ کیا''۔ (فاطر۔ ۳۲) پس ہم ہی ہیں جنہیں اللہ نے چن لیا اور ہم ہی اس قرآن کے علم کے وارث ہیں جس میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے۔

حدیث ④ حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عیسی عن حریز عن زرارة عن أبي جعفر ع (قال) إن العلم الذي لم يزل مع آدم لم يرفع و العلم يتوارث و كان علي عالم هذه الأمة و إنه لن يهلك منا عالم إلا خلفه من أهله من يعلم مثل علمه أو ما شاء الله.

زرارہ نے بیان کیا کہ امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جو علم ہمیشہ آدمؑ کے ساتھ رہا وہ اٹھایا نہیں گیا اور علم وراثتاً چلتا ہے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امت کے عالم تھے ہم میں سے کوئی عالم بھی شہید ہو جائے تو اس کے اہل سے اس کا جانشین وہ شخص ہوتا ہے جو اس جیسا عالم ہو یا جتنا اللہ چاہے۔

حدیث ⑤ حدثنا العباس عن حماد بن عیسی عن حریز عن فضیل بن یسار عن أبي جعفر مثله

ہمیں عباس نے حماد بن عیسٰی سے بیان کیا کہ حریز نے فضیل بن یسار سے بیان کیا کہ امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی طرح فرمایا ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا يعقوب بن يزيد عن الحسن بن علي بن فضال قال حدثنا محمد بن القاسم عن أبيه عن فضيل بن يسار قال سمعت أبا جعفر ع يقول إن العلم الذي نزل مع آدم على حاله و ليس يمضي منا عالم إلا خلفه من يعلم علمه (و) كان علي عالم هذه الأمة.

فضیل بن یسار نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا: وہ علم جو آدمؑ کے ساتھ اترا وہ اپنے حال پر ہے اور ہم میں سے جو عالم بھی یہاں سے جاتا ہے اس کے پیچھے اس کا خلیفہ وہ شخص بنتا ہے جو اس جیسا عالم ہو اور علیؑ اس امت کے عالم تھے۔

حدیث ⑦ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن عمر بن أبان قال سمعت أبا جعفر ع يقول العلم الذى نزل مع آدم ما رفع و ما مات عالم فذهب علمه.

عمر بن ابان نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: جو علم آدمؑ کے ساتھ نازل ہوا وہ اٹھایا نہیں گیا اور کوئی عالم فوت ہو جائے تو اس کا علم چلا نہیں جاتا۔

حدیث ⑧ حدثنا بعض أصحابنا عن السندى بن الربيع عن محمد بن القاسم عن أبيه عن الفضيل بن يسار عن أبي جعفر ع قال قال يا فضيل إن العلم الذى هبط مع آدم لم يرفع و إن العلم ليتوارث إنه لن يهلك منّا عالم إلا خلفه من أهله من يعلم علمه و العلم يتوارث.

فضیل بن یسار نے روایت کیا کہ امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے فضیل! بے شک جو علم آدمؑ کے ساتھ نازل ہوا وہ اپنے حال پر رہا اٹھایا نہیں گیا اور علم وراثتاً چلتا رہا اور ہم میں جو عالم بھی شہید ہوتا ہے اس کے اہل سے اس کا جانشین وہ ہوتا ہے جو اس جیسا عالم ہو اور علم کی وراثت ہوتی ہے۔

حدیث ⑨ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن أبي عمران عن يونس عن الحرث بن المغيرة قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن العلم الذى نزل مع آدم لم يرفع و ما مات عالم إلا و قد ورث علمه إن الأرض لا تبقى بغير عالم

حارث بن مغیرہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: وہ علم جو آدمؑ کے ساتھ نازل ہوا وہ اٹھایا نہیں گیا اور جو عالم بھی فوت ہوا تو اس کے علم کا کوئی نہ کوئی وارث ضرور بنا زمین بغیر

عالم کے باقی نہیں رہتی۔

حدیث ⑩ حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عیسی عن ربعی عن الفضیل عن أبي جعفر ع قال إن العلم الذی هبط مع آدم لم یرفع و العلم یتوارث و إن علیا ع عالم هذه الأمة و إنه لم یمت منا عالم إلا خلف من بعده من یعلم مثل علمه أو ما شاء الله.

فضیل نے بیان کیا کہ امام ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: جو علم آدمؑ کے ساتھ نازل ہوا وہ اٹھایا نہیں گیا علم وراثتاً چلتا ہے اور علی علیہ الصلوۃ والسلام اس امت کے عالم ہیں ہم میں جو عالم بھی فوت ہوتا ہے اس کا جانشین اس کے بعد اس جیسا عالم ہوجاتا ہے یا جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔

حدیث ⑪ حدثنا محمد بن الحسین، عن صفوان، عن ابن مسکان، عن حجر ابن زائدة، عن حمران قال: سمعت الشیخ (یعنی أبا جعفر علیه السلام) یقول: العلم الذی لم یزل مع آدم ما رُفع، و ما مات عالم ذهب علمه۔

حمران نے روایت کیا کہ میں نے امام ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا: جو علم آدمؑ کے پاس تھا اسے اٹھایا نہیں گیا اور کوئی ایسا عالم نہیں مرا کہ اس کے مرنے کے ساتھ ہی اس کا علم اٹھالیا جائے۔

حدیث ⑫ حدثنا أحمد بن محمد عن علی بن النعمان عن بعض الصادقین یرفعه إلی جعفر قال قال أبو جعفر ع یمصون الثماد و یدعون النهر العظیم قیل له و ما النهر العظیم قیل له و ما النهر العظیم؟ قال رسول الله ص و العلم الذی آتاه الله إن الله جمع لمحمد ص سنن النبیین من آدم هلم جرا إلی محمد قیل له و ما تلك السنن؟ قال علم النبیین بأسره إن الله جمع

لمحمد ص علم النبيين بأسره و إن رسول الله صير ذلك كله عند أمير المؤمنين ع فقال له الرجل يا ابن رسول الله ص فأمير المؤمنين أعلم أو بعض النبيين؟ فقال أبو جعفر ع اسمعوا ما نقول إن الله يفتح مسامع من يشاء إني حدثت أن الله جمع لمحمد ص علم النبيين و أنه جعل ذلك كله عند أمير المؤمنين و هو يسألني هو أعلم أم بعض النبيين.

علی بن النعمان نے بیان کیا کہ بعض صادقین امام جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مرفوع بیان کرتے ہیں کہ امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: یہ لوگ تھوڑے پانی کو لیتے ہیں اور نہرِ عظیم کو چھوڑ دیتے ہیں۔ میں نے پوچھا: نہرِ عظیم کیا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: رسولؐ اور جو اللہ نے آپ کو علم دیا۔اللہ تعالیٰ نے آدمؑ سے لے کر آپؐ تک تمام نبیوں کی سنت کو محمدؐ کے لیے جمع کر دیا۔(راوی کہتا ہے) یہ سنتیں کیا ہیں؟۔فرمایا: تمام انبیاء کا علم مراد ہے۔اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کیلئے تمام انبیاء کا علم جمع کر دیا اور نبیؐ نے یہ سارا علم امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے جمع کر دیا۔اس شخص نے کہا: یا ابن رسولؐ اللہ! امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑے عالم ہیں یا کوئی نبی؟۔ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جو ہم کہتے ہیں وہ سنو اللہ تعالیٰ جس کے کان چاہتا ہے کھول دیتا ہے میں نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کے لیے تمام انبیاء کا علم جمع کر دیا اور انہوں نے وہ سارا علم امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کر دیا پھر وہ مجھ سے پوچھتا ہے کہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑے عالم ہیں یا بعض انبیاء۔

حدیث ۱۳ حدثنا محمد بن الحسين عن ابن سنان عن عمار بن مروان عن جابر عن أبي جعفر ع قال (قد) أعطى الله محمدا ص مثل ما أعطى آدم ع فمن دونه من الأوصياء كلهم يا جابر هل يعرفون ذلك؟.

جابر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو وہ کچھ دیا جو آدمؑ اور ان کے علاوہ

تمام انبیاء کو دیا اے جابر! کیا یہ جانتے ہیں؟۔

حدیث ⑭ حدثنا عبد الله بن جعفر عن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن (عمر بن أبان) عن حمران عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول إن العلم الذي نزل مع آدم ما رفع و ما مات عالم فذهب علمه.

حمران نے بیان کیا وہ کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو فرماتے سنا: جو علم آدمؑ کے ساتھ نازل ہوا وہ اٹھایا نہیں گیا اور جو بھی عالم فوت ہوا اسکا علم دنیا سے گیا نہیں۔

باب نمبر (۲)

علماء کا بیان کہ وہ ایک دوسرے کے علم کے وارث ہوتے ہیں اور علم ان کے پاس سے جاتا نہیں ہے

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن البرقي عن نضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن عبد الحميد الطائي عن محمد بن مسلم قال قال أبو جعفر ع إن العلم يتوارث ولا يموت عالم إلا ترك من يعلم مثل علمه أو ما شاء الله.

محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا علم وراثتاً چلتا ہے اور عالم جب دنیا سے فوت ہوتا ہے تو پیچھے ایک عالم چھوڑ کر جاتا ہے جو اس جیسا عالم ہوتا ہے یا جتنا اللہ چاہے۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن بريد بن معاوية العجلي عن محمد بن مسلم عن أبي عبد الله ع قال إن عليا كان عالما وإن العلم يتوارث ولن يهلك عالم إلا بقي من بعده من يعلم مثل علمه أو ما شاء الله.

محمد بن مسلم نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا آپؑ نے فرمایا: علی علیہ الصلوٰۃ والسلام عالم تھے اور علم وراثتاً چلتا ہے جو عالم بھی دنیا سے جاتا ہے تو اس کے بعد اس جیسا عالم باقی رہتا ہے یا جتنا اللہ چاہے۔

حدیث ③ حدثنا عبد الله بن موسى عن الحسن بن موسى الخشاب

عن محمد بن سالم عن العلاء عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر ع قال (كان) علي ع عالم هذه الأمة و العلم يتوارث و ليس يهلك هالك منهم حتى يؤتى من أهله من يعلم مثل علمه.

محمد بن مسلم نے بیان کیا محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: علی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امت کے عالم تھے اور علم وراثتاً چلتا ہے کوئی دنیا سے جانے والا جب دنیا سے جاتا ہے تو اس جیسا عالم اس کے اہل سے پیچھے اس کا جانشین ہوتا ہے۔

حدیث ۴ حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عيسى عن عمر بن يزيد (قال) قال أبو جعفر ع إن عليا ع (قال) عالم هذه الأمة و العلم يتوارث و لا يهلك أحد منا إلا ترك من أهله من يعلم مثل علمه أو ما شاء الله.

عمر بن یزید نے امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: علی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امت کے عالم تھے اور علم وراثتاً چلتا ہے ہم میں سے کوئی دنیا سے جاتا ہے تو اپنے پیچھے اپنے اہل میں سے کسی کو جانشین بنا کر جاتا ہے جو اس جیسا عالم ہوتا ہے یا جو اللہ چاہے۔

باب نمبر ﴿۳﴾

ائمہؑ اولی العزم اور تمام انبیاء کے علم کے وارث ہوتے ہیں اور وہ زمین میں اللہ کے امین ہوتے ہیں

حدیث ① حدثنا عبد الله بن عامر عن عبد الرحمن بن أبي نجران قال كتب أبو الحسن الرضا ع (رسالة و أقرأنيها) قال قال علي بن الحسين ع إن محمدا ص كان أمين الله في أرضه فلما قبض محمد ص كنا أهل البيت ورثته و نحن أمناء الله في أرضه عندنا علم (البلايا و المنايا) و أنساب العرب و مولد الإسلام و إنا لنعرف الرجل إذا رأيناه بحقيقة الإيمان و حقيقة النفاق و إن شيعتنا لمكتوبون بأسمائهم و أسماء آبائهم أخذ الله علينا و عليهم الميثاق يردون موردنا و يدخلون مدخلنا نحن النجباء و أفراطنا أفراط الأنبياء و نحن أبناء الأوصياء و نحن المخصوصون في كتاب الله و نحن أولى الناس بالله و نحن أولى الناس بكتاب الله و نحن أولى الناس بدين الله و نحن الذين شرع لنا دينه فقال في كتابه (شَرَعَ لَكُمْ) يا آل محمد (مِنَ الدِّينِ ما وَصّى بِهِ نُوحاً) و قد وصانا بما أوصى به نوحا (وَ الَّذِي أَوْحَيْنا إِلَيْكَ) يا محمد (وَ ما وَصَّيْنا بِهِ إِبْراهِيمَ وَ مُوسى وَ عِيسى) (و اسماعيل) و إسحاق و يعقوب فقد

علمنا و بلغنا ما علمنا و استودعنا علمهم نحن ورثة الأنبياء و نحن ورثة أولي العزم من الرسل (أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ) يا آل محمد (وَ لا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ) و كونوا على جماعة (كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ) من أشرك بولاية علي (ما تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ) من ولاية علي إن اللهُ يا محمد (يَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ) من يجيبك إلى ولاية علي ع.

عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ امام ابوالحسن الرضا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے ایک خط لکھا میں نے اُسے پڑھا (اس میں درج تھا) ''علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: محمدؐ اللہ کے امین ہیں جب اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو اپنے پاس بلالیا تو ہم اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام آپؐ کے وارث بنے پس ہم ہی اللہ کی زمین میں امین اللہ ہیں ہمارے پاس ہی علم منایا اور علم بلایا ہے ہمارے پاس ہی انساب العرب اور مولد السلام ہے اور ہم جب آدمی کو دیکھتے ہیں تو پہچان لیتے ہیں کہ کیا حقیقت ایمان والا ہے یا حقیقت نفاق والا اور ہمارے پاس ہمارے شیعوں کے نام اور اُن کے آباء کے نام لکھے ہوئے ہیں اللہ نے ہم سے اور ان سے پختہ وعدہ لیا ہے وہ ہمارے گھاٹ پر اترتے ہیں اور ہمارے پاس آتے ہیں ہم نجیب ہیں ہماری اولاد انبیاء کی اولاد ہے اور ہم اوصیاء کی اولاد ہیں ہم اللہ کی کتاب میں مخصوص لوگ ہیں۔ ہم تمام لوگوں سے زیادہ اللہ کے اور اس کی کتاب کے قریب ہیں ہم تمام لوگوں سے زیادہ اللہ کے دین کے قریب ہیں ہم ہی ہیں کہ اللہ نے ہمارے لئے اپنے دین کی شریعت قرار دی چنانچہ فرمایا ﴿شَرَعَ لَكُمْ﴾ ''اس نے تمھارے لئے شریعت قرار دی''۔ (شوریٰ۔ ۱۳) اے آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ پھر فرمایا ﴿مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا﴾ ''دین میں سے جس کی وصیت اس نے نوح کو کی تھی''۔ (شوریٰ۔ ۱۳) اللہ نے ہمیں وہ وصیت کی جو نوح کو کی تھی۔ پھر فرمایا ﴿وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ﴾ ''اور جسے ہم نے تیری طرف وحی کیا''۔ (شوریٰ۔ ۱۳) اے محمدؐ۔ ﴿وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ

﴿اِبۡرٰهِيۡمَ وَمُوۡسٰى وَعِيۡسٰٓى﴾ ”اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو کی تھی“۔ (شوریٰ۔ ۱۳) اور اسحقؑ اور یعقوبؑ کو بھی وصیت کی پس ہمیں سکھایا اور پہنچایا جو کچھ سکھایا اور ہمارے پاس ان کا علم امانتاً رکھا گیا ہم انبیاء کے وارث ہیں اور ہم اولی العزم رسولوں کے وارث ہیں ﴿اَنۡ اَقِيۡمُوا الدِّيۡنَ﴾ ”کہ تم دین کو قائم رکھو“۔ (شوریٰ۔ ۱۳) اے آلِ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اور فرمایا ﴿وَلَا تَتَفَرَّقُوۡا فِيۡهِ﴾ ”اور اس میں تم متفرق نہ ہو“۔ (شوریٰ۔ ۱۳) فرمایا: ایک جماعت پر ہو جاؤ ﴿كَبُرَ عَلَى الۡمُشۡرِكِيۡنَ﴾ ”مشرکین پر وہ امر نہایت گراں گزرا“۔ (شوریٰ۔ ۱۳) فرمایا: جس نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت میں شرک کیا ﴿مَا تَدۡعُوۡهُمۡ اِلَيۡهِ﴾ ”جس کی طرف آپؐ انہیں بلاتے ہیں“۔ (شوریٰ۔ ۱۳) فرمایا: ولایتِ علیؑ سے اے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ﴿وَيَهۡدِىۡۤ اِلَيۡهِ مَنۡ يُّنِيۡبُ﴾ ”اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے وہ اسے اپنا راستہ دکھا دیتا ہے“۔ (شوریٰ۔ ۱۳) فرمایا: جو تیری بات یعنی ولایتِ علیؑ قبول کرے“۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن الحسين عن أبيه عن عمرو بن ميمون عن (عمار ابن) مروان عن أبي جعفر ع قال إن محمدا ص كان أمين الله في أرضه فلما قبضه الله كنا أهل البيت ورثته فنحن أمناء الله في أرضه عندنا علم المنايا و البلايا و أنساب العرب و فصل الخطاب و مولد الإسلام (ثم) قال (شَرَعَ لَكُمۡ) يا آل محمد (مِنَ الدِّينِ ما وَصّى بِهِ نُوحاً وَ الَّذِي أَوحَينَا الَيكَ) يا محمد (وَمَا وَصَّينَا بِهِ إِبرَاهِيمَ وَ مُوسى وَعِيسى) فقد علمنا و بلغنا ما علمنا و استودعنا علمه (نحن ورثة الانبيا) ونحن ورثة أولى العزم من الرسل (أَنۡ أَقِيمُوا) الصلاة (و الدِّينِ) يا آل محمد (وَ لا تَتَفَرَّقُوا) و كونوا على جماعة (كَبُرَ عَلَى الۡمُشۡرِكِينَ) (بولاية على عليه السلام) (وما تَدۡعُوهُمۡ إِلَيۡهِ) (ان الله يا محمد

یھدی(مَن یَشَآءُ وَیَھدِی اِلَیہِ مَن یُنِیبُ)من اجابك الی مادعوته الیه).

عمار ابن مروان نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: محمدؐ اللہ کی زمین پر اس کے امین تھے جب اللہ نے انہیں اپنے پاس بلالیا تو ہم اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام آپؐ کے وارث ہو گئے ہم ہی اللہ کی زمین پر اس کے امین ہیں ہمارے پاس علم منایا و بلایا ہے اور انساب العرب اور فصل الخطاب اور مولد الاسلام کا علم ہے۔ پھر فرمایا ﴿شَرَعَ لَکُمۡ﴾ ''اس نے تمھارے لئے شریعت قرار دی''۔ (شوریٰ۔ ۱۳) یا آلِ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ﴿مِّنَ الدِّیۡنِ مَا وَصّٰی بِہٖ نُوۡحًا وَّالَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ﴾ ''دین میں سے جس کی وصیت اس نے نوح کو کی تھی اور جسے ہم نے تیری طرف وحی کیا''۔ (شوریٰ۔ ۱۳) اے محمدؐ ﴿وَمَا وَصَّیۡنَا بِہٖۤ اِبۡرٰہِیۡمَ وَمُوۡسٰی وَعِیۡسٰۤی﴾ ''اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو کی تھی''۔ (شوریٰ۔ ۱۳) فرمایا: اللہ نے ہمیں سکھایا اور پہنچایا جو کچھ بھی سکھایا اور اپنا علم ہمارے پاس امانتاً رکھا ہم انبیاء کے وارث ہیں اور ہم اولی العزم رسولوں کے بھی وارث ہیں۔(أَنْ أَقِيمُوا الصلاة) ''نماز قائم کرو'' (و الدِّينِ) ''اور دین کو بھی'' اے آلِ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ﴿وَلَا تَتَفَرَّقُوۡا﴾ ''اور اس میں تم متفرق نہ ہو''۔ (شوریٰ۔ ۱۳) اور ایک جماعت پر ہو جاؤ۔ اللہ فرماتا ہے ﴿کَبُرَ عَلَی الۡمُشۡرِکِیۡنَ﴾ ''مشرکین پر وہ امر نہایت گراں گزرا''۔ (شوریٰ۔ ۱۳) فرمایا: جو لوگ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت کے ساتھ شرک کرنے والے ہیں ان پر وہ چیز بہت بھاری ہے ﴿مَا تَدۡعُوۡہُمۡ اِلَیۡہِ ؕ﴾ ''جس کی طرف آپؐ انہیں بلاتے ہیں''۔ (شوریٰ۔ ۱۳) اے محمدؐ۔ اللہ تعالیٰ ﴿مَنۡ یَّشَآءُ وَیَہۡدِیۡۤ اِلَیۡہِ مَنۡ یُّنِیۡبُ﴾ ''جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے وہ اسے اپنا راستہ دکھا دیتا ہے''۔ (شوریٰ۔ ۱۳) جو شخص آپؐ کی دعوت یعنی ولایت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسی کو ہدایت دیتا ہے۔

حدیث ۳ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن عبد العزيز بن المهتدی

عن عبد الله بن جندب أنه كتب إليه أبو الحسن الرضا ع أما بعد فإن محمدا كان أمين الله فى أرضه فلما قبض كنا أهل البيت ورثته فنحن أمناء الله فى أرضه عندنا علم المنايا و البلايا و أنساب العرب و مولد الإسلام و إنا لنعرف الرجل إذا رأيناه بحقيقة الإيمان و حقيقة النفاق و إن شيعتنا لمكتوبون بأسمائهم و أسماء آبائهم أخذ الله علينا و عليهم الميثاق يردون موردنا و يدخلون مدخلنا ليس على ملة الإسلام غيرنا و غيرهم نحن النجباء و نحن أفراط الأنبياء و نحن أبناء الأوصياء و نحن المخصوصون فى كتاب الله و نحن أولى الناس برسول الله ص و نحن الذين شرع لنا دينه و قال فى كتابه (شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ ما وَصّى بِهِ نُوحاً وَ الَّذِي أَوْحَيْنا إِلَيْكَ) يا محمد (وَ ما وَصَّيْنا بِهِ إِبْراهِيمَ وَ مُوسى وَ عِيسى) فقد علمنا و بلغنا ما علمنا و استودعنا علمهم و نحن ورثة الأنبياء و نحن ورثة أولى العزم من الرسل (أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَ لا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ) من أشرك بولاية على ما تدعوا من الله من ولاية على إن الله يا محمد (يهدى إليه (من ينيب)) من يجيبك إلى ولاية على ع.

عبداللہ بن جندب نے بیان کیا انہیں ابوالحسن الرضا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا: ''امابعد پس محمدؐ اللہ تعالیٰ کی زمین پر اُس کے امین تھے جب اللہ نے انہیں اپنے پاس بلالیا تو ہم اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام آپؐ کے وارث بنے پس ہم اللہ کی زمین پر اُس کے امین ہیں ہمارے پاس علم منایا، علم بلایا، انساب العرب اور مولد الاسلام کا علم ہے ہم آدمی کو دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں کہ وہ حقیقتِ ایمان والا ہے یا حقیقتِ نفاق والا ہے ہمارے پاس ہمارے شیعوں کے اور اُن کے آباء کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ اللہ نے ہم

سے وعدہ لیا ہے اور ان سے بھی وعدہ لیا ہے وہ ہمارے گھاٹ پر اترتے ہیں اور ہماری جگہ آتے ہیں ہمارے اور ان کے علاوہ ملتِ اسلامی پر اور کوئی نہیں۔ ہم نجباء ہیں ہم انبیاء کی اولاد ہیں اور ہم اوصیاء کی اولاد ہیں ہم اللہ کی کتاب میں مخصوص ہیں ہم رسولؐ کے زیادہ قریب ہیں اور ہمارے لیے اُس نے دین میں سے شریعت قرار دی اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے ﴿شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ﴾ ''اس نے تمھارے لئے شریعت قرار دی دین میں سے جس کی وصیت اس نے نوح کو کی تھی اور جسے ہم نے تیری طرف وحی کیا''۔ (شوریٰ۔ ۱۳) اے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ﴿وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى﴾ ''اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو کی تھی''۔ (شوریٰ۔ ۱۳)۔ اس نے ہمیں یہ دین سکھایا اور پہنچایا جس کو ہم نے جان لیا اور ہم نے ان کا علم اپنے پاس اماناً رکھا ہے ہم انبیاء اور اولی العزم رسولوں کے وارث ہیں ﴿اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ﴾ ''کہ تم دین کو قائم رکھو اور اس میں تم متفرق نہ ہو مشرکین پر وہ امر نہایت گراں گزرا''۔ (شوریٰ۔ ۱۳) فرمایا: جو لوگ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت میں شرک کرتے ہیں ان پر آپؑ کی دعوت نہایت گراں گزرتی ہے۔ ﴿وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ﴾ ''اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے وہ اسے اپنی ہدایت دکھا دیتا ہے''۔ (شوریٰ۔ ۱۳) یعنی: جو ولایتِ علیؑ کو قبول کرتا ہے اللہ اسے ہدایت دیتا ہے''۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن هارون عن موسى بن يعلى عن موسى بن القاسم قال قال علي بن الحسين ع إن محمدا ص كان أمين الله في أرضه فلما قبض محمد كنا أهل البيت ورثته فنحن أمناء الله في أرضه عندنا علم المنايا و البلايا و أنساب العرب و مولد الإسلام و إن شيعتنا لمكتوبون بأسمائهم و أسماء آبائهم نحن النجباء و نحن أفراط الأنبياء و نحن أبناء

الأوصياء و نحن المخصوصون فی کتاب اللہ و نحن أولی الناس بکتاب اللہ و نحن أولی الناس بدین اللہ نحن الذین شرع لنا دینہ و قال فی کتابہ (شَرَعَ لَكُمْ) یا(آل) محمد (مِنَ الدِّينِ ما وَصّٰى بِهِ نُوحاً) (فقدوصانا بما وصی بہ نوحاً) (وَ الَّذِي أَوْحَيْنا إِلَيْكَ) یا محمد (وَ ما وَصَّيْنا بِهِ إِبْراهِيمَ وَ مُوسى وَ عِيسى) فقد علمنا و بلغنا ما علمنا و استودعنا علمهم نحن ورثة الأنبياء و نحن ورثة أولی العزم من الرسل (أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ) یا آل محمد (وَ لا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ) و کونوا علی جماعة (كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ) من أشرك (بولایته علی) (ما تدعوهم إليه) من ولاية علی (ان اللہ یا محمد)(يَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ) من یجیبك إلی ولاية علی ع.

موسیٰ بن قاسم نے بیان کیا کہ علی بن الحسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: محمدؐ اللہ کی زمین پر اس کے امین تھے اللہ تعالیٰ نے جب محمدؐ کو اپنے پاس بلالیا تو ہم اھل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام آپؐ کے وارث ہوئے اس لیے ہم اللہ کی زمین پر اُس کے امین ہیں ہمارے پاس علم منایا وعلم بلایا ہے اور انساب العرب اور مولد الاسلام کا علم بھی ہے ہمارے پاس ہمارے شیعوں کے نام اور ان کے آباء کے نام لکھے ہوتے ہیں ہم نجباء ہیں ہم انبیاء کی اولاد ہیں ہم اوصیاء کی اولاد ہیں ہم اللہ کی کتاب میں مخصوص ہیں اور ہم اللہ کی کتاب کے تمام لوگوں سے زیادہ قریب ہیں ہم اللہ کے دین کے بھی زیادہ قریب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے دین میں سے شریعت کو قرار دیا چنانچہ اسی کتاب میں فرمایا ﴿شَرَعَ لَكُمْ﴾ ''اس نے تمھارے لئے شریعت قرار دی''۔ (شوریٰ۔ ۱۳) اے آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ﴿مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا﴾ ''دین میں سے جس کی وصیت اس نے نوح کو کی تھی''۔ (شوریٰ۔ ۱۳) پھر ہمیں وہ وصیت فرمائی جو نوحؑ کو فرمائی ﴿وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ﴾ ''اور جسے ہم

نے تیری طرف وحی کیا''۔ (شوریٰ۔ ۱۳)اے محمدؐ﴿وَمَا وَصَّيْنَا بِهِۦٓ إِبْرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰٓ﴾''اور جس کی وصیت ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو کی تھی''۔ (شوریٰ۔ ۱۳)۔ بے شک اس نے ہمیں علم دیا اور وہ علم جو ہمیں دیا گیا وہ ہم نے پہنچا دیا ان کا علم ہمیں بطور امانت دیا گیا ہم انبیاء کے اور اولی العزم رسولوں کے وارث ہیں﴿أَنْ أَقِيمُوا۟ ٱلدِّينَ﴾''کہ تم دین کو قائم رکھو''۔ (شوریٰ۔ ۱۳) اے آل محمد علیہ الصلوۃ والسلام﴿وَلَا تَتَفَرَّقُوا۟ فِيهِ﴾''اور اس میں تم متفرق نہ ہو''۔ (شوریٰ۔ ۱۳)اور اللہ کی جماعت پر ہو جاؤ﴿كَبُرَ عَلَى ٱلْمُشْرِكِينَ﴾''مشرکین پر وہ امر نہایت گراں گزرا''۔ (شوریٰ۔ ۱۳)۔ جو لوگ علیؑ کی ولایت کے ساتھ شرک کرتے ہیں ان پر وہ چیز گراں گزرتی ہے﴿مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ﴾''جس کی طرف تم انہیں بلاتے ہو''۔ (شوریٰ۔ ۱۳)ولایتِ علیؑ سے۔اے محمدؐ﴿يَهْدِىٓ إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ﴾''اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے وہ اسے اپنی ہدایت دکھا دیتا ہے''۔ (شوریٰ۔ ۱۳) یعنی: جو ولایتِ علیؑ کے متعلق آپؐ کی بات مانتا ہے۔

نوادر

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن علی بن الحکم عن عبد الله بن بکیر الهجری عن أبی جعفر ع قال قال رسول الله ص إن أول وصی کان علی وجه الأرض هبة الله بن آدم و ما من نبی مضی إلا و له وصی (و) کان عدد جمیع الأنبیاء مائة ألف نبی و أربعة و عشرین ألف نبی (خمسة منهم) أولو العزم نوح و إبراهیم و موسی و عیسی و محمد ص و إن علی بن أبی طالب ع (کان) هبة الله لمحمد ص ورث علم الأوصیاء و علم من کان قبله أما إن محمدا ص ورث علم من کان قبله من الأنبیاء و المرسلین و علی قائمة العرش مکتوب حمزة أسد الله و أسد رسول الله و سید الشهداء و فی زوایا العرش مکتوب عن یمین ربها و (کلتا یدیه یمین) علی أمیر المؤمنین ع فهذه حجتنا علی من أنکر حقنا و جحدنا میراثنا و (ما منعنا) من کلام و أمامنا فأی حجة تکون أبلغ من هذا؟.

عبداللہ بن بکیر ھجری نے امام ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا: زمین پر پہلے وصی ہبۃ اللہ ابن آدم تھے اور ہر نبی کا ایک وصی ضرور ہوتا ہے۔ تمام انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی پانچ ان میں اولوالعزم تھے نوحؑ، ابراھیمؑ، موسیؑ، عیسیؑ، اور محمدؐ۔ (فرمایا) علی بن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام محمدؐ کے لئے ھبۃ اللہ تھے آپؑ تمام انبیاء اور گزشتہ علم کے وارث ہوئے۔ محمد علیہ الصلوۃ والسلام گزشتہ لوگوں کے علم کے وارث تھے اور تمام انبیاء و مرسلین کے وارث تھے۔ (پھر فرمایا) عرش کے پائے پر لکھا ہے

حمزہ اللہ تعالیٰ کے اوراس کے رسول کے شیر ہیں اور تمام شہداء کے سردار ہیں اوراس کے رب کے عرش کے دائیں کناروں پر لکھا ہے (اس کے دونوں ہاتھ شدید قوت والے ہیں) علی علیہ الصلوٰۃ والسلام امیر المومنین ہیں یہ ہماری حجت ہے اس پر جو ہمارے حق کا انکار کرے اور ہماری میراث سے انکار کرے پس اس سے زیادہ قبیح بات اور کیا ہو سکتی ہے۔

حدیث ۲ حدثنا محمد بن الحسين عن عبد الله بن جبلة عن داود الرقي عن أبي حمزة الثمالي عن أبي الحجاز قال قال أمير المؤمنين ع إن رسول الله ص ختم مائة ألف نبي و أربعة و عشرين ألف نبي و ختمت أنا مائة ألف وصي و أربعة و عشرين ألف وصي و كلفت (و ما تكلف) الأوصياء قبلي و الله المستعان فإن رسول الله ص قال في مرضه لست أخاف عليك أن تضل بعد الهدى و لكن أخاف عليك فساق قريش و عاديتهم حسبنا الله و نعم الوكيل على أن ثلثي القرآن فينا و في شيعتنا فما كان من خير فلنا و لشيعتنا (والثلث) الباقي أشركنا فيه الناس فما كان فيه من شر فلعدونا ثم قال (قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَ الَّذِينَ لا يَعْلَمُونَ) إلى آخر الآية فنحن أهل البيت و شيعتنا أولو الألباب وَ الَّذِينَ لا يَعْلَمُونَ عدونا و شيعتنا هم المهتدون.

ابوحمزہ ثمالی نے ابوالحجاز سے بیان کیا کہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: رسولؐ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے خاتم ہیں اور میں ایک لاکھ چوبیس ہزار اوصیاء کا خاتم ہوں جو تکالیف مجھے ہوئی وہ کسی بھی وصی کو نہیں ہوئی اللہ سے ہی مدد طلب کی جاتی ہے۔ بے شک رسولؐ اللہ نے اپنی بیماری میں فرمایا: مجھے تم سے اس بات کا خوف نہیں کہ تم ہدایت کے بعد گمراہ ہوجاؤ گے بلکہ میں تمھارے لئے قریش

کے بدکاروں اور فاسقوں سے ڈرتا ہوں ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا وکیل ہے قرآن کا دو تہائی حصہ ہماری شان میں اور ہمارے شیعوں کے لئے نازل ہوا ہے اور باقی ایک تہائی میں اور لوگ بھی ہمارے ساتھ شریک ہیں جو ہمارے لئے اور ہمارے شیعوں کے لئے خیر ہیں اور جو بھی اس میں شر ہے وہ ہمارے دشمن کے لیے ہے۔ پھر فرمایا ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ط﴾ ''(اے رسولؐ) کہدو وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں جانتے ہیں برابر ہوسکتے ہیں''۔ (زمر۔ ۹) پس ہم اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام عالم اور ہمارے شیعہ اولوالالباب (دانش مند) ہیں اور جاہل ہمارے دشمن ہیں اور ہمارے شیعہ ہی ہدایت یافتہ ہیں۔

باب نمبر ﴿۴﴾

امت کا کوئی معاملہ ائمہؑ سے مخفی نہیں رہ سکتا اور امت کو جس چیز کی احتیاج ہے وہ اُن کے پاس موجود ہے

حدیث ① حدثنا علی بن إسماعیل عن محمد بن عمرو عن إسماعیل الأزرق قال سمعت أبا عبد الله ع یقول إن الله أحکم و أکرم و أجل و أعلم من أن یکون احتج علی عبادہ بحجۃ ثم یغیب عنهم شیئا من أمرهم.

اسماعیل ازرق نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: اللہ تعالیٰ احکم اور بڑی عزت و جلال اور علم والا ہے اس سے کہ وہ اپنے بندوں پر ان کے معاملے میں اپنی حجت سے حجت قائم کردے پھر اُن کے امور میں سے کوئی شئی اُس حجت سے غائب رہے۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن علی بن الحکم عن خالد الکیال عن عبد العزیز الصائغ قال قال (لی) أبو عبد الله ع أ تری أن الله استرعی راعیا (علی عبادہ) و استخلف خلیفۃ علیهم یحجب (انهم) شیئا من أمورهم؟.

عبدالعزیز صائغ نے بیان کیا کہ مجھے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی نگرانی خود اپنے ذمہ لی پس کیا اُس نے اُن پر ایسا خلیفہ بنایا ہے جسکے سامنے اُن کے امور حجاب میں ہوں؟۔

حدیث ﴿۳﴾ حدثنا محمد بن عیسی بن عبید قال حدثنی النضر بن سوید عن أبان بن تغلب قال دخلنا علی أبی عبد الله ع و عنده رجل من أهل الکوفة یعاتبه فی مال له أمره أن یدفعه إلیه فجاءه فقال له ذهبت بمالی فقال و الله ما فعلت فغضب فاستوی جالسا ثم قال تقول و الله ما فعلت و أعادها مرارا (ثم قال) أنت یا أبان و أنت یا زیاد أما و الله لو کنتما أمناء الله و خلیفته فی الأرض و حجته علی خلقه ما خفی علیکما ما صنع بالمال فقال الرجل عند ذلك جعلت فداك قد فعلت و أخذت المال.

ابان بن تغلب نے بیان کیا کہ ہم ابی عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گئے تو آپؑ کے پاس اہل کوفہ کا ایک آدمی بیٹھا تھا جس سے آپؑ کسی مال کے لئے ناراضگی کا اظہار کر رہے تھے جو آپؑ نے اسے دینے کا حکم دیا تھا۔ آپؑ نے اُس سے فرمایا: تُو نے میرا مال لے لیا ہے۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے ایسا فعل نہیں کیا۔ پس آپؑ غضبناک حالت میں سیدھے بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا: تُو کہتا ہے کہ اللہ کی قسم! میں نے ایسا فعل نہیں کیا۔ پھر فرمایا: اے ابان اور اے زیاد! اگر تم اللہ کی زمین میں اللہ کے امین اور خلیفہ ہوتے اور اس کی مخلوق پر اس کی حجت ہوتے تو تم پر کوئی چیز مخفی نہ ہوتی اور جو کچھ مال کے ساتھ ہوتا وہ بھی معلوم ہو جاتا۔ اس وقت اس شخص نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں بے شک میں نے یہ کام کیا ہے اور مال لیا ہے۔

حدیث ﴿۴﴾ حدثنا محمد بن عیسی عن النضر بن سوید عن أبی داود عن إسماعیل بن فروة عن (سعید بن ابی الأصبغ) قال کنت عند أبی عبد الله ع جالسا فدخل علیه الحسن بن السری الکرخی قال سله فقال أبو عبد الله ع (له شیء فقال) لیس هو کذلك ثلاث مرات ثم قال أبو عبد الله ع أ تری من

جعله الله حجة على خلقه يخفى عليه شيء من أمورهم.

سعید بن ابی الاصبغ نے بیان کیا کہ ہم امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو حسن بن السری الکرخی آپؑ کے پاس آئے انہوں نے آپؑ سے کچھ پوچھا ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کچھ فرمایا تو انہوں نے تین مرتبہ کہا یہ اس طرح نہیں ہے۔ پھر ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: بتاؤ جسے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر حجت بنائے کیا اُس پر ان امور سے کوئی چیز مخفی رہ سکتی ہے؟۔

نوادر

حدیث ① حدثنا عبد الله بن محمد عن الحسن بن موسى الخشاب عن عبد الله بن جندب عن علي بن إسماعيل الأزرق قال قال أبو عبد الله ع إن الله أحكم و أكرم و أجل و أعظم و أعدل من أن يحتج بحجة ثم يغيب عنهم شيئا من أمورهم.

اسماعیل الازرق نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ احکم، اکرم، اجل و اعظم اور اعدل ہے اِس سے کہ اپنے بندوں پر ان کے معاملے میں اپنی حجت کے ذریعے حجت قائم کردے پھر اُن کے امور میں سے کوئی شئی اُس (حجّت) سے غائب رہے۔

حدیث ② حدثنا محمد بن عبد الجبار عن الحسن بن الحسين اللؤلؤي عن إسماعيل بن أبي فروة عن سعيد بن أبي الأصبغ قال كنت عند أبي عبد الله ع جالسا إذ دخل عليه الحسن بن السري الكرخي فسأل أبا عبد الله ع عن شيء فأجابه (ابو عبدالله عليه السلام) فقال له ليس كذلك فقال أبو عبد الله ع هو كذلك و ردها عليه مرارا كل ذلك يقول أبو عبد الله ع هو كذلك و يقول هو لا فقال أبو عبد الله ع أ ترى من جعله الله حجة على خلقه يخفى عليه شيء من أمورهم.

سعید بن ابی اصبغ نے بیان کیا کہ میں امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک وہاں حسن بن السری الکرخی آئے تو امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا آپؑ نے انہیں

جواب دیا۔ انہوں نے کہا یہ ایسے نہیں ہے۔ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: یہ ایسے ہی ہے اور کئی مرتبہ اس کا رد کیا ہر دفعہ یہی کہتے کہ یہ ایسے ہی ہے اور وہ کہتا کہ نہیں۔ پس ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: بتاؤ جسے اللہ نے اپنی مخلوق پر حجت بنایا کیا اس پر ان کی کوئی بات مخفی رہ سکتی ہے؟۔

حدیث ③ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن علي بن معبد عن هشام بن الحكم قال سألت أبا عبد الله ع بمنى عن خمسمائة حرف من الكلام فأقبلت أقول (يقولون كذا و كذا) قال فيقول (لي) قل كذا و كذا فقلت جعلت فداك هذا الحلال و الحرام و القرآن أعلم أنك صاحبه و أعلم الناس به و هذا هو الكلام فقال لي و تشك يا هشام (من شك أن الله) يحتج على خلقه بحجة لا يكون عنده كل ما يحتاجون إليه (فقد افترى على الله).

ھشام بن الحکم نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منیٰ میں کلام جو پانچ سو حروف کے متعلق تھا کے متعلق سوال کیا میں نے کہا: لوگ اِس اِس طرح کہتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: تم اِس اِس طرح کہو۔ پھر میں نے عرض کیا: اللہ مجھے آپؑ پر فدا کرے یہ حلال وحرام ہے اور قرآن بہتر جانتا ہے کہ آپؑ اُس کے صاحب ہیں اور تمام لوگوں سے اسے زیادہ جاننے والے ہیں اور یہی وہ کلام ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اے ہشام! اس میں شک کرتا ہے جو شخص اس میں شک کرے اور یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر کسی حجّت سے دلیل لائے اور اس کی تمام ضرورت کی چیزیں اُس (حجت) کے پاس نہ ہوں تو بے شک اس نے اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھا ہے۔

حدیث ④ حدثنا علي بن إسماعيل عن حماد بن عيسى عن إبراهيم بن عمر قال قال أبو عبد الله ع من زعم أن الله يحتج بعبده في بلاده ثم يستر عنه جميع ما يحتاج إليه فقد افترى على الله.

ابراھیم بن عمر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جو یہ خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عبد کے ذریعے اپنے ملک میں حجت قائم کرتا ہے پھر اس کی ضرورت کی تمام چیزوں کو اس سے چھپا لیتا ہے تو اس نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔

باب نمبر ﴿۵﴾

آسمان وزمین کے علم کو اللہ تعالیٰ اماموں سے پردے میں نہیں رکھتا

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسین عن أحمد بن محمد بن أبی نصر عن عبد الکریم عن جماعة بن سعد الخثعمی أنه کان مع المفضل عند أبی عبد الله ع فقال له المفضل جعلت فداك یفرض الله طاعة عبد علی العباد ثم یحجب عنه خبر السماء؟ (قال لا) الله (ارحم و) أکرم و أرأف بالعباده من أن یفرض علیه طاعة عبد یحجب عنه خبر السماء صباحا او مساء.

جماعہ بن سعد الخثعمی نے بیان کیا کہ وہ مفضل کے ساتھ امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھے تو مفضل نے آپؑ سے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کی اطاعت لوگوں پر فرض کردے پھر اِس کے اور آسمانی خبروں کے درمیان حجاب رکھے۔ امامؑ نے فرمایا: نہیں اللہ تعالیٰ بہت بزرگ، عزت وعظمت والا اور بہت کریم ہے اِس سے کہ اپنے ایک بندے کی اطاعت فرض کرکے اس سے آسمان وزمین کا علم حجاب میں رکھے۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن عمر بن عبد العزیز عن محمد بن الفضیل عن أبی حمزة قال سمعت أبا جعفر ع یقول و الله لا یکون عالم جاهلا

أبدا عالم بشيء جاهل بشيء ثم قال الله أجل و أعز و أعظم و أكرم من أن يفرض طاعة عبد يحجب عنه علم سمائه و أرضه(قال) ثم قال لا يحجب ذلك عنه.

ابوحمزہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے سنا: اللہ کی قسم! عالم کبھی بھی جاہل نہیں ہوسکتا کہ کچھ چیزیں جانتا ہو اور کچھ نہ جانتا ہو۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ بہت بزرگ، عزت وعظمت والا ہے اور بہت کریم ہے اس سے کہ اپنے ایک بندے کی اطاعت فرض کر کے اس سے آسمان وزمین کا علم چھپا لے۔

حدیث ۳ حدثنا أحمد بن محمد و محمد بن الحسين عن الحسن بن محبوب عن علي بن رئاب عن ضريس قال سمعت أبا جعفر ع يقول و أناس من أصحابه حوله إني أعجب من قوم يتولوننا و يجعلوننا أئمة و يصفون بأن طاعتنا عليهم مفترضة كطاعة الله ثم يكسرون حجتهم و يخصمون أنفسهم بضعف قلوبهم فينقصون حقنا و يعيبون ذلك على من أعطاه الله برهان حق معرفتنا و التسليم لأمرنا أيرون أن الله تبارك و تعالى افترض طاعة أوليائه على عباده ثم يخفي عنهم أخبار السماوات و الأرض و يقطع عنهم مواد العلم فيما يرد عليهم مما فيه قوام دينهم؟ فقال له حمران جعلت فداك يا أبا جعفر أرأيت ما كان من أمر قيام علي بن أبي طالب ع و الحسن و الحسين ع و خروجهم و قيامهم بدين الله و ما أصيبوا به من قبل الطواغيت إياهم و الظفر بهم حتى قتلوا و غلبوا فقال أبو جعفر ع يا حمران إن الله تبارك و تعالى قد كان (قدر ذلك عليهم) و قضاه و أمضاه و حتمه ثم أجراه (فتقدم علم

اليهم من رسول الله في ذلك) قام علي و الحسن و الحسين ص و يعلم صمت من صمت منا و لو أنهم يا حمران حيث نزل بهم ما نزل من أمر الله و إظهار الطواغيت عليهم سألوا الله دفع ذلك عنهم و ألحوا (عليه في طلب إزالة) ملك الطواغيت إذا لأجابهم و دفع ذلك عنهم ثم كان انقضاء مدة الطواغيت و ذهاب ملكهم أسرع من سلك منظوم انقطع فتبدد و ما كان الذي أصابهم من ذلك يا حمران لذنب اقترفوه و لا لعقوبة معصية خالفوا الله فيها و لكن لمنازل و كرامة من الله أراد أن يبلغوها (فلا تذهبن فيهم المذاهب).

ضریس نے بیان کیا کہ انہوں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا (جبکہ آپؑ کے پاس آپؑ کے کچھ ساتھی بھی تھے) بے شک میں اس قوم سے تعجب کرتا ہوں جو ہمیں اپنا متولی سمجھتے ہیں اور ہمیں امام قرار دیتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ ہماری اطاعت ان پر اسی طرح فرض ہے جس طرح اللہ کی اطاعت فرض ہے پھر وہ اپنی حجت توڑ دیتے ہیں اور اپنے دلوں کی کمزوری کی وجہ سے اپنے نفسوں سے جھگڑتے ہیں پھر وہ ہمارے حق میں تقصیر کرتے ہیں اور اُس پر عیب لگاتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے حق کا برھان اور ہماری معرفت عطاء کی ہے جو ہمارے اَمر کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔ (پھر فرمایا) وہ یہ خیال کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کی اطاعت اپنے بندوں پر لازم کر دی پھر وہ اِن سے آسمانوں اور زمینوں کی خبریں بھی مخفی رکھتا ہے ان سے علم کے مواد کو قطع کر دیتا ہے جو ان پر وارد ہوتا تھا وہ علم جس سے ان کے دین کی درستگی ہے۔ حمران نے عرض کیا: یا ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام میں آپؑ پر قربان جاؤں بتایئے علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حسن و حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قیام کیسے ہوا اور ان کا خروج اور اللہ کے دین کیلئے قیام کرنا اور طواغیت کی طرف سے ان پر مصائب کا آنا اور مخالفین کی مدد آ جانا یہاں تک کہ

وہ مغلوب اور مقتول ہوئے۔ امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے حمران! اللہ تعالیٰ نے اسی طرح ان پر مقدر فرمایا اور یہی فیصلہ کر کے جاری وحتمی کر دیا۔ پس رسولؐ اللہ کو اس کا پہلے سے علم تھا اسی بنیاد پر علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی قیام کیا اور حسن وحسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی قیام کیا اور ہم میں سے جو خاموش رہا اللہ تعالیٰ اس کو بھی جانتا تھا۔ اے حمران! جو مصیبت انہیں پہنچی اور طواغیت ان پر غالب آ گئے مگر وہ اللہ تعالیٰ سے اس مصیبت کے ٹل جانے کی دعا اور سوال کرتے اور ان طواغیت کے مسلط ہونے کا اقرار کرتے پس اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کر لیتا پھر طواغیت کی حکومت کا اختتام ایک منظوم کاٹی ہوئی لڑی سے بھی جلدی ہو جاتا۔ (پھر آپؑ نے فرمایا) اے حمران! جو مصائب ان ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آئے یہ کسی گناہ کی وجہ سے یا سزا کے طور پر نہیں جو انہیں اللہ کی مخالفت پر ملی ہو بلکہ اُن کی کرامت ومنازل کی معرفت مقصود تھی اس لیے تم دوسرے لوگوں کے طریقوں پر نہ چلنا۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد السياري عن محمد بن إسماعيل الأنصاري عن صالح بن عقبة الأسدي عن أبيه قال قال لي أبو عبد الله ع يا عقبة يقولون بأمر ثم يكسرونه و يضعفونه و يزعمون أن الله تبارك و تعالى احتج على خلقه بأمر ثم يحجب عنه علم السماوات و الأرض؟ لا و الله لا و الله لا و الله قلت جعلت فداك فما كان من أمر هؤلاء الطواغيت و أمر الحسين بن علي ع؟ قال بعلم يأتيه و لأمرهم لو ألحوا فيه على الله لأجابهم الله و كان يكون أهون من السلك الذي فيه خرز (و لكن يا عقبة كيف بأمر) قد أراده و قضاه و قدره (ولو رددنا عليه و الحنا انا إذا نريد غير ما أراد الله).

صالح بن عقبہ اسدی نے اپنے باپ سے بیان کیا وہ کہتے ہیں مجھ سے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے عقبہ! یہ لوگ ایک بات کہتے ہیں پھر اس سے پھر جاتے ہیں اسے ضعیف کہنے لگتے ہیں کیا وہ

خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر اپنے اَمر کے ذریعے حجت قائم کرتا ہے پھر اُس سے آسمان و زمین کا علم چھپا لیتا ہے؟ ۔اللہ کی قسم نہیں ۔اللہ کی قسم نہیں ۔اللہ کی قسم نہیں ۔(عقبہ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: اللہ مجھے آپؑ پر فدا کرے اِن طواغیت اور حسین بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معاملہ کیسے ہوا۔آپؑ نے فرمایا: علم اللہ کی وجہ سے جو اِنؑ کے پاس آیا اور اَمر کی وجہ سے، اگر وہ کسی معاملے میں اللہ سے اصرار کرتے تو اللہ تعالیٰ ضرور اِن کی دعا قبول کر لیتا لیکن اے عقبہ! تُو ایسے اَمر کے متعلق کیا خیال رکھتا ہے جس کا ارادہ اللہ نے کیا ہو اور اس کا فیصلہ بھی کر دیا ہو اور اس کو مقدر کر دیا ہو اگر اللہ پر اصرار کرتے اور اللہ کا حکم رد کر دیتے تو ہم اس بات کا ارادہ کرنے والے ہوتے جو اللہ کے ارادہ کے خلاف ہوتا۔

حدیث ۵ حدثنا الحسن بن علی عن عبیس بن هشام عن أبی غسان الذهلی عن المفضل بن عمر عن أبی عبد الله ع قال الله أحكم و أكرم من أن یفرض طاعة عبد یحجب عنه خبر السماء.

مفضل بن عمر نے بیان کیا کہ امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بہت بڑا حاکم اور اس بات سے زیادہ اکرم ہے کہ اپنے ایک بندے کی اطاعت لازم کر کے اس سے آسمان کی خبریں چھپا لے۔

حدیث ۶ حدثنا عمران بن موسی، عن محمد بن الحسین، عن عبیس بن هشام قال: حدثنی أبو غسان، عن المفضل، عن أبی عبدالله قال: الله أحكم وأكرم من أن یفرض طاعة عبد یحجب عنه خبر السماء صباحاً ومساء.

مفضل نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بہت بڑا حاکم اور اکرم ہے اِس سے کہ لوگوں پر اپنے ایک بندے کی اطاعت فرض کر کے اس سے آسمان کی خبریں چھپا لے۔

حدیث ⑦ حدثنا عبد الله بن محمد عمن رواه عن محمد بن خالد عن صفوان (عمن رواه) عن أبي عبد الله ع قال إن الله أجل و أعظم من أن يحتج بعبد من عباده ثم يخفي عنه شيئا من أخبار السماء و الأرض.

صفوان نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بڑا عظیم ہے اِس سے کہ اپنے ایک بندے کو دیگر بندوں میں سے حجت قرار دے پھر اس سے آسمان وزمین کی خبریں مخفی کر دے۔

حدیث ⑧ حدثنا الحسين بن محمد بن عامر عن معلى بن محمد عن الحسن بن علي الوشاء عن محمد بن علي عن خالد الجوار قال دخلت على أبي الحسن ع و هو في عرصة داره و هو يومئذ بالرميلة فلما نظرت إليه قلت بأبي أنت و أمي يا سيدي مظلوم مغصوب مضطهد في نفسي ثم دنوت منه فقبلت بين عينيه و جلست بين يديه فالتفت إلي فقال يا ابن خالد نحن أعلم بهذا الأمر فلا تتصور هذا في نفسك قال قلت جعلت فداك و الله ما أردت بهذا شيئا قال فقال نحن أعلم بهذا الأمر من غيرنا لو أردنا أذن إلينا و إن لهؤلاء القوم مدة و غاية لا بد من الانتهاء إليها قال فقلت لا أعود أصر في نفسي شيئا أبدا قال فقال لا تعد أبدا.

خالد جوار نے بیان کیا کہ میں امام ابوالحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا وہ اپنے گھر کے صحن میں تھے آپؑ اس وقت رمیلہ میں تھے جب میں نے آپؑ کو دیکھا تو میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں اے میرے سردار! میں آپؑ کو اپنے دل میں مظلوم ومغصوب ومضطہد پاتا ہوں۔ پھر میں قریب ہوا تو آپؑ کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور آپؑ کے سامنے بیٹھ گیا آپؑ نے میری طرف توجہ کی اور فرمایا: اے ابن خالد! ہم اِن امور کے عالم ہیں تُو اپنے دل میں اِس کا تصور بھی نہ کر۔ (خالد جوار

کہتے ہیں) میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں اللہ کی قسم! میں نے اس کا کوئی ارادہ نہیں کیا۔آپؑ نے فرمایا: ہم اِن امور کو دوسروں کی نسبت زیادہ جانتے ہیں اگر ہم ارادہ کرتے تو ہماری بات سنی جاتی اس قوم کے لیے ایک مدت وغایت ہے اور ضروری ہے کہ وہ پوری ہو۔(خالد جوار کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: میں آئندہ لوٹوں گا تو کسی چیز پر دل میں اصرار نہیں کروں گا۔آپؑ نے فرمایا: آئندہ کبھی اس طرح نہ کرنا۔